جس کتاب پر ایجنسی کی مُہر نہ ہوگی وہ مال مسروقہ تصور ہوگا۔

کتاب الصرف

یعنی

عربی زبان کے علم صرف پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلہ مشقی و سوالات امتحانی

مؤلفہ

حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف۔ کتاب النحو۔ عربی بول چال حصہ اوّل و حصہ دوم۔ التصدیق۔ المرتضٰے۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحتِ ہند

ملنے کا پتہ

شیخ امام بخش گھڑی ساز مینیجر حبیب ایجنسی انارکلی لاہور

(بار ہشتم) سنہ ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء (قیمت فی جلد ۱۲/)

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبد الرشید صاحب طبع ہوئی

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] نہایت مستند اور صحیح روایات
سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری سشن جج پٹیالہ نے مدون
مرتب کی ہے۔ علماء سیر و تاریخ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کوئی کتاب سیرت نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آجتک کسی زبان میں تصنیف نہیں ہوئی۔ اہل محبت نے دور دور سے لکھ دیا
کہ جس مسلمان کے گھر میں یہ کتاب نہیں ہے وہ بے نصیب ہے۔ روایت ضعیف یا غیر صحیح
ساری کتاب میں نہیں لکھی گئی۔ تفسیر و حدیث۔ تاریخ اور ادب کے ہزاروں علمی نکات اسمیں
پائے جاتے ہیں۔ غیر مذاہب کے لوگ اپنے اعتراضات کے جواب اسمیں پاسکتے ہیں۔ انبیائے گذشتہ
کے صحیفوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ واقعات زندگی کو ثابت کیا گیا۔
ایسے حوالے اور اُن کی مستند شرح حاشیہ میں درج ہوئی ہے۔ ناممکن ہے کہ اس کتاب کو سمجھ
پڑھ لینے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت اور اسلام کی صداقت
کا اثر پڑھنے والوں کے دل میں نہ پیدا ہو۔ حصہ اول کی قیمت دو روپے آٹھ آنہ
محصولڈاک ۲ ہے۔ حصہ دوم کی قیمت [illegible]

مصنف کی دیگر مطبوعہ کتب یہ ہیں۔

(۱) غایۃ المرام ۸ ر (۲) محاکمہ ۰ ر (۳) تائید الاسلام ۸ ر (۴) واعظین کو نصیحت
(۵) مہر نبوت ۸ ر (۶) الصلوۃ والسلام ۵ ر (۷) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا
(۸) استقامت ۲ ر (۹) معراج المومنین ۴ ر (۱۰) انجیلوں میں خدا کا بیٹا

ملنے کا پتہ

پٹیالہ میں حاجی محمد ابراہیم دروازہ عطر والا

لاہور میں شیخ الٰہی بخش گھڑی ساز پسر شیخ پیر بخش ایجنسی انارکلی

فہرست مضامین کتابُ الصّرف

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ طبع ہژدہم[۱۸]

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو وہ قبول عام حاصل ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں اس کی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدر دانی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ ۱۸۹۷ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسہ اسلامیہ اور نیز مدرسہ حمیدیہ میں (جو انجمن کے مرحوم میر مجلس مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب کی یادگار میں قائم ہوا ہے) داخل درس کیا۔ ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اس کے دوسرے حصے کتاب النحو کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی سابق ڈائرکٹر مدارس حیدر آباد دکن اور شمس العلما سید علی بلگرامی جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونوں رسالوں کو درسی کتابوں کے لیئے منتخب فرمایا۔ اور ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے ان کتابوں کا مڈل اور ہائی سکولوں میں پڑھایا جانا منظور کیا +

اب یہ اٹھارھواں[۱۸] اڈیشن پبلک کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے +

لاہور۔ انارکلی	المشتہر
یکم ستمبر ۱۹۳۲ء	شیخ امام بخش گھڑی ساز ہیڈ انجیئنیر اینجنسی انارکلی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباجہ طبع اوّل

اس کتاب کی ترتیب میں مفصلۂ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے ؛

۱- ہر مضمون کے حصے کر کے اُس کے سبق مقرر کیے گئے ہیں - گردانوں کو جدولوں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے اور پھر صیغوں کی ایسی تشریح کی گئی ہے کہ بآسانی شناخت ہو سکیں - ہر سبق کے خاتمے پر امثلۂ اور سوالات امتحانی درج ہوئے ہیں - اور جو لفظ یا فقرہ عربی کا آیا ہے - اُس کے معنے اُسی جگہہ درج کیے گئے ہیں ؛

۲- افعال اور اسمائے مشتقّہ کے قواعد لکھنے میں مجرّد اور مزید کو بالکل علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے تاکہ مبتدی کے حق میں خلط مبحث نہ ہو ؛

۳- اسمائے مشتقّہ اور افعال مزید کی بحث میں اِس امر کو اُسلوب خاص کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ تمام الفاظ مادۂ مجرّد میں تھوڑی تھوڑی تبدیلی کے بعد کس طرح بن جاتے ہیں ؛

۴- اجوف اور ناقص وغیرہ کی بحثوں میں ہر جگہہ پوری گردان درج ہوئی ہے اور ہر صفحے کے تین کالم ہو کر پہلے میں گردان - دوسرے میں تعلیل اور تیسرے میں ضابطۂ تعلیل لکھا گیا ہے - اور جو شرائط مانع تعلیل ہیں - اُن کو بطور نوٹ کے علیحدہ دکھلایا ہے - ہفت اقسام کی ہر بحث کے خاتمے پر بتایا گیا ہے - کہ اُن سے مزید کے ابواب کس طرح آتے ہیں - اور اُن کی تعلیل کا کیا ضابطہ ہے ؛

۵- خواص ابواب کو خاصکر جدول کے ذریعے تحریر کیا ہے اول ابواب مشترک المعانی کے خواص کو یکجا لکھا ہے - فرق استعمال ساتھ ساتھ بیان ہوتا

گیا ہے اور ہر موقع پر کہیں متن میں اور کہیں حاشیئے کے ذریعے وہ اصول بتائے ہیں جو خواص الابواب کے سمجھنے میں سہولت کا باعث ہوں +

۶- ایک قسم کی بحثوں کے خاتمے پر ایک ایک صفحہ سوالات کا دیا گیا ہے اور اس میں سات سات آٹھ آٹھ فقرے عربی زبان کے ایسے تحریر کیئے ہیں۔ جن سے مذکورہ بالا بحثوں کے صیغے پہچاننے میں پوری مہارت اور عربی زبان کی ابتدائی واقفیت پیدا کرنے میں ایک گونہ بصیرت حاصل ہو۔ یہ فقرے **قرآن مجید** سے منتخب کیے گئے ہیں اور ایسے عام اخلاقی مسائل پر شامل ہیں جن سے ہر مذہب و ملت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے +

۔ اخیر کتاب میں ایک ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جس میں معرفہ و نکرہ کے اقسام اور حروف کی بحث یورپین مصنفین کی پابندی سے درج کی گئی ہے +

خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ یہ رسالہ طلبائے مدارس اور خاصکر اُن شائقین کے واسطے مفید ہو گا جن کے ہاتھ سے زمانے کی رفتار نے مدرسے کی بنچوں یا درسگاہ کی صفوں پر نشست و برخاست کا اختیار چھین لیا ہے +

۔ خاتمے پر پہنچ کے اُن نامی گرامی ادیب عالموں کی عنایات کا دلی شکریہ تحریر کرنا واجب معلوم ہوتا ہے۔ جنھوں نے اپنا قیمتی وقت **کتابُ الصّرف** کے بعض مقامات کے ملاحظہ میں صرف کر کے ایسے مفید مشورے دیے ہیں جن سے اب یہ کتاب ہر ایک اہل علم کی نظر سے گزرنے کے لائق ہو گئی ہے :-

(۱) جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب سرکار جموں و کشمیر +

(۲) جناب مولوی محمد آزاد علی صاحب پنشن یافتہ سررشتہ تعلیم پنجاب +

(۳) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب فیلو پنجاب یونیورسٹی +

(۴) جناب مولوی قاضی ظفرالدین صاحب مدرس عربی اورنٹیل کالج لاہور +

امرتسر	الـمؤلـف
۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء	خاکسار عبد الرحمٰن ولد مولوی حافظ علم الدین صاحب ہوشیارپوری

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

کِتَابُ الصَّرف

سبق نمبر ۱

صرف کی تعریف **صرف** وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان کے تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے +

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کر سکے +

کلمے کی تعریف اور تقسیم جو لفظ بامعنی اور مفرد ہو۔ اُس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف +

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنے بتائے اور ماضی مستقبل وحال میں سے کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جائے۔ جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا) +

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنے بتائے اور اُس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) +

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنے دوسرے کلمے کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔ جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک) +

اسم۔ فعل اور حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جا سکتی ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اس میں اٰمَنْتُ فعل۔ بِ حرف۔ اَللّٰہُ اسم ہے +

تنبیہ فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے۔ اسم میں اس سے کمتر اور حرف میں بالکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا +

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر:۔

ماضی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ جیسے کَتَبَ (اُس نے لکھا) +

مضارع وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی زمانۂ آیندہ میں ہونا سمجھا جائے۔ جیسے یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا) +

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ) +

تنبیہ۔ بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم نہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے۔ جیسے لَا تَکْتُبْ (مت لکھ) مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے۔ (دیکھو صفحہ ۲۲)۔

لازم و متعدی جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے **لازم** کہتے ہیں۔ جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو۔ اُسے **متعدّی**۔ جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَآءً (زید نے پانی پیا) +

معروف و مجہول اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اُسے **معروف** کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ اللّٰهُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللّٰهُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کریگا)۔ اور اگر مفعول کی طرف ہو تو **مجہول** کہلائیگا۔ جیسے فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا گیا) یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) +

مُثبت منفی۔ اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو۔ تو اُس کو **مُثبت** کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ و یَخْلُقُ ورنہ **منفی**۔ جیسے مَا خَلَقَ وَلَا یَخْلُقُ +

سبق نمبر ۳

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ سب علامتوں سے خالی صیغۂ واحد مذکر غائب ہے +

فَعَلَا میں آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے +

فَعَلُوْا میں وْ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے +

فَعَلَتْ میں تْ ساکن علامت تانیث فاعل ہے +

فَعَلَتَا میں آ علامت تثنیہ مؤنث وضمیر فاعل اور تَ علامت تانیث ہے +

فَعَلْنَ میں نَ مفتوح علامت جمع مؤنث غائب وضمیر فاعل ہے +

فَعَلْتَ میں تَ مفتوح علامت وضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے +

فَعَلْتُمَا میں تُمَا کبھی علامت وضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی علامت وضمیر فاعل تثنیہ مؤنث مخاطب ہوتی ہے +

فَعَلْتُمْ میں تُمْ علامت وضمیر جمع مذکر مخاطب ہے +

فَعَلْتِ میں تِ مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مؤنث مخاطب ہے +

فَعَلْتُنَّ میں تُنَّ ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث مخاطب ہے +

فَعَلْتُ میں تُ مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے +

فَعَلْنَا میں نَا ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے +

فائدہ۔ فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے۔ جیسے فَعَلَ زَیْدٌ و فَعَلَتْ هِنْدٌ اور کبھی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ فَعَلَ اصل ہُوَ و هِنْدٌ فَعَلَتْ اے ہِیَ +

اور

---

(۱) نَصَرُوْا کے آخر میں جو الف (ا) لکھا جاتا ہے۔ وہ واو جمع اور واو عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے +

سبق نمبر ۴

امثلۂ مشتقیہ — ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور۔ جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم۔ جیسے فَعُلَ۔ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جُدا جُدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو۔

فَعَلَ کی مثالیں ۔ فَتَحَ (اُس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا) اَکَلَ (اُس نے کھایا) غَسَلَ (اُس نے دھویا) ذَهَبَ (وہ گیا) ضَرَبَ (اُس نے مارا) نَصَرَ (اُس نے مدد کی) +

فَعِلَ کی مثالیں ۔ شَرِبَ (اُس نے پیا) لَبِسَ (اُس نے پہنا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) عَلِمَ (اُس نے جانا) جَهِلَ (اُس نے نہ جانا) شَهِدَ (اُس نے گواہی دی) فَهِمَ (اُس نے سمجھا) حَسِبَ (اُس نے گمان کیا) +

فَعُلَ کی مثالیں ۔ بَعُدَ (وہ دور ہوا) قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) کَثُرَ (وہ زیادہ ہوا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) شَرُفَ (وہ شریف ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) کَبُرَ (وہ بزرگ ہوا) ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا) +

سوالات (۱) جَلَسْتُ ۔ دَخَلْتُمَا ۔ اَکَلْنَا ۔ شَرِبْنَا کیا کیا صیغے ہیں؟ اور اُن کے کیا معنی ہیں؟

(۲) سَمِعْتَ ۔ سَمِعْتِ ۔ سَمِعْتُ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟

(۳) کَثُرُوْا ۔ کَثُرْنَ ۔ کَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث کَرُمَ سے تثنیہ متکلم کیا ہوگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

اُس عورت نے گواہی دی ۔ میں نے سُنا ۔ وہ ...

سبق نمبر ۵

ماضی مجہول کا بیان۔ ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دی جائے اور تیسرا حرف اپنی حالت پر رہیگا۔ جیسے فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی:-

بحث اثبات ماضی مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوا	مذکر غائب
فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	مؤنث غائب
فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	مذکر مخاطب
فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	مؤنث مخاطب
فُعِلْتُ	فُعِلْنَا		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشتق۔ ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ پس مجہول میں یوں کہیں گے فُتِحَ (وہ کھولا گیا) ضُرِبَ (وہ مارا گیا) سُمِعَ (وہ سُنا گیا) عُلِمَ (وہ جانا گیا) + یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں اُن سے فعل مجہول نہیں بنتا۔ جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ کَرُمَ۔ بَعُدَ۔ وغیرہ +

ما و لا کا استعمال یہ دونو حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنے پیدا کرتے ہیں مگر ان سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونو کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اُس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے۔ جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔ (نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی) +

+ ماضی کے دیگر اقسام یعنے قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ ۱۳۱ میں دیکھو +

سبق نمبر ۶

مضارع کا بیان

مضارع بنانے کا قاعدہ مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن* میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے:۔

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے ۳ مذکر غائب اور ۱ جمع مؤنث غائب +

ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے ۲ واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور ۶ مذکر و مؤنث مخاطب +

ا۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم +

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر +

اعراب مضارع کا حرف آخر پانچ جگہہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر +
چار تثنیوں کے آخر میں نون مکسور اور تین جگہہ (جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو **نون اعرابی**** کہتے ہیں +

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہہ نون مفتوح آتا ہے۔ مگر اس کو **نون ضمیر** کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی +

ان چودہ صیغوں میں سے تین صیغے مشترک ہیں چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی +

---

* یہ چاروں حرف مضارع کی علامت ہیں اور اُن کا مجموعہ آتَیْنَ ہوتا ہے +

** نونِ اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے +

بحث اثبات فعل مضارع معروف

گردان	صیغہ			معنی
يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد اب یا آیندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد 〃 〃
يَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد 〃 〃
تَفْعَلُ ؛	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کریگی وہ ایک عورت اب یا آیندہ
تَفْعَلَانِ ؛؛	تثنیہ			کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں 〃 〃
يَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہیں یا کرینگی وہ سب عورتیں 〃 〃
تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر	کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد اب یا آیندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہو یا کروگے تم دو مرد 〃 〃
تَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہو یا کروگے تم سب مرد 〃 〃
تَفْعَلِيْنَ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کریگی تو ایک عورت اب یا آیندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہو یا کروگی تم دو عورتیں 〃 〃
تَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہو یا کروگی تم سب عورتیں 〃 〃
اَفْعَلُ ؛؛؛	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت 〃 〃
نَفْعَلُ	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث / مذکر و مؤنث		کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں۔ 〃 〃

؛ تَفْعَلُ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے ؛

؛؛ تَفْعَلَانِ یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے ؛؛

؛؛؛ اَفْعَلُ میں مذکر و مؤنث واحد متکلم اور نَفْعَلُ میں تثنیہ جمع اور نیز مذکر و مؤنث متکلم مشترک ہے ؛؛؛

سبق نمبر ۷

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یَفْعَلُ	میں ی حرف مضارع اور علامت غائب ہے ۔
یَفْعَلَانِ	میں ی حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے ۔
یَفْعَلُوْنَ	میں ی حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور وْ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے ۔
تَفْعَلُ	میں تَ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے ۔
تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع و علامت غیبت اور آ علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے ۔
یَفْعَلْنَ	میں ی حرف مضارع اور علامت غیبت اور نَ ضمیر جمع مؤنث فاعل فعل ہے ۔
تَفْعَلُ / تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے ۔
تَفْعَلُوْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب اور وْ ۔ نَ مثل یَفْعَلُوْنَ کے ۔
تَفْعَلِیْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور یِ علامت واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے ۔
تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب اور نِ مثل پہلے یَفْعَلَانِ کے ۔
تَفْعَلْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب اور نَ مثل یَفْعَلْنَ کے ۔
اَفْعَلُ	میں آ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم ۔
نَفْعَلُ	میں نَ حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر ۔

سبق نمبر ۸

تمشقیہ مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور۔ جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموم۔ جیسے یَفْعُلُ۔ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جُدا جُدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو خوب غور سے پڑھو۔ اور ہر ایک کی گردان کرو۔

یَفْعَلُ کی مثالیں یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا) یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا) ۔ یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیئیگا) یَسْمَعُ (وہ سُنتا ہے یا سُنے گا) ۔

یَفْعِلُ کی مثالیں یَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھیگا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) ۔ یَغْسِلُ (وہ دھوتا ہے یا دھوئیگا) یَحْسِبُ (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا) ۔

یَفْعُلُ کی مثالیں یَدْخُلُ (وہ اندر آتا ہے یا آئیگا) یَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا) ۔ یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا) یَكْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا) ۔

سوالات (۱) یَجْلِسُوْنَ ۔ تَدْخُلُوْنَ ۔ تَأْكُلِيْنَ ۔ يَشْرَبْنَ ۔ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۲) تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ ۔ نَضْرِبِيْنَ ۔ أَضْرِبُ ۔ کیا صیغے ہیں؟ اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئیگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤنگا۔ وہ دونو جاتی ہیں۔ ہم سب مار رہے ہیں۔ تو سُنتی ہے ۔

سبق نمبر ۹

مضارع مجہول کا بیان۔ مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامتِ مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہیگا۔ جیسے یَفعَلُ سے یُفعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)۔ گردان یوں آئیگی:۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	مذکر مخاطب
تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث مخاطب
اُفْعَلُ	نُفْعَلُ		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہا جائیگا:۔

یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)
یُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائیگا) یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے۔

مَا و لَا کا استعمال مضارع پر جب حرف نفی لَا یا مَا زیادہ کیا جائے۔ تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے لَا یَفْعَلُ۔ مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)۔ لَا یُفْعَلُ مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)

سبق نمبر ۱۰

عربی صرف کی کتابوں میں تو صرف ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو
ماضی مطلق کے معنی دیتی ہے۔ لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو۔ تو
قاعدہ ذیل کے مطابق بنینگے :۔

(۱) ماضی قریب۔ جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے۔ جیسے
قَدْ ضَرَبَ (اُس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کی گردان کرنے
میں لفظ قَدْ بدستور قائم رہتا ہے۔ کوئی تغیر اُس میں نہیں ہوتا +

(۲) ماضی بعید و استمراری۔ ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی
بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں
جس طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے۔ اسی طرح کَانَ میں تبدیلی ہوتی
ہے۔ دیکھو کَانَ کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں :۔

کَانَ - کَانَا - کَانُوْا + کَانَتْ - کَانَتَا - کُنَّ + کُنْتَ -
کُنْتُمَا - کُنْتُمْ + کُنْتِ - کُنْتُمَا - کُنْتُنَّ + کُنْتُ - کُنَّا +

پس ماضی بعید یوں آئیگی :- کَانَ شَرِبَ (اُس نے پیا تھا) کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) +
اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی :- کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ
(میں پیتا تھا) +))

سوالات (۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو +

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ کَانَ ضَرَبْتُ۔ کَانُوْا سَمِعَ۔ کُنَّ کَرُمْتُنَّ +

(۳) اِن صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے۔ بتاؤ :- کَانَتْ یَجْلِسُ
کُنْتِ شَرِبْتَ - کُنْتُمْ اَکَلَ +

(۴) عربی میں ترجمہ کرو :۔

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی ہیں۔ اُس مرد نے مدد کی تھی۔
تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا +

سبق نمبر ۱۱

مضارع کے تغیّرات کا بیان۔

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اُس کا صیغہ زمانۂ حال و استقبال دونو میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں بعض خاص حروف کے آنے سے کبھی معنی میں اور کبھی معنی اور لفظ دونو میں تغیّر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں :۔

(۱) تغیّرات معنوی۔ لامِ مفتوح زمانۂ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے۔ جیسے اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ (البتہ مجھے غم میں ڈالتا ہے) اور سَ یا سَوْفَ زمانۂ مستقبل کے ساتھ۔ جیسے سَیَقْرَأُ (ابھی پڑھیگا) سَوْفَ یَقْرَأُ (تھوڑی دیر میں پڑھیگا) +

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سَ مستقبل قریب کے لیے آتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لیے +

(۲) تغیّرات لفظی و معنوی۔ تین قسم کے حروف ان تغیّرات کا باعث ہوتے ہیں ناصب۔ جازم۔ نون تاکید۔ پہلی دونو قسموں کے حروف مضارع کے آخر میں تنہا تغیّر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حروف کے ساتھ بلکہ ہر ایک حرف کا تغیّر حسب ذیل ہے :۔

۱۔ لَنْ۔ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے جیسے لَنْ یَّفْعَلَ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید بلَنْ کہتے ہیں +

۲۔ لَمْ۔ لامِ اَمْر۔ لائے نہی۔ یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَفْعَلْ (اُس نے نہیں کیا) اس کو نفی جحد بلَمْ کہتے ہیں +

لامِ امر اور لائے نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لِیَفْعَلْ (اُس کو کرنا چاہیئے) لَا یَفْعَلْ (اُس کو نہ کرنا چاہیئے) +

+ فعل مضارع کے نواصب لَنْ کے سوا تین حروف اور ہیں۔ اَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ۔ اور اِن چاروں کا عمل یکساں ہے +

+ فعل مضارع کے جوازم لَمْ۔ لامِ امر۔ لائے نہی کے سوا دو حرف اور ہیں اِنْ۔ لَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں +

پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں
لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے +

۳- نونِ تاکید۔ یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید مع خصوصیت زمانہ مستقبل کے دیتا ہے جیسے لَیَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کریگا) اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں +

فائدہ۔ لام امر اور لا نہی کے تغیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں۔ مگر امر کے ساتھ معنی کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے۔ اس لئے ان دو نونکا بیان امر کے بعد کیا جائے گا +

سبق نمبر ۱۲

نفی تاکید بلَن جب مضارع پر حرف لَنْ آتا ہے تو واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا +

نفی جحد بلَمْ لَمْ جب مضارع پر آتا ہے تو اُن تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرف لَنْ نے نصب دیا تھا۔ اگر ان صیغوں کے آخر میں** حرف علت ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے لَمْ یَدْعُ۔ لَمْ یَرْمِ۔ لَمْ یَخْشَ۔ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ یَدْعُوْ۔ یَرْمِیْ۔ یَخْشٰی۔ تھا۔ لَمْ کے آنے سے حرفِ علت گر گیا باقی صیغوں میں لَمْ کا عمل بعینہ لَنْ کا سا ہوتا ہے +

---

* اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی اِمَّا بھی آ جاتا ہے۔ جیسے اِمَّا یَبْلُغَنَّ۔ اِمَّا تَرَیِنَّ +

** حرف علت تین ہیں واؤ۔ الف۔ یا۔ ان کے مفصل احکام باب التعلیل میں دیکھو +

بحث نفی حجد بلم فعل مضارع معروف		بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع معروف	
عمل لَمْ	گردان	عمل لَنْ	گردان
جزمِ آخر	لَمْ یَفْعَلْ	نصبِ آخر	لَنْ یَفْعَلَ
مثلِ لَنْ	لَمْ یَفْعَلَا	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ یَفْعَلَا
مثلِ لَنْ	لَمْ یَفْعَلُوْا	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ یَفْعَلُوْا
جزمِ آخر	لَمْ تَفْعَلْ	نصبِ آخر	لَنْ تَفْعَلَ
مثلِ لَنْ	لَمْ تَفْعَلَا	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ تَفْعَلَا
×	لَمْ یَفْعَلْنَ	×	لَنْ یَفْعَلْنَ
جزمِ آخر	لَمْ تَفْعَلْ	نصبِ آخر	لَنْ تَفْعَلَ
مثلِ لَنْ	لَمْ تَفْعَلَا	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ تَفْعَلَا
مثلِ لَنْ	لَمْ تَفْعَلُوْا	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ تَفْعَلُوْا
مثلِ لَنْ	لَمْ تَفْعَلِیْ	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ تَفْعَلِیْ
مثلِ لَنْ	لَمْ تَفْعَلَا	سقوطِ نونِ اعرابی	لَنْ تَفْعَلَا
×	لَمْ تَفْعَلْنَ	×	لَنْ تَفْعَلْنَ
جزمِ آخر	لَمْ اَفْعَلْ	نصبِ آخر	لَنْ اَفْعَلَ
جزمِ آخر	لَمْ نَفْعَلْ	نصبِ آخر	لَنْ نَفْعَلَ

تنبیہ مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو:۔

نفی تاکید بلن مجہول لَنْ یُّفْعَلَ۔ لَنْ یُّفْعَلَا۔ لَنْ یُّفْعَلُوْا۔ لَنْ تُفْعَلَ۔ لَنْ تُفْعَلَا
لَنْ یُّفْعَلْنَ۔ الخ

نفی جحد بلم مجہول لَمْ یُفْعَلْ۔ لَمْ یُفْعَلَا۔ لَمْ یُفْعَلُوْا۔ لَمْ تُفْعَلْ۔ لَمْ تُفْعَلَا
لَمْ یُفْعَلْنَ۔ الخ

سبق نمبر ۱۳:

نونِ تاکید کا بیان۔

نونِ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نونِ ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے۔ دوسرا نونِ خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ ان دونوں کے احکام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نونِ ثقیلہ کے احکام۔ نونِ ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آنے سے ساتوں نونِ اعرابی گرجاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے وٗ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یٖ بھی ساقط ہوجاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے پیچھے الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نونِ ضمیر اور نونِ ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہوجاتے ہیں)۔ ثقل نہ واقع ہو:۔

نونِ ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں الف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا۔ ورنہ مفتوح:۔

(۲) نونِ خفیفہ کے احکام۔ نونِ خفیفہ اُن صیغوں میں آتا ہے جہاں نونِ ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو (کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے) اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ ان مقامات پر نونِ خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے:۔

فائدہ۔

نونِ ثقیلہ اور خفیفہ (دونوں) سے مضارع کے معنوں میں تاکید پیدا ہونے کے سوا لفظوں میں کبھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے چنانچہ اگلے صفحے کی گردانوں سے بخوبی واضح ہوگا:۔

بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ ثقیلہ		بحث مضارع معروف بالامِ تاکید و نونِ خفیفہ	
گردان	تغیرات بحث بانون ثقیلہ	گردان	تغیرات بحث بانون خفیفہ
لَيَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر (وہ ضرور کریگا)	لَيَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ (وہ ضرور کریگا)
لَيَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَيَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و ق	لَيَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَيَفْعَلْنَانِّ	زیادتِ الفِ فاصل	×	×
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و ق	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و ی	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادتِ الفِ فاصل	×	×
لَأَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَأَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ - مجہول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے - دیکھو:-

مجہول بانونِ ثقیلہ لَيُفْعَلَنَّ - لَيُفْعَلَانِّ - لَيُفْعَلُنَّ - لَتُفْعَلَنَّ - لَتُفْعَلَانِّ
لَيُفْعَلْنَانِّ - الخ

مجہول بانونِ خفیفہ لَيُفْعَلَنْ - × - لَيُفْعَلُنْ - لَتُفْعَلَنْ - الخ

تغیرات مضارع کی مشق

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکت عین کو مدنظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ اُس پر غور کرو اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کرجاؤ۔

یَفْعَلُ کی مثالیں لَنْ یَّذْهَبَ۔ لَمْ یَذْهَبْ۔ لَیَذْهَبَنَّ۔ لَیَذْهَبَنْ
لَنْ یَّفْتَحَ۔ لَمْ یَفْتَحْ۔ لَیَفْتَحَنَّ۔ لَیَفْتَحَنْ۔
لَنْ یَّشْرَبَ۔ لَمْ یَشْرَبْ۔ لَیَشْرَبَنَّ۔ لَیَشْرَبَنْ۔
لَنْ یَّسْمَعَ۔ لَمْ یَسْمَعْ۔ لَیَسْمَعَنَّ۔ لَیَسْمَعَنْ۔

یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق نمبر ۷ میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو اور پھر گردانیں کرجاؤ۔

سوالات (۱) لَنْ یَّذْهَبْنَ۔ لَنْ تَشْرَبْنَ۔ لَنْ اَسْمَعَ کیا صیغے ہیں اور اُن کے کیا معنی ہیں؟

(۲) لَمْ تَجْلِسُوا۔ لَمْ تَضْرِبِی۔ لَمْ تَدْخُلِی۔ اصل میں کیا تھے؟ اور اُن میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَیَحْسِبَنَّ۔ لَتَحْسِبِنَّ۔ لَیَحْسِبُنَّانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَا تَنْصُرَنْ۔ لَیَاْکُلْنَ کیا صیغے ہیں اور اُن کے کیا معنی ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:۔
وہ شخص کبھی نہیں ماریگا۔ تم کبھی نہیں بیٹھوگے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سُنا۔ تم البتہ ضرور رکھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور ہونگا۔

فائدہ۔ امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے لام یا اِمَّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں ضرور یہی کام کرونگا)۔
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ (البتہ ہم اُس کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے)۔
اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)۔

لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق نمبر ۱۴

امر کا بیان

امر حاضر معروف امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں:۔

(۱)۔ اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں۔ جیسے تَعِدُ سے عِدْ +

(۲)۔ اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل* ابتداء میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں۔ پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ نون اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہیگا۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا۔ جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ +

امر غائب و متکلم معروف۔ بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا نام مضارع بہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ +

امر مجہول۔ امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پر لام امر کے لگانے سے بن جاتا ہے۔ پس تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ امر حاضر مجہول ہوگا اور یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ امر غائب مجہول +

نون تاکید۔ امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ و خفیفہ دو نوں لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی بالام مکسور۔ جیسے اُنْصُرَنَّ اُنْصُرَنْ۔ لِیَنْصُرَنَّ۔ لِیَنْصُرَنْ +

---

* ہمزہ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتے +

بحث	گردان	معنی	بحث	گردان	معنی
بحث امر حاضر معروف	اِفْعَلْ	تُو کر (ایک مرد)	بحث امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ تُو کیا جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم دو کیے جاؤ
	اِفْعَلُوْا	تم کرو (سب مرد)		لِتُفْعَلُوْا	چاہیے کہ تم سب کیے جاؤ
	اِفْعَلِیْ	تُو کر (ایک عورت)		لِتُفْعَلِیْ	چاہیے کہ تُو کی جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو عورتیں)		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم دو کی جاؤ
	اِفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورتیں)		لِتُفْعَلْنَ	چاہیے کہ تم سب کی جاؤ
بحث امر غائب و متکلم معروف	لِيَفْعَلْ	اُس ایک مرد کو کرنا چاہیے	بحث امر غائب و متکلم مجہول	لِيُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کیا جائے
	لِيَفْعَلَا	اُن دو مردوں کو کرنا چاہیے		لِيُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کیے جائیں
	لِيَفْعَلُوْا	اُن سب مردوں کو کرنا چاہیے		لِيُفْعَلُوْا	چاہیے کہ وہ سب کیے جائیں
	لِتَفْعَلْ	اُس ایک عورت کو کرنا چاہیے		لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کی جائے
	لِتَفْعَلَا	اُن دو عورتوں کو کرنا چاہیے		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کی جائیں
	لِيَفْعَلْنَ	اُن سب عورتوں کو کرنا چاہیے		لِيُفْعَلْنَ	چاہیے کہ وہ سب کی جائیں
	لِاَفْعَلْ	مجھ ایک مرد کو کرنا چاہیے (یا) مجھ ایک عورت کو کرنا چاہیے		لِاُفْعَلْ	چاہیے کہ میں کیا جاؤں (یا) چاہیے کہ میں کی جاؤں
	لِنَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو کرنا چاہیے		لِنُفْعَلْ	چاہیے کہ ہم کیے جائیں (یا) چاہیے کہ ہم کی جائیں

امر حاضر

با نون ثقیلہ اِفْعَلَنَّ - اِفْعَلَانِّ - اِفْعَلُنَّ + اِفْعَلِنَّ - اِفْعَلَانِّ - اِفْعَلْنَانِّ -

با نون خفیفہ اِفْعَلَنْ - * اِفْعَلُنْ + اِفْعَلِنْ +

امر غائب

با نون ثقیلہ لِيَفْعَلَنَّ - لِيَفْعَلَانِّ - لِيَفْعَلُنَّ + لِتَفْعَلَنَّ - لِتَفْعَلَانِّ - لِيَفْعَلْنَانِّ

لِاَفْعَلَنَّ - لِنَفْعَلَنَّ +

با نون خفیفہ لِيَفْعَلَنْ + . لِيَفْعَلُنْ + لِتَفْعَلَنْ - لِاَفْعَلَنْ - لِنَفْعَلَنْ +

سبق نمبر ۱۵

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لا، نہی لگایا جائے۔ لا، نہی آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قائمی میں لم کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئیگی:۔

نہی حاضر معروف			نہی حاضر مجہول		
	لَا تَفْعَلْ	تو مت کر (ایک مرد)		لَا تُفْعَلْ	نہ کیا جائے تو (ایک مرد)
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا تَفْعَلُوا			لَا تُفْعَلُوا	
	لَا تَفْعَلِي			لَا تُفْعَلِي	
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا تَفْعَلْنَ			لَا تُفْعَلْنَ	

نہی غائب و متکلم معروف			نہی غائب و متکلم مجہول		
	لَا يَفْعَلْ	(اس کو) نہ کرنا چاہیے		لَا يُفْعَلْ	نہ کیا جائے وہ (ایک مرد)
	لَا يَفْعَلَا			لَا يُفْعَلَا	
	لَا يَفْعَلُوا			لَا يُفْعَلُوا	
	لَا تَفْعَلْ			لَا تُفْعَلْ	
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا يَفْعَلْنَ			لَا يُفْعَلْنَ	
	لَا أَفْعَلْ			لَا أُفْعَلْ	
	لَا نَفْعَلْ			لَا نُفْعَلْ	

فائدہ۔ نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

امر و نہی کی مشق

امر حاضر کی مشق - امر با ہمزۂ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح - مکسور کے ساتھ مکسور - اور مضموم کے ساتھ مضموم - سبق نمبر ۱۴ کے احکام کو مدِ نظر رکھ کر امثلۂ ذیل کی گردان کرو:-

یَفْعَلُ کی مثالیں - اِذْهَبْ (جا) اِفْتَحْ (کھول) اِشْرَبْ (پی) اِسْمَعْ (سُن) +

یَفْعِلُ کی مثالیں - اِجْلِسْ (بیٹھ) اِضْرِبْ (مار) اِغْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ (گمان کر) +

یَفْعُلُ کی مثالیں - اُدْخُلْ (اندر آ) اُنْصُرْ (مدد کر) اُكْرُمْ (بزرگ ہو) اُقْرُبْ (قریب ہو) +

امر غائب و نہی کی مشق - ان دو فعلوں میں حرفِ آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہینگے جو مضارع میں تھے - امثلۂ ذیل پر غور کرو:-

امر غائب کی مثالیں - لِیَفْتَحْ (چاہیے کہ وہ کھولے) لِيَغْسِلْ (چاہیے کہ وہ دھوئے) +

نہی حاضر کی مثالیں - لَا تَذْهَبْ (مت جا) لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر) +

نہی غائب کی مثالیں - لَا يَفْتَحْ (اُس کو نہ کھولنا چاہیے) لَا يَغْسِلْ (اُس کو نہ دھونا چاہیے) +

سوالات (۱) اِذْهَبُوْا - اِضْرِبِیْ - اُنْصُرْنَ کیا صیغے ہیں اور اُنکے کیا معنی ہیں؟

(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور اُنکے کیا معنی ہیں؟

(۳) لِیَشْرَبَنَّ اور لِیَشْرَبْنَ میں کیا فرق ہے؟

(۴) اس فقرہ کے معنی کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو +

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا - اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى +

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:-

تم دو عورتیں مارو - چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماریں - تم مت دھوؤ - چاہیے کہ وہ نہ دھوئے - تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ +

+ اور کسی قوم کی دشمنی تمہارے لیے بے انصافی کا باعث نہ ہو - انصاف کرو کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے +

سبق نمبر ۱۶

اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔

مصدر وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اُسکے ترجمے کے آخر نا آئے۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) قَتْلٌ (مارڈالنا) +

مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور صلیت اُس میں باقی رہے۔ صرف اُس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں۔ جیسے ضَارِبٌ (مارنیوالا) مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرْبٌ سے نکلے ہیں +

جامد وہ اسم ہے کہ نہ اُس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمے سے نکلا ہو۔ جیسے فَرَسٌ (گھوڑا) +

تنبیہ الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اُس کی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے۔ اِس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور شبیہ افعال کہلاتے ہیں +

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبّہہ۔ (۴) اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف +

اِن اسما کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے۔ مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو مارا) اِس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائیگا۔ بکر مَضْرُوْبٌ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے۔ وہ مِضْرَبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے وہ مَضْرِبٌ۔ پس ضَارِبٌ اسم فاعل ہے اور مَضْرُوْبٌ اسم مفعول۔ مِضْرَبٌ اسم آلہ۔ مَضْرِبٌ اسم ظرف +

صفت مشبّہہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوا پائی جاتی ہیں۔ جیساکہ اپنے اپنے موقع پر اُن کے حالات سے معلوم ہوگا +

سبق نمبر ١٧

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے ضَارِبٌ یعنے وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی ٭

یہ اسم مادہ[1] کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔ حرف آخر کو تنوین اور تثنیہ و جمع کی حالت میں علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ تین صیغے مذکر کے واسطے اور تین مؤنث کے واسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے :۔

مذکر	صیغہ	معنی	مؤنث	صیغہ	معنی
١	فَاعِلٌ	(ایک کرنے والا)	٤	فَاعِلَةٌ	(ایک کرنے والی)
٢	فَاعِلَانِ	(دو کرنے والے)	٥	فَاعِلَتَانِ	(دو کرنے والیں)
٣	فَاعِلُوْنَ	(سب کرنے والے)	٦	فَاعِلَاتٌ	(سب کرنے والیں)

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی ٭

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں۔ اور گردان یوں کی جاتی ہے :۔

مذکر	صیغہ	معنی	مؤنث	صیغہ	معنی
١	مَفْعُوْلٌ	(کیا ہوا)	٤	مَفْعُوْلَةٌ	(کی ہوئی)
٢	مَفْعُوْلَانِ	(دو کیے ہوئے)	٥	مَفْعُوْلَتَانِ	(دو کی ہوئیں)
٣	مَفْعُوْلُوْنَ	(سب کیے ہوئے)	٦	مَفْعُوْلَاتٌ	(سب کی ہوئیں)

[1] مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکلا ہے۔ جیسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضَارِبٌ کا۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بَقَّالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلَةٌ ہے۔ مادہ میں تصرّف کرنے سے اُس کے اصلی حرکات میں تغیّر واقع ہوتا ہے۔ جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ وغیرہ کہ پہلی جگہ ع مکسور اور دوسری جگہ ع مضموم ہے ٭

اسم فاعل کی مشق۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ:۔
فَاتِحٌ (کھولنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) اٰکِلٌ (کھانے والا) ذَاهِبٌ (جانے والا) سَامِعٌ (سُننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)۔

اسم مفعول کی مشق۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ یہ کس لفظ سے بنے ہیں؟
مَفْتُوحٌ (کھولا ہوا) مَأْكُولٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوعٌ (سُنا ہوا) مَعْلُومٌ (جانا ہوا) مَشْرُوبٌ (پیا ہوا) مَشْهُودٌ (گواہی دیا ہوا) مَنْصُورٌ (مدد کیا ہوا) مَجْهُولٌ (نہ جانا ہوا)۔

تنبیہ فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کے علاوہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دو اوزان مشترک بھی آئے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں۔ چنانچہ فَعِيلٌ کے وزن پر اسم فاعل سَمِيعٌ (سُننے والا) اور اسم مفعول جَرِيحٌ (زخمی) آتا ہے۔ اسی طرح فَعُولٌ کے وزن پر اسم فاعل بَتُولٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول رَسُولٌ (بھیجا ہوا) آتا ہے۔

اکثر مضموم العین اور نیز اُن فعلوں سے جن کے فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا۔ بلکہ صفت کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفت مشبّہہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا۔

ضمیروں کا استعمال اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجۂ ذیل ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنے غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔ یہ ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں:۔

متکلم	مؤنث مخاطب	مذکر مخاطب	مؤنث غائب	مذکر غائب
اَنَا نَحْنُ	اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ	اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ	هِيَ هُمَا هُنَّ	هُوَ هُمَا هُمْ

سوالات۔ (۱) ذَاهِبَانِ۔ شَارِبُونَ۔ مَأْكُولَةٌ۔ کیا صیغے ہیں؟
(۲) اَنَا عَالِمٌ۔ اَنْتُمَا مَنْصُورُونَ۔ هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو۔
(۳) عربی میں ترجمہ کرو:۔
وہ عورتیں مدد کرنے والیں۔ تم سب مرد سُننے والے۔ ہم مدد کیے ہوئے۔ تم سب عورتیں پینے والیں۔ دو مرد جاننے والے۔ میں مدد کیا ہوا۔

سبق نمبر ۱۸

صفت مشبّہہ کا بیان

صفت مشبّہہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جاتے اور اُس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پایداری کے پائے جائیں۔ جیسے جَمِیْلٌ وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطور پایداری کے قائم ہے +

اسم فاعل اور صفت مشبّہہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبّہہ میں صفت پایدار۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اُسوقت کہلائیگا جبکہ ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو اور جَمِیْلٌ وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے +

صفت مشبّہہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کُلیّہ اُن کے واسطے مقرر نہیں مادہ کے دوسرے حرف کے بعد کبھی یؔ کبھی وؔ کبھی آ زیادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْدٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیّر ہوتا ہے۔ جیسے صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی) +

صفت مشبّہہ عام طور پر مفصلہ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے :-

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ ان میں رنگ یا عیب یا حلیہ کے معنی نہ پائے جائیں۔ جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش) +

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (شریف) +

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر۔ جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل میں حَقَقٌ تھا +

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم۔ اور تیسری قسم سے کمتر +

(۴) جو افعال رنگ یا عیب (ظاہری)، یا حِلیہ کے معنے رکھتے ہوں۔ اُن سے

مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے اَحْمَرُ (مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرُ (کانا مرد)۔
عَوْرَاءُ (کانی عورت) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم) +
پہلی مثال رنگ۔ دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیہ کی ہے +

(۵) جو صفات عارضی ہیں۔ جیسے بھوک پیاس یا ان کی ضد۔ اُن سے صفت مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر۔ جیسے جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعٰی (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشٰی (پیاسی عورت) +

صفت مشبّہہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر میں علامتیں لگائی جاتی ہیں۔ مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔ اور نیز اُس کے صیغۂ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے میں واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ۔ حَمْرَاوَانِ۔ اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع حُمْرٌ آئیگی +

تنبیہ غائب و مخاطب و متکلّم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبّہہ کے ساتھ لگائی جاتی ہیں۔ جیسے هُوَ سَیِّدٌ۔ اَنْتَ اَحْمَرُ۔ اَنَا جَوْعَانُ +

سوالات

(۱) سَلِیْمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کرو +

(۲) شَرِیْفٌ۔ حَسَنَاتٌ۔ حَمْرَاءُ کیا صیغے ہیں؟

(۳) اَنْتَ شُجَاعٌ۔ هُمَا سَلِیْمَتَانِ۔ نَحْنُ حَسَنُوْنَ۔ کے معنی بیان کرو +

(۴) عربی میں ترجمہ کرو +

وہ ناپاک مرد۔ تُو ایک خوبصورت عورت۔
ہم دو بہادر آدمی۔ وہ سب سُرخ عورتیں۔
تُو بھوکا مرد۔ میں پیاسی عورت +

سبق نمبر ۱۹

مبالغے کے اوزان۔

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے۔ اُس کو مبالغہ کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنیوالا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حروف کے مکرر لانے اور کبھی ی یا و یا آ کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں۔ اور کثیر الاستعمال یہ ہیں:۔

فَعِلٌ۔ فَعِيلٌ۔ فَعُولٌ + حَذِرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِيمٌ (بہت جاننے والا) أَكُولٌ (بہت کھانے والا) +

فَعَّالٌ۔ فُعَّالٌ۔ فِعِّيلٌ + سَفَّاكٌ (بڑا خونریز) كُبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِّيقٌ (بہت سچا) +

مِفْعَلٌ۔ مِفْعَالٌ۔ مِفْعِيلٌ + مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مِنْطِيقٌ (بہت بولنے والا) +

فُعَالٌ۔ فَاعُولٌ۔ فُعَلَةٌ + عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوقٌ (بہت فرق کرنیوالا) ضُحَكَةٌ (جسکی ہنسی کی عادت ہو) +

فَعُّولٌ۔ فُعُّولٌ۔ فُعَّلٌ۔ فَيْعُولٌ + قَيُّومٌ (بہت قیام کرنیوالا) قُدُّوسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ (بڑا حیلہ گر) +

(۱) اوزان مبالغہ میں تذکیر وتانیث کا کچھہ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لیے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ وَامْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا خواہ مرد ہو یا عورت) +

(۲) جب فَعِيلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفعول کے ہو۔ تو اُس وقت تذکیر وتانیث میں تفریق کی جاتی ہے۔ جیسے هُوَ عَلِيمٌ۔ هِيَ عَلِيمَةٌ جَمَلٌ حَمُولٌ۔ نَاقَةٌ حَمُولَةٌ +

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لیے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے۔ جیسے خَيَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش)۔ بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا۔ جیسے بَقَّالٌ کہ بَقْلَةٌ سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ساگ پات کے ہیں۔ ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں +

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اُس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے۔ جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی خدا سب سے بزرگ ہے +

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اِس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (بہت مارنے والا بہ نسبت زید کے) +

اسم تفضیل کا مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور صیغہ مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے اور اُس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ اور گردان اُس کی یوں ہوگی:-

اَفْعَلُ (واحد مذکر) اَفْعَلَانِ (تثنیہ مذکر) اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر) اَفَاعِلُ (جمع مذکر)۔
فُعْلٰی (واحد مؤنث) فُعْلَیَانِ (تثنیہ مؤنث) فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث) فُعَلٌ (جمع مؤنث) +

فائدہ۔ اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے۔ جیسے اَنْصَرُ (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے۔ جیسے اَشْہَرُ (بہت مشہور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) +

تنبیہ۔ الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں۔ بلکہ صفت مشبہ ہیں +

سوالات (۱) ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو +

(۲) عَلِیْمٌ اور قَتِیْلٌ کیا صیغے ہیں اور اُن کے صیغہ مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے؟

(۳) اَکْبَرُ اور اَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئیگا؟

(۴) عربی میں ترجمہ کرو:-

وہ (مرد) بہت مددگار۔ زید سے زیادہ مارنیوالا ایک مرد۔ میں (عورت) بہت نزدیک۔ تم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں +

سبق نمبر ۱۰

اسم آلہ کا بیان

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے کہ جو اُس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اُس کے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مؤنث کی کچھ تفریق نہیں :۔

(۱) مِفْعَلٌ جیسے مِخْیَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی)
(۲) مِفْعَلَۃٌ جیسے مِرْوَحَۃٌ (ہوا دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا)
(۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)

اِن تینوں کی گردان یوں آتی ہے :۔

مِفْعَلٌ، مِفْعَلَۃٌ، مِفْعَالٌ } واحد — مِفْعَلَانِ، مِفْعَلَتَانِ، مِفْعَالَانِ } تثنیہ — مَفَاعِلُ، مَفَاعِیْلُ } جمع

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو اُس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو یہ اسم مادہ کے پہلے مَ مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو۔ اس کے دو وزن ہیں۔ مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ مَفْعَلَانِ۔ مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے) +

عین کلمے کی حرکات اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین۔ صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ اُن کی تفصیل یہ ہے :۔

(۱) مَنْسِکٌ (قربان گاہ)۔ (۲) مَجْزِرٌ (ذبح شتران کی جگہ)۔ (۳) مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ)۔
(۴) مَطْلِعٌ (جائے طلوع آفتاب)۔ (۵) مَشْرِقٌ (آفتاب کے نکلنے کی جگہ)۔ (۶) مَغْرِبٌ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ)۔
(۷) مَفْرِقٌ (مانگ)۔ (۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)۔ (۹) مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ)۔

(۱۰) مِرْفَقٌ (کہنی رکھنے کی جگہہ)۔ (۱۱) مَسْجِدٌ (مسلمانوں کی عبادتگاہ)۔ (۱۲) مَنْخِرٌ (نتھنا)+

فائدہ۔ کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جبکہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرنا ہو مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے مَأْسَدَۃٌ (وہ جگہہ جہاں اسد (شیر) بہت رہتے ہیں) لیکن مَقْبَرَۃٌ (وہ جگہہ جہاں مُردے کو دفن کرتے ہیں)، مَیْذَنَۃٌ (وہ جگہہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں +

سوالات۔ (۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو+

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور اُن کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کونسے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں؟

(۴) مِکْحَلٌ اور مَقْبَرَۃٌ کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں؟

صرف صغیر کا بیان۔

جس قدر افعال و اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں، صرفیوں نے اُن کی مشق کے واسطے قاعدے مقرر کیے ہیں اور اُن سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ دے کر مسلسل گردان کراتے ہیں اور اُس گردان کو **صرف صغیر** سے نامزد کرتے ہیں۔ اِس کا طریق یہ ہے:۔

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَہُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فذاک مَضْرُوبٌ۔ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ۔ لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ۔ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ۔ الامر منہ اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ۔ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنہی عنہ لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ۔ لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ الظرف منہ مَضْرِبٌ والآلۃ منہ مِضْرَبٌ وافعل التفضیل منہ اَضْرَبُ +

---

† مصدر معروف ومجہول لفظوں میں یکساں ہوتے ہیں۔ صرف معنی میں تفریق کی جاتی ہے پس ضَرْبًا مصدر معروف کے معنے ہیں مارنا۔ اور مجہول کے معنی ہیں مارا جانا +

سبق نمبر ۲۱

ابنیہ کی بحث اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی)، رباعی (چار حرفی)، خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو۔ ثلاثی و رباعی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرّد جس کے تمام حروف اصلی[1] ہوں اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو۔ پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوئیں۔ اُن کی تفصیل یہ ہے :-

اسم کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرّد۔ جیسے زَمَنٌ وقت (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ وقت (اس میں الف زائد ہے)۔

(۳) رباعی مجرّد۔ جیسے ثَعْلَبٌ لومڑی (۴) رُباعی مزید فیہ جیسے قِنْدِيْلٌ لالٹین (اس میں ی زائد ہے)۔

(۵) خُماسی مجرد۔ جیسے سَفَرْجَلٌ بہی (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَضْرَفُوْطٌ بامنی (اس میں واو زائد ہے)۔

فعل کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرّد جیسے خَرَجَ وہ نکلا (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ اُس نے نکالا (اس میں الف زائد ہے)۔

(۳) رباعی مجرّد جیسے دَحْرَجَ اُسنے لڑھکایا (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ وہ لڑھکا (اسمیں ت زائد ہے)۔

فائدہ۔ مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں۔ مگر اُن کو فعل کے ساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے۔ اسلیے اُن سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں +

---

[1] جو حرف کلمے کے تمام تغیّرات کی حالت میں قائم رہتا ہے۔ وہ اصلی ہے۔ ورنہ زائد۔ مثلاً ضَرَبَ يَضْرِبُ اِضْرِبْ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ کو دیکھو کہ ض ر ب ان سب میں موجود ہے۔ اس لیے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں، اور دوسرے میں نہیں وہ زائد۔ جیسے ی۔ الف۔ واو +

فعل مجرّد اور مزید فیہ کی شناخت کے واسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے۔ پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکّر غائب میں حرف زائد نہ ہو۔ گو اُس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اسی فعل کو مجرّد کہیں گے جیسے يَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرّد کہلائیگا۔ اور يُخْرِجُ اپنے ماضی اَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ۔ مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدے میں ماضی کے تابع ہیں +

وزن کی بحث تتبّعِ زبان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں٭ ہوتا اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے۔ اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہونگے۔ صرفیوں نے اِن کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کے واسطے قاعدۂ وزن ایجاد کیا ہے اور فَ عَ لَ کو اُس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح کلمات کے حرفوں کو فَ عَ لَ کے ساتھ مقابل کرنے سے اُن کی اصلیّت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اُس کو موزون۔ اِس وزن کی تین صورتیں ہیں:-

(۱) فَعَلٌ یعنی فَ عَ لَ۔ (یہ وزن ثلاثی مجرّد کا ہے)

(۲) فَعْلَلٌ یعنی فَ عَ اور ۲ لَ (یہ وزن رُباعی مجرّد کا ہے)

(۳) فَعَلَّلٌ یعنی فَ عَ اور ۳ لَ (یہ وزن خماسی مجرّد کا ہے)

اِن اوزان کے ذریعے سے کسی کلمہ کا ثلاثی یا رباعی یا خماسی اور مجرّد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے۔ حرفِ اصلی کو فَ عَ لَ سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہٖ لائیں تو جو حرف فَ عَ لَ کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اُس کے سوا ہو وہ زائد۔ دیکھو:-

زَمَنٌ (فَعَلٌ)۔ ثَعْلَبٌ (فَعْلَلٌ)۔ سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ)۔ مجرّد کہلائیں گے۔ کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں۔

زَمَانٌ (فَعَالٌ)۔ قِنْدِیلٌ (فِعْلِیلٌ)۔ عَضْرَفُوطٌ (فَعَلَّلُولٌ) مزید کہلائینگے کہ موزون میں حروف زائد بھی ہیں۔

٭ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں۔ دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں۔ کثرتِ استعمال سے اُن کی یہ صورت ہو گئی ہے۔ جیسے اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) کہ اصل میں اَبَوٌ۔ اَخَوٌ تھے۔ اور کُلْ (کھا)۔ قِ (بچا) کہ اصل میں اُؤْكُلْ اور اِوْقِیْ تھے۔

سبق نمبر ۲۲

اوزانِ فعل

فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں۔ فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ۔ یہ تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکات متفق ہوئی ہیں۔ اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ہر ماضی کے لیے مضارع کے چند اوزان دریافت کئے ہیں۔ چنانچہ

ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں
(۱) یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ
(۲) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔
(۳) یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ۔

ماضی فَعِلَ کے دو مضارع ہیں۔
(۱) یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ
(۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔

ماضی فَعُلَ کا صرف ایک مضارع ہے۔ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ ان دونوں کے اختلاف حرکت ع کے باعث نو باب آنے چاہییں تھے۔ مگر مستعمل صرف چھ ہیں۔

اوّل۔	فَعَلَ یَفْعِلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین	یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں
دوم۔	فَعَلَ یَفْعُلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین	کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع
سوم۔	فَعِلَ یَفْعَلُ۔ ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین	کلمہ کی حرکات مختلف ہیں۔
چہارم	فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی اور مضارع دونو مفتوح العین	یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں
پنجم۔	فَعُلَ یَفْعُلُ۔ ماضی و مضارع دونو مضموم العین	کہ ان کے ماضی و مضارع کے ع
ششم	فَعِلَ یَفْعِلُ۔ ماضی و مضارع دونو مکسور العین	کلمہ کی حرکات متفق ہیں۔

امثلۂ مشقیہ۔ مندرجۂ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو:۔

(۱) **مصادر باب فَعَلَ یَفْعِلُ** } اَلضَّرْبُ (مارنا) اَلْغَسْلُ (دھونا) اَلْغَلَبُ (غلبہ کرنا)۔ اَلظُّلْمُ (ستم کرنا) اَلْکَذِبُ (جھوٹ بولنا) +

(۲) **مصادر باب فَعَلَ یَفْعُلُ** } اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اَلطَّلَبُ (ڈھونڈنا) اَلْقَتْلُ (مار ڈالنا)۔ اَلدُّخُوْلُ (اندر آنا) اَلْفَسَادُ (تباہ ہونا) +

(۳) **مصادر باب فَعِلَ یَفْعَلُ** } اَلسَّمْعُ (سننا) اَلْعِلْمُ (جاننا) اَلْفَهْمُ (سمجھنا)۔ اَلْجَهْلُ (نہ جاننا) اَلشَّهَادَةُ (گواہی دینا) +

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَامِعٌ۔ عَالِمٌ مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فَاعِلٌ کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہہ کا وزن فَعِيْلٌ آتا ہے۔ جیسے سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ +

(۴) **مصادر باب فَعَلَ یَفْعَلُ** } اَلْفَتْحُ (کھولنا) اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا) اَلرَّهْنُ (گرو رکھنا)۔ اَلْمَنْعُ (روکنا) اَلصَّبْغُ (رنگ کرنا) +

(۵) **مصادر باب فَعُلَ یَفْعُلُ** } اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ (بزرگ ہونا) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ (پاکیزہ ہونا) اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا) اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْکَثْرَةُ (بہت ہونا) +

اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہہ کا صیغہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرِیْمٌ اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے +

(۶) **مصادر باب فَعِلَ یَفْعِلُ** } اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (گمان کرنا) اَلنِّعْمَةُ (خوش عیش ہونا)۔ اس باب کے چند مصادر آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو ہیں +

فائدہ۔ ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اور آئے ہیں:۔

(۱) فَعِلَ یَفْعُلُ ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ (اَلْفَضْلُ زیادہ ہونا) +

(۲) فَعُلَ یَفْعَلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین جیسے کَادَ یَکَادُ (اَلْکَوْدُ وَالْکَیْدُوْدَةُ۔ نزدیک ہونا)

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ پہلا باب تداخل لغات سے ہے اور دوسرا سَمِعَ یَسْمَعُ سے +

تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے فَضِلَ یَفْضُلُ عربی میں دو بابوں سے آیا ہے۔ اوّل۔ سَمِعَ سے دوم۔ نَصَرَ سے۔ پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کا مضارع ملکر یہ باب پیدا ہوا +

سبق نمبر ۲۳

ابواب ثلاثی مزید فیہ

فصل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں :-
۱- اَفْعَلَ- فَ کلمے کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے- جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ-
۲- فَعَّلَ- عَ کلمے کو مشدد کرنے سے- جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ-
۳- فَاعَلَ- فَ کلمے کے بعد الف زیادہ کرنے سے- جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ +

(۲) وہ ابواب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :-
۱- تَفَعَّلَ- اوّل میں تَ لانے اور عین کلمے کو مشدد کرنے سے- جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ-
۲- تَفَاعَلَ- اوّل میں تَ اور فَ کلمے کے بعد الف لانے سے- جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ-
۳- اِفْتَعَلَ- اوّل میں ہمزہ اور فَ کلمے کے بعد تَ لانے سے- جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ-
۴- اِنْفَعَلَ- اوّل میں ہمزہ اور نون لانے سے- جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ-
۵- اِفْعَلَّ- اوّل میں ہمزہ لانے اور لام کلمے کو مشدد کرنے سے- جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ-

(۳) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں :-
۱- اِفْعَالَّ- اوّل میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدد کرنے سے- جیسے دَهِمَ سے اِدْهَامَّ +
۲- اِسْتَفْعَلَ- اوّل میں ہمزہ و سَ تَ کے لانے سے- جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ +
۳- اِفْعَوْعَلَ- اوّل میں ہمزہ اور عین کے بعد واؤ اور عین لانے سے- جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ +
۴- اِفْعَوَّلَ- اوّل میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واؤ مشدد بڑھانے سے- جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ +

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں اور پچھلے سات

یا ہمزۂ وصل ہو۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے ⁜

ابواب رُباعی مزید فیہ رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرّد کے ماضی میں ایک یا دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصّوں میں منقسم ہیں :۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے :۔

۱۔ تَفَعْلَلَ۔ اوّل میں ت زیادہ کرنے سے۔ جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ ⁜

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دُو باب ہیں :۔

۱۔ اِفْعَنْلَلَ۔ اوّل میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ

۲۔ اِفْعَلَلَّ۔ اوّل میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کے مشدّد پڑھنے سے۔ جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ ⁜

سبق نمبر ۲۴

حرکات مضارع معروف اِفْعَال۔ تَفْعِیْل مُفَاعَلَة۔ فَعْلَلَة۔ چار بابوں میں کہ اُن کی ماضی چار حرفی ہے۔ مضارع معروف میں علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح ⁜

تَفَعُّل۔ تَفَاعُل۔ تَفَعْلُل۔ تین بابوں میں کہ اُن کے ماضی کے پہلے تَ زائد آتی ہے۔ مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور ⁜

ہمزہ کا حذف اِفْتِعَال۔ اِنْفِعَال۔ اِفْعِلَال۔ اِفْعِیْلَال۔ اِسْتِفْعَال۔ اِفْعِیْعَال۔ اِفْعِوَّال۔ اِفْعِنْلَال۔ اِفْعِلَّال۔ نُو بابوں کے ماضی کے پہلے جو ہمزۂ وصل آتا ہے بروقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَجْتَنِبُ۔ یَنْفَطِرُ وغیرہ۔ باب افعال کا ہمزۂ ماضی اگرچہ قطعی ہے۔ مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یُکْرِمُ کہ اصل میں یُؤَکْرِمُ تھا ⁜

ہمزۂ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ ہمزۂ وصلی بحالت وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا۔ جیسے فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (تم منتظر رہو البتہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں) اور ہمزۂ قطعی برابر بولا جاتا ہے۔ جیسے وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (اور ڈرا اپنے نزدیک رشتہ داروں کو) ⁜

تائے تفعّل اور تفاعُل کا حذف جب تائے تفعّل اور تفاعُل پر تِ مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک تِ کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا +

حرکات ماضی مجہول جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں۔ جیسے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واو سے بدل جاتا ہے۔ جیسے قَابَلَ سے قُوْبِلَ +

حرکات مضارع مجہول تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی حرکات بدستور قائم رہینگے جیسے يُجْتَنَبُ۔ يُقَابَلُ +

حرکات اسم فاعل اسم مفعول اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے۔ مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل)، مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول) +

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے۔ مگر اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ کے معنے ادا کرنے منظور ہوں۔ تو لفظ مَا بِهٖ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے مَا بِهِ الْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں۔ تو لفظ اَشَدُّ یا اَكْبَرُ یا ان کی مثل مصدر پر زیادہ کریں۔ جیسے اَشَدُّ تَنْكِيْلًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ اِلْتِهَابًا (بہت ہی جلد بھڑک اُٹھنے والا) +

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے لون اور عیب کے معنی کے باعث اسم تفضیل نہیں آتا۔ اُن سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ جیسے اَشَدُّ حُمْرَةً۔ (بہت ہی سُرخ رنگ)، اَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا) +

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۰ و ۴۱ میں درج کی جاتی ہے۔ اُس کی گردان کر جاؤ:-

سبق نمبر ۲۵ و ۲۶ - ابواب ثلاثی مزید فیہ

باب	وزن	مثال	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: مصدر	اسم فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	امثلہ مشتقہ		
باب اوّل	اِفعال	الاکرام (عزت کرنا)	اَکرَمَ	یُکرِمُ	اِکراماً	مُکرِم	اُکرِمَ	یُکرَمُ	اِکراماً	مُکرَم	اَکرِم	لاتُکرِم	الاسلام (مسلمان ہونا)	الاذہاب (لے جانا)	الاعلان (ظاہر کرنا)
باب دوم	تفعیل	التعریف (پہچاننا)	عَرَّفَ	یُعَرِّفُ	تعریفاً	مُعَرِّف	عُرِّفَ	یُعَرَّفُ	تعریفاً	مُعَرَّف	عَرِّف	لاتُعَرِّف	التکذیب (جھٹلانا)	التقدیم (پیش کرنا)	التمکین (جگہ دینا)
باب سوم	مفاعلة	المقاتلة (ایک دوسرے کو قتل کرنا)	قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	مقاتلةً	مُقَاتِل	قُوتِلَ	یُقَاتَلُ	مقاتلةً	مُقَاتَل	قَاتِل	لاتُقَاتِل	المشارکة (باہم شرکت کرنا)	المنازعة (آپس میں جھگڑنا)	المخاصمة (آپس میں دشمنی کرنا)
باب چہارم	تفعُّل	التقبّل (قبول کرنا)	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلاً	مُتَقَبِّل	تُقُبِّلَ	یُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلاً	مُتَقَبَّل	تَقَبَّل	لاتَتَقَبَّل	التفکّه (میوہ کھانا)	التثبّت (ٹھہرنا)	التبسّم (مسکرانا)
باب پنجم	تفاعُل	التقابل (آمنے سامنے ہونا)	تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابُلاً	مُتَقَابِل	تُقُوبِلَ	یُتَقَابَلُ	تَقَابُلاً	مُتَقَابَل	تَقَابَل	لاتَتَقَابَل	التخاصم (باہم دشمنی کرنا)	التفاخر (ایک دوسرے پر فخر کرنا)	التعارف (ایک دوسرے کو پہچاننا)
باب اوّل	افتعال	الاجتناب (بچنا)	اِجتَنَبَ	یَجتَنِبُ	اِجتناباً	مُجتَنِب	اُجتُنِبَ	یُجتَنَبُ	اِجتناباً	مُجتَنَب	اِجتَنِب	لاتَجتَنِب	الاعتزال (گوشہ نشین ہونا)	الاختطاف (اچک لے جانا)	الارتحال (کوچ کرنا)
باب دوم	انفعال	الانفطار (شگافتہ ہونا)	اِنفَطَرَ	یَنفَطِرُ	اِنفطاراً	مُنفَطِر					اِنفَطِر	لاتَنفَطِر	الانصراف (پھرنا)	الانقلاب (پلٹنا)	الانکسار (ٹوٹنا)
باب سوم	افعِلال	الاحمرار (سرخ ہونا)	اِحمَرَّ	یَحمَرُّ	اِحمراراً	مُحمَرّ					اِحمَرَّ اِحمَرِر	لاتَحمَرَّ لاتَحمَرِر	الاخضرار (سبز ہونا)	الاصفرار (زرد ہونا)	الاغبرار (گرد آلود ہونا)
باب چہارم	افعیلال	الادہیمام (سیاہ ہونا)	اِدہَامَّ	یَدہَامُّ	اِدہیماماً	مُدہَامّ					اِدہَامَّ اِدہَامِم	لاتَدہَامَّ لاتَدہَامِم	الاسمیرار (گندم رنگ ہونا)	الاکمیتات (گھوڑے کا کمیت ہونا)	الاشہیباب (گھوڑے کا [illegible])

باہمزۂ وصل	باب پنجم	اِسْتِفْعَالٌ	اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد چاہنا)	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اُسْتُنْصِرَ	يُسْتَنْصَرُ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتَنْصِرْ	لَا تَسْتَنْصِرْ	اَلْاِسْتِغْفَارُ (آمرزش چاہنا)	اَلْاِسْتِفْسَارُ (پوچھنا)	اَلْاِسْتِخْلَافُ (جانشین ہونا)
	باب ششم	اِفْعِيعَالٌ	اَلْاِخْشِيشَانُ (کھردرا ہونا)	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشِيشَانًا	مُخْشَوْشِنٌ				اِخْشَوْشِنْ	لَا تَخْشَوْشِنْ	اَلْاِخْلِيلَاقُ (کپڑے کا پرانا ہونا)	اَلْاِمْلِيلَاحُ (پانی کا کھارا ہونا)	اَلْاِحْدِيدَابُ (کوزپشت ہونا)
	باب ہفتم	اِفْعِوَّالٌ	اَلْاِجْلِوَّاذُ (جلد چلنا)	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذًا	مُجْلَوِّذٌ				اِجْلَوِّذْ	لَا تَجْلَوِّذْ	اَلْاِخْرِوَّاطُ (لکڑی کا تراشنا)	اَلْاِعْلِوَّاطُ (اونٹ کی گردن پر لٹک کر چڑھنا)	

ابوابِ رُباعی

رباعی مجرد	باب	فَعْلَلَةٌ	اَلدَّحْرَجَةُ (لڑھکانا)	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرِجٌ	دُحْرِجَ	يُدَحْرَجُ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرِجْ	لَا تُدَحْرِجْ	اَلْبَعْثَرَةُ (پراگندہ کرنا)	اَلزَّعْفَرَةُ (زعفرانی رنگنا)	اَلْقَنْطَرَةُ (پل باندھنا)
رباعی مزید فیہ — بے ہمزۂ وصل	باب اول	تَفَعْلُلٌ	اَلتَّدَحْرُجُ (لڑھکنا)	تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرُجًا	مُتَدَحْرِجٌ				تَدَحْرَجْ	لَا تَتَدَحْرَجْ	اَلتَّسَرْبُلُ (کرتہ پہننا)	اَلتَّزَنْدُقُ (بے دین ہونا)	اَلتَّبَخْتُرُ (ناز سے چلنا)
رباعی مزید فیہ — باہمزۂ وصل	باب اول	اِفْعِنْلَالٌ	اَلْاِحْرِنْجَامُ (جمع ہونا)	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرِنْجَامًا	مُحْرَنْجِمٌ				اِحْرَنْجِمْ	لَا تَحْرَنْجِمْ	اَلْاِبْلِنْدَاحُ (جگہ کا فراخ ہونا)	اَلْاِغْرِنْكَاسُ (بالوں کا سیاہ ہونا)	اَلْاِسْلِنْطَاحُ (چت گرنا)
	باب دوم	اِفْعِلَّالٌ	اَلْاِقْشِعْرَارُ (بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا)	اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشِعْرَارًا	مُقْشَعِرٌّ				اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ	لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعْرِرْ	اَلْاِقْمِطْرَارُ (بہت ناخوش ہونا)	اَلْاِشْفِتْرَارُ (پراگندہ ہونا)	اَلْاِذْمِهْرَارُ (غصے سے آنکھوں کا سرخ ہونا)

قواعدِ ضروریہ

(۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حروفِ زائدکی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے۔ جیسے اَكْرَمَ سے كَرُمَ۔ صَرَّفَ سے صَرَفَ۔ قَاتَلَ سے قَتَلَ۔ تَقَابَلَ سے قَبِلَ۔ اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ۔ اِنْقَطَعَ سے قَطَعَ۔ اِحْمَرَّ سے حَمِرَ۔ اِدْهَامَّ سے دَهِمَ۔ اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ۔ اِخْشَوْشَنَ سے خَشُنَ۔ اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ۔ اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ۔ اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ ✦

(۲) مجرد کا ہر باب حروفِ مختصہ باب کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب میں (حسبِ استعمال اہلِ زبان) آسکتا ہے جیسے خَرَجَ مادہ مجرد سے اَخْرَجَ۔ خَرَّجَ۔ خَارَجَ۔ تَخَرَّجَ۔ تَخَارَجَ۔ اِخْتَرَجَ۔ اِخْرَاجَّ۔ اِسْتَخْرَجَ ✦

شناخت ابواب (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو۔ تو اُس باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیے۔ مثلاً یُکرِمُ باب اِفْعَال سے۔ اور یُضَارِبُ باب مفاعلہ سے ہے ؂

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیے۔ اگر تیسرا حرف تؔ ہو تو باب اِفْتِعَال سے ہے۔ اگر دوسرا حرف نؔ ساکن ہو تو انفعال ؂

(۳) اِفْعِیْلَال۔ اِفْعِیْعَال۔ اِفْعِنْلَال۔ اِفْعِلَّال۔ یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرّر ہے تو اِفْعِیْلَال ہے۔ جیسے اِدْهِیْمَام۔ اور اگر عین کلمہ مکرّر ہے تو اِفْعِیْعَال جیسے اِخْشِیْشَان۔ اگر چار حرف اصلی اور عؔ کلمہ کے بعد نون زائد ہے تو اِفْعِنْلَال جیسے اِحْرِنْجَام۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرّر ہے تو اِفْعِلَّال۔ جیسے اِقْشِعْرَار ؂

مصادر غیر ثلاثی۔ ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں ؂

(۱) باب تَفْعِیْل کا مصدر اکثر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے تَخْرِجَۃٌ (نکالنا) اور یہ وزن ابواب ناقص سے خصوصیت کے ساتھ آتا ہے کبھی کبھی فَعَّالٌ۔ فِعَالٌ۔ فِعَّالٌ۔ تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے کَلَامٌ (بولنا) کِذَابٌ۔ کِذَّابٌ (جھٹلانا) تَکْرَارٌ (دُہرانا) ؂

(۲) باب مُفَاعَلَۃٌ کا مصدر بیشتر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِیْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ ؂

(۳) باب فَعْلَلَۃٌ کا مصدر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے زِلْزَالٌ بمعنی زَلْزَلَۃٌ۔ کبھی فَعْلَلیٰ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قَهْقَرٰی (پیچھے پاؤں چلنا) ؂

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعَلِّیْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے قُشَعْرِیْرَۃٌ بمعنی اِقْشِعْرَارٌ ؂

سبق نمبر ۲۷:

ملحق برباعی کا بیان:- ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہموزن بن جائے۔ اس کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کا نام ہے مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس آکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے۔ اس واسطے آکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے +

ابواب ملحق برباعی:- ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں۔ ۷ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۷ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں:-

ملحق بہ دحرج

(۱) فَعْلَلَۃٌ جیسے جَلْبَبَۃٌ (چادر اوڑھانا) (۲) فَیْعَلَۃٌ جیسے خَیْعَلَۃٌ (بے آستین کرتہ پہنانا)
(۳) فَوْعَلَۃٌ جیسے جَوْرَبَۃٌ (جراب پہنانا) (۴) فَعْنَلَۃٌ جیسے قَلْنَسَۃٌ (ٹوپی پہنانا)-
(۵) فَعْیَلَۃٌ جیسے شَرْیَفَۃٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا)-
(۶) فَعْوَلَۃٌ جیسے سَرْوَلَۃٌ (ازار پہنانا) (۷) فَعْلَاۃٌ جیسے قَلْسَاۃٌ (ٹوپی پہنانا) +

ملحق بہ تدحرج

(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَیْعُلٌ جیسے تَخَیْعُلٌ (بے آستین کرتہ پہننا)
(۳) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) (۴) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا)-
(۵) تَفَعْیُلٌ جیسے تَشَرْیُفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کٹنا)-
(۶) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (ازار پہننا) (۷) تَفَعْلِی جیسے تَقَلْسِی (ٹوپی پہننا) +

ملحق بہ احرنجم

(۱) اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا)-
(۲) اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا) +

+ الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہموزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہموزن بنائیں۔ جیسے کَوْکَبٌ کہ ملحق ہے جَعْفَرٌ سے اور عَقَنْقَلٌ کہ ملحق ہے سَفَرْجَلٌ سے +

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے؟

(۲) باب کسے کہتے ہیں۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے؟

(۳) ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور اُن میں کیا فرق ہے؟

(۴) انتظام اور انقسام کس کس باب کے مصدر ہیں اور اُن میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کے ساتھ کونسا وزن خاص ہے؟

(۶) ملحق برباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے +

ب۔ (۱) تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب کے ہیں؟

(۲) اِجْتَنَبَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے +

ج۔ (۱) ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی جحد بلم اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان بانون ثقیلہ کرو۔

(۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بناؤ +

د۔ فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو:۔

(۱) لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھوؤ)۔

(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (جس وقت تم گھروں میں داخل ہوا یکدوسرے کو سلام کرو)۔

(۳) اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہے)۔

(۴) تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو) +

(۵) وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو برے لقبوں سے مت پکارو) +

(۶) اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو) +

(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے) +

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کر) +

(۹) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (دیکھو اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں) +

(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (تو اُن پر داروغہ نہیں) +

سبق نمبر ۲۸

ہفت اقسام کا بیان۔

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرفِ علت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا +۔

پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اُس کو مُعتَلّ اور جس میں ہمزہ ہو اُس کو مَہمُوز اور جس میں دو حرف ہمجنس ہوں اُس کو مُضاعَف کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اُس کو صحیح +

حروف علّت کا بیان حرف علّت تین ہیں (واؤ - الف - یٰ) اور حرکات ثلٰثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمہ کی درازی سے واؤ فتحہ کی درازی سے الف کسرہ کی درازی سے یٰ۔ اسی واسطے صرفی واؤ کو اُختِ ضمہ۔ الف کو اُختِ فتحہ۔ یٰ کو اُختِ کسرہ کہتے ہیں +

حروفِ علّت کی وجہ تسمیہ ان حرفوں کو حروفِ علّت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علّت کے معنی بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت وائی کا لفظ نکلتا ہے جو واؤ - الف - یٰ کا مجموعہ ہے +

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل ان کے موافق ہو تو مدّہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لین +

مدّہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مدّ کے معنی دراز کرنے کے ہیں۔ اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں +

لین اسواسطے کہتے ہیں کہ لین کے معنے نرمی اور ضعف کے ہیں یہ مثل ساکن کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ ضمہ) کی برداشت نہیں کرسکتے خصوصًا الف اسقدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت آہی نہیں سکتی۔ واؤ - یٰ صرف فتحہ کے متحمل ہوسکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے +

(۱) **صحیح** وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ و حرفِ علت اور دو حرف ہمجنس نہ ہوں۔ جیسے ضَرَبَ و بَعْثَرَ۔ رَجُلٌ و جَعْفَرٌ +

(۲) **مَهْمُوز** وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ فَ کلمے کی جگہہ ہمزہ ہو تو مہموز الفاء کہلائیگا۔ جیسے اَمَرَ۔ اِبِلٌ۔ عَ کلمے کی جگہہ ہو تو مہموز العین جیسے سَأَلَ۔ رَأْسٌ + لَ کلمے کی جگہہ ہو تو مہموز اللام۔ جیسے قَرَأَ۔ جُزْءٌ +

(۳) **مُعْتَل** وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں حرفِ علت ہو اُس کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ مُعتل الفاء جس کا فَ کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے وَعَدَ۔ وَدٌّ اس کو مثال کہتے ہیں۔

۲۔ مُعتل العین جس کا عَ کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے قَالَ۔ بَيْعٌ اس کو اجوف کہتے ہیں۔

۳۔ مُعتل اللام جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَمْيٌ وظَبْيٌ اس کو ناقص کہتے ہیں۔

اگر کلمے کے دو حرفِ علت ہوں تو اُس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں اور اُس کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ لفیف مفروق جس میں دو حرف علت منفصل ہوں۔ جیسے وَلِيَ۔ وَحْيٌ +

۲۔ لفیف مقرون جس میں دو حرف علت متصل ہوں۔ جیسے طَوٰی۔ يَوْمٌ +

(۴) **مضاعف** وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائیگا۔ جیسے مَدَّ و سَبَبٌ۔ اگر فَ و لامِ اول اور عین و لامِ ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی۔ جیسے زَلْزَلَةٌ +

اس تفصیل کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں۔ مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے۔ جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں +

شعر

صحیح[۱] است و مثال[۲] است و مضاعف[۳]
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

سبق نمبر ۲۹

تصرفاتِ لفظ کا بیان

حروفِ علّت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے۔ اُس کے دور کرنے کے واسطے آٹھ قاعدے مقرر ہیں:-

(۱) **اسکان** حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو۔ جیسے یَقُوْلُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ خواہ باسقاط۔ جیسے یَدْعُو کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا +

(۲) **تحریک** دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا۔ جیسے قُلِ الْحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا +

(۳) **حذف**٭ حرف یا حرکت کا گرا دینا۔ جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یُوْعِدُ تھا٭

(۴) **زیادت**٭٭ دو ہمزوں کے درمیان الف٭٭٭ کا بڑھانا۔ جیسے آ اَنْتَ کہ اصل میں آاَنْتَ تھا +

(۵) **ابدال** ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا۔ جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا یا تُلَقِّیْ کہ اصل میں تُلَقُّوْ تھا۔ پہلے میں واؤ کو الف سے اور دوسرے میں ضمّہ کو کسرہ سے بدلا۔ (واؤ بعد کسرہ کے یٓ ہو گئی) +

٭ حروفِ حذف گیارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ ھُوَ خَفِیٌّ بِخَائِنَۃٍ +

٭٭ حروفِ زیادت یا زائد دس ہیں جن کا مجموعہ سَاَلْتُمُوْنِیْھَا یا ھَوِیْتُ السِّمَانَ ہے +

٭٭٭ الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن بے ضغطہ زبان کے ہوتا ہے۔ جیسے مَادٌّ اور ہمزہ وہ جو متحرک ہو یا ساکن دقّت سے پڑھا جائے۔ جیسے اَمْرٌ و رَاْسٌ حروفِ علّت کی نسبت ہمزہ میں ثقالت زیادہ ہے۔ باوجود اس ثقالت کے حرکاتِ قویّہ کا متحمل ہو سکتا ہے +

٭ حروفِ ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اَنْجَدْتُ صَوْمَ وَطِیْھَا +

(۶) **اِدغام** دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا۔ جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا +

(۷) **قلب** ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا۔ جیسے اَیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا +

(۸) **بَیْن بَیْن یا (تسہیل)** ہمزہ کو درمیان مخرج ہمزہ اور اُس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے ہو۔ **قسم اوّل** کو بَیْن بَیْن قریب کہتے ہیں اور **قسم ثانی** کو بَیْن بَیْن بعید۔ جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں تو بَیْن بَیْن قریب ہوگا۔ اور اگر درمیان ہمزہ اور یے کے پڑھیں تو بَیْن بَیْن بعید +

فائدہ۔ ہفت اقسام میں جو تصرّف معتل میں ہوتا ہے۔ اُس کو **اعلال** اور **تعلیل** کہتے ہیں۔ اور جو مہموز میں ہو۔ اُس کو **تخفیف** اور جو مضاعف میں ہو اُس کو **اِدغام** +

اکثر ایک قسم میں تصرّف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں۔ چنانچہ مہموز میں ابدال۔ حذف۔ زیادت۔ تسہیل۔ چار قاعدے + اعلال میں۔ ابدال حذف۔ اسکان۔ تین قاعدے + اور تین ہی ادغام میں۔ اسکان۔ ابدال۔ تحریک + ان میں سے کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا +

+ حروف ادغام تیرہ ہیں۔ ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ن +

⊙ مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حرفوں کے کئی لقب ہیں۔

(۱) حروف حلقیّہ۔ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ء۔ ہ +

(۲) حروف شفویّہ۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ واو۔ میم +

(۳) حروف لہویّہ۔ جن کا مخرج تالو ہے یعنی ج۔ ق۔ ک۔ ی +

(۴) حروف سنیّہ۔ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن +

(۵) حروف اسلیّہ۔ جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض +

سبق نمبر ۳

مثال کا بیان۔

مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں:۔

(۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا +

فائدہ۔ یَھَبُ اور یَضَعُ سے واؤ اس واسطے گرا کہ عین کلمہ ان کا بھی دراصل مکسور تھا مگر عین اور لام کلمہ کے حروف حلقی ہونے کے باعث ان کو باب فَتَحَ یَفْتَحُ میں لائے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا +

(۲) جو مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اُس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو۔ اُس واؤ کو مصدر سے حذف کرتے ہیں اور اُس کے عوض آخر میں ۃ بڑھاتے ہیں جیسے عِدَۃٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا +

(۳) جو واؤ کہ ساکن غیر مُدغم ہو اور اُس کا ماقبل مکسور وہ یؔ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے مِیْزَانٌ (صیغہ اسم آلہ) اِیْجَلْ (صیغہ امر) کہ اصل میں مِوْزَانٌ و اِوْجَلْ تھا +

(۴) جو یؔ ساکن غیر مُدغم اور اُس کا ماقبل مضموم ہو۔ وہ وؔ سے بدل جاتی ہے جیسے مُوْقِنٌ (صیغہ اسم فاعل)، یُوْسِرُ (صیغہ مضارع) کہ اصل میں مُیْقِنٌ و یُیْسِرُ تھا +

تنبیہ جو صفت مشبّہہ فُعْلٰی کے وزن پر یا اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ یؔ ہو تو ضمہ ماقبل یؔ کو کسرہ سے بدلیں گے جیسے حُیْکٰی سے حِیْکٰی۔ بُیْضٌ (جمع اَبْیَضُ و بَیْضَاءُ) سے بِیْضٌ +

(۵) جو وؔ یا یؔ کہ باب افتعال کے فؔ کلمہ میں واقع ہو اور ہمزہ کے عوض میں نہ ہو تو اُس کو تؔ سے وجوباً بدلتے ہیں اور تؔ کو تؔ میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّقَدَ و اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ و اِیْتَسَرَ تھا +

---

* اگر معتل کے فؔ یا عؔ یا لام کلمہ میں واؤ واقع ہو تو اُس کو معتل واوی کہیں گے۔ اگر یؔ واقع ہو تو اُس کو معتل یائی۔ جیسے وَعْدٌ مثال واوی اور یُسْرٌ مثال یائی +

مجرد کے ابواب مثالِ واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثالِ یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو بہ پابندی قواعد صفحہ ۴۰ کے گردان کر جاؤ:۔

مثالِ واوی۔					مثالِ یائی۔			
باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا)۔	باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْوَهْبُ (بخشنا)۔	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوَجَلُ (ڈرنا)۔	باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے اَلْوَسْمُ (خوبصورت ہونا)	باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے اَلْوَرَمُ (سوجنا)	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْیُسْرُ (آسان ہونا)۔	باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْیَنْعُ (میوے کا پکنا)۔	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْیُتْمُ (یتیم ہونا)۔	باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے اَلْیَقْظُ (جاگنا)۔
وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	یَسَرَ	یَنَعَ	یَتِمَ	یَقُظَ
یَعِدُ	یَهَبُ	یَوْجَلُ	یَوْسُمُ	یَرِمُ	یَیْسِرُ	یَیْنَعُ	یَیْتَمُ	یَیْقُظُ
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	وَسَامَةً	وَرَمًا	یُسْرًا	یَنْعًا	یُتْمًا	یَقَظًا
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِیْمٌ	وَارِمٌ	یَاسِرٌ	یَانِعٌ	یَتِیْمٌ	یَقِظٌ
وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	...	...	...	...	...	...
یُوْعَدُ	یُوْهَبُ	یُوْجَلُ	...	...	...	...	...	...
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	...	...	...	...	...	...
مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	...	...	...	...	...	...
عِدْ	هَبْ	اِیْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِیْسِرْ	اِیْنَعْ	اِیْتَمْ	اُوْقُظْ
لَاتَعِدْ	لَاتَهَبْ	لَاتَوْجَلْ	لَاتَوْسُمْ	لَاتَرِمْ	لَاتَیْسِرْ	لَاتَیْنَعْ	لَاتَیْتَمْ	لَاتَیْقُظْ
مَوْعِدٌ	مَوْهِبٌ	مَوْجِلٌ	مَوْسِمٌ	مَوْرِمٌ	مَیْسِرٌ	مَیْنِعٌ	مَیْتِمٌ	مَیْقِظٌ
مِیْعَدٌ	مِیْهَبٌ	مِیْجَلٌ	مِیْسَمٌ	مِیْرَمٌ	مِیْسَرٌ	مِیْنَعٌ	مِیْتَمٌ	مِیْقَظٌ
اَوْعَدُ	اَوْهَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَیْسَرُ	اَیْنَعُ	اَیْتَمُ	اَیْقَظُ

✤ صفحہ ۳۱ میں اسم ظرف کی حرکت عین کی نسبت جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے مَفْعِلٌ (بکسر عین) اور ناقص و مضاعف سے مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر ہمیشہ آتا ہے۔ خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر مَوْجَبٌ اور دیگر چند الفاظ خلاف قاعدہ آئے ہیں ✤

سبق نمبر ۳۱

مزید فیہ کے ابواب۔ باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فا کلمہ اگر واو ہو۔ تو یٰ ہوجاتا ہے (ق ۳) جیسے اَوْقَدَ ۔ اِیْقَادًا و اِسْتَوْقَدَ ۔ اِسْتِیْقَادًا +

قاعدہ نمبر (۳ و ۵) کو مدِّ نظر رکھکر ابواب ذیل کی گردان کرو :-

باب افعال اَوْقَدَ ۔ یُوْقِدُ ۔ اِیْقَادًا ۔ مُوْقِدٌ ۔ اَوْقِدْ ۔ لَا تُوْقِدْ +

باب استفعال اِسْتَوْقَدَ ۔ یَسْتَوْقِدُ ۔ اِسْتِیْقَادًا ۔ مُسْتَوْقِدٌ ۔ اِسْتَوْقِدْ ۔ لَا تَسْتَوْقِدْ +

باب افتعال ۔ اِتَّقَدَ ۔ یَتَّقِدُ ۔ اِتِّقَادًا ۔ مُتَّقِدٌ ۔ اِتَّقِدْ ۔ لَا تَتَّقِدْ +

مثال یائی میں کہا جائے گا ۔ اَیْسَرَ ۔ یُوْسِرُ ۔ اِیْسَارًا + اِسْتَیْقَظَ ۔ یَسْتَیْقِظُ ۔ اِسْتِیْقَاظًا +

تکمیل قواعد مندرجۂ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں :-

(۶) جو واو فَ کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو۔ اُس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْہٌ ۔ اَدْؤُرٌ کہ اصل میں وُجُوْہٌ ۔ اَدْوُرٌ تھا +

بعض صرفی واو مکسور کو بھی جو فَ کلمہ میں واقع ہو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں ۔ جیسے اِشَاحٌ ۔ اِسَادَۃٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ ۔ وِسَادَۃٌ تھا ۔ اور واو مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے ۔ جیسے اَحَدٌ ۔ اَنَاۃٌ کہ اصل میں وَحَدٌ ۔ وَنَاۃٌ تھا +

(۷) اگر دو واو اوّل کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا واو وجوبًا ہمزہ ہوجاتا ہے ۔ جیسے اَوَاصِلُ ۔ اُوَیْصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ ۔ وُوَیْصِلٌ تھا ۔ پہلا جمع وَاصِلَۃٌ اور دوسرا تصغیر وَاصِلٌ کی ہے +

اگر دوسرا واو ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے ۔ جیسے اُوْدِیَ کہ اصل میں وُوْدِیَ اور اُوْلٰی کہ اصل میں وُوْلٰی تھا ۔ اَوَّلُ کی موافقت کے لحاظ سے واو وجوبًا ہمزہ ہوا +

سوالات

الف (۱) یَھَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح حذف ہوا؟
(۲) مِیْزَانٌ کیا کلمہ ہے ی اس میں کہاں سے آئی ہے؟
(۳) عِدَۃٌ کیا کلمہ ہے اور اس کی ۃ کیسی ہے؟
(۴) یُوْعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے و کیوں نہیں گرا؟
(۵) ی ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے؟
(۶) جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے +

ب (۱) اُوْلٰی اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی؟
(۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی +

ج (۱) وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا؟
(۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی جحد بلکم اور وَجَبَ سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئے گی +

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسمار کہ معتل الفا ہوں۔ اُن کو بیان کرو:۔

۱۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا) +
۲۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (خدا بے نیاز ہے کوئی اُس سے نہ پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے)
۳۔ فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ (پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو) +
۴۔ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ (زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جسے چاہتا ہے اُسکا وارث بنا دیتا ہے)
۵۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (اور جو خدا پر بھروسا رکھتا ہے خدا اُس کے لیے کافی ہے) +
۶۔ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا) +
۷۔ مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا (اُن کی کہاوت آگ جلانے والے کی سی کہاوت ہے) +

سبق نمبر ۳۲ و ۳۳

اجوف کا بیان

اجوف واوی ان ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے۔ جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ بات کرنا) +

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ ڈرنا) +

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ بیچنا) +

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ پانا) +

اِن میں سے سَمِعَ یَسْمَعُ کثیر الوقوع ہے اور اس سے کم ضَرَبَ یَضْرِبُ اور سب سے کم نَصَرَ یَنْصُرُ +

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے اور اُس کے لیے چند قاعدے ہیں۔ اُن سب کا ایک جا درج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں پہلے تعلیل لکھی گئی ہے۔ پھر جس قاعدے سے تعلیل ہوئی۔ وہ قاعدہ اُسی مقام پر علیحدہ درج کیا گیا ہے۔ جیسا کہ بیانات آیندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا +

ف قلیل طور پر اجوف واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ کَرُمَ یَکْرُمُ سے اور اجوف یائی نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

طَاحَ یَطِیْحُ اجوف واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّوْحُ ہلاک کرنا) +

طَالَ یَطُوْلُ اجوف واوی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلطُّوْلُ دراز ہونا) +

بَادَ یَبُوْدُ اجوف یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْبُیُوْدُ ہلاک ہونا) +

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قَالَ۔ بَاعَ۔ خَافَ اس میں قَوَلَ۔ بَیَعَ۔	قاعدہ ۸- جو واو اور یٰ متحرک اور ماقبل اس کا مفتوح ہو وہ (واو۔ یٰ) الف سے بدل جائے گی +
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	خَوِفَ تھا۔ واو۔ یٰ متحرک ماقبل اس کا مفتوح	قاعدہ ۹- جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ (وٓ-یٰ) بسبب اجتماع ساکنین کے گر جائے۔ اور وہ کلمہ یائی یا مکسور العین ہو تو فٓ کلمہ کو کسرہ دیا جائیگا اور اگر یائی یا ماضی مکسور العین نہ ہو تو ضمہ +
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا	(واو۔ یٰ) کو الف سے بدلا (قاعدہ ۸)۔ یہی	
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	تعلیل قَالَا۔ قَالُوْا۔ قَالَتْ۔ قَالَتَا اور	
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	اس کی امثال میں جاری ہوگی +	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قُلْنَ بِعْنَ۔ خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ	
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	بَیَعْنَ۔ خَوِفْنَ تھا (واو۔ یٰ) متحرک ماقبل	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	مفتوح (واو۔ یٰ) کو الف سے بدلا (قاعدہ ۸)	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	دو ساکن جمع ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	بعد ازاں فٓ کلمہ کے فتحہ کو قُلْنَ میں ضمہ سے بدلا	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	(کہ عین کلمہ واو اور ماضی غیر مکسور العین ہے) اور بِعْنَ۔	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	خِفْنَ میں کسرہ سے کہ پہلے میں عین کلمہ یٰ اور	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	دوسرے میں ماضی مکسور العین ہے۔ (قاعدہ ۹)	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	یہی تعلیل اخیر تک جاری رہیگی +	

+ اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) وٓ-یٰ- فٓ کلمے میں نہ ہو۔ جیسے تَوَسَّطَ و تَیَقَّظَ +

(۲) عین کلمہ ناقص یا بصورت عین ناقص کے نہ ہو۔ جیسے طَوٰی و اِدْعَوٰی +

(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو۔ جیسے دَعَوَا و رَمَیَا +

(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو۔ جیسے طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ +

(۵) یائے مشدد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو۔ جیسے عَلَوِیٌّ و اِخْشَیَنَّ +

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمے کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے۔ جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ و اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ کہ ان دونوں میں واو کا ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے +

(۷) فَعَلَانٌ فَعَلٰی و فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے دَوَرَانٌ۔ حَیَدٰی و حَوَکَۃٌ +

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قِیْلَ	بِیْعَ	خِیْفَ	قِیْلَ - بِیْعَ - خِیْفَ اصل میں قُوِلَ -	(قاعدہ ۱۰) جو (وَ - یَ) کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو - اُس کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دینگے - اگر وَ ہے تو یَ سے بدل جائیگی اور یَ ہے تو قائم رہیگی +
قِیْلَا	بِیْعَا	خِیْفَا	بُیِعَ - خُوِفَ تھا - کسرہ وَ - یَ پر دشوار تھا -	
قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	خِیْفُوْا	ماقبل کی حرکت دور کرکے ماقبل کو دیا - قِوْلَ	
قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	خِیْفَتْ	بِیْعَ - خِوْفَ ہُوا - (قاعدہ ۱۰) +	
قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	خِیْفَتَا	پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں وَ ساکن ماقبل مکسور	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	وَ کو یَ سے بدلا - اور بِیْعَ اپنی حالت پر رہا -	
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	(قاعدہ ۱۰) +	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	قُلْنَ - بِعْنَ - خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	بُیِعْنَ - خُوِفْنَ تھا - کسرہ وَ - یَ پر دشوار	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	تھا - نقل کرکے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰) +	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	وَ - یَ اجتماع ساکنین سے گر گئے -	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	اب قُلْنَ کا کسرہ ضمہ سے بدلا -	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	اور بِعْنَ - خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا -	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	(قاعدہ ۹) +	

سبق نمبر ۳۴

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَخَافُ	یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ۔ یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ	(قاعدہ ۱۱) جو (و۔ی) متحرک مابعد حرف ساکن کے واقع ہو اُس کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیجاویگی۔ اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو (و۔ی) کو الف سے بدلینگے۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ و سے اور کسرہ ی سے نقل کیا گیا ہو تو دونوں حالت پر رہینگے اور ضمہ ی سے اور کسرہ واو سے نقل کیا گیا ہو تو موافق اُس حرکت کے بدل جائیں گے +
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ	یَبْیِعُ۔ یَخْوَفُ تھا (و۔ی) متحرک ماقبل	
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ	اُس کا حرف صحیح ساکن حرکت (و۔ی) کی ماقبل	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	کو دی یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ ہوا (قاعدہ ۱۱) +	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	اور یَخْوَفُ میں یہ کہا جائیگا کہ و اصل میں متحرک	
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَخَفْنَ	تھا۔ اب ماقبل اُسکا مفتوح ہوا (و۔ الف) سے	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	بدلکر یَخَافُ بنا۔ (قاعدہ ۱۱) یَقُلْنَ۔ یَبِعْنَ	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ۔ یَبْیِعْنَ۔ یَخْوَفْنَ	
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	تھا۔ حرکت (و۔ی) کی ماقبل کو دی	
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ	(قاعدہ ۱۱) واو۔ی اجتماع ساکنین سے	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	گر گئے یَقُلْنَ۔ یَبِعْنَ ہوا۔ یَخْوَفْنَ	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	میں بعد نقل حرکت و کو الف سے بدلا۔	
اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	اَخَافُ	(قاعدہ ۸) الف بسبب اجتماع ساکنین	
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ	کے حذف ہوا +	

+ اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے:۔

(۱) و۔ی فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں +

(۲) ان کے ماقبل حرف لین زائد نہ ہو۔ جیسے بُوْیِعَ۔ سَیِّدٌ +

(۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو۔ جیسے اِجْوَنْذَرَ ملحق ہے اِحْرَنْجَمَ +

(۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو۔ جیسے یَقْوٰی۔ یَحْیٰی +

(۵) وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو۔ جیسے اِسْوَادَّ و اِعْوَرَّ +

(۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب یا بروزن مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے مَا اَقْوَلَهٗ و اَقْوِلْ بِهٖ۔ مِقْوَلٌ و مِقْوَالٌ +

سبق نمبر ۳۵

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ۔ یُبَاعُ۔ یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ۔
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	یُبْیَعُ۔ یُخْوَفُ تھا۔ وَ۔ یَ متحرک۔ ما قبل
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	اُس کا حرف صحیح ساکن۔ حرکت وَ۔ یَ کی ماقبل
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	کو دی (قاعدہ ۱۱) ٭
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	پھر یہ کیا کہ وَ۔ یَ اصل میں متحرک تھے۔ اب
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	ماقبل اُن کا مفتوح ہوا۔ وَ۔ یَ کو الف سے
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	بدلا (قاعدہ ۱۱) ٭
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	یُقَلْنَ۔ یُبَعْنَ۔ یُخَفْنَ۔ اصل میں
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	یُقْوَلْنَ۔ یُبْیَعْنَ۔ یُخْوَفْنَ۔ تھا۔
تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	تعلیل مثل یَخَفْنَ معروف کے ہے ٭
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
اُقَالُ	اُبَاعُ	اُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

سبق نمبر ۳۶

بحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف		
لَنْ یَّقُوْلَ	لَنْ یَّبِیْعَ	لَنْ یَّخَافَ	لَمْ یَقُلْ	لَمْ یَبِعْ	لَمْ یَخَفْ
لَنْ یَّقُوْلَا	لَنْ یَّبِیْعَا	لَنْ یَّخَافَا	لَمْ یَقُوْلَا	لَمْ یَبِیْعَا	لَمْ یَخَافَا
لَنْ یَّقُوْلُوْا	لَنْ یَّبِیْعُوْا	لَنْ یَّخَافُوْا	لَمْ یَقُوْلُوْا	لَمْ یَبِیْعُوْا	لَمْ یَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِیْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ یَّقُلْنَ	لَنْ یَّبِعْنَ	لَنْ یَّخَفْنَ	لَمْ یَقُلْنَ	لَمْ یَبِعْنَ	لَمْ یَخَفْنَ
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِیْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَبِیْعُوْا	لَنْ تَخَافُوْا	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَبِیْعُوْا	لَمْ تَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلِیْ	لَنْ تَبِیْعِیْ	لَنْ تَخَافِیْ	لَمْ تَقُوْلِیْ	لَمْ تَبِیْعِیْ	لَمْ تَخَافِیْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَنْ اَقُوْلَ	لَنْ اَبِیْعَ	لَنْ اَخَافَ	لَمْ اَقُلْ	لَمْ اَبِعْ	لَمْ اَخَفْ
لَنْ نَّقُوْلَ	لَنْ نَّبِیْعَ	لَنْ نَّخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

قاعدہ ۱۲- جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو تو حرف علت اپنی جگہ آجائیگا۔ جیسے لَمْ یَقُلْ میں لام کلمے کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا۔ تو لَمْ یَقُوْلَا بن گیا۔

سبق نمبر ۳۷

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
قُلْ ۱	بِعْ ۱	خَفْ ۱	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
قُوْلَا ۲	بِيْعَا ۲	خَافَا ۲	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَبِيْعُوْا	لَا تَخَافُوْا
قُوْلِیْ	بِيْعِیْ	خَافِیْ	لَا تَقُوْلِیْ	لَا تَبِيْعِیْ	لَا تَخَافِیْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَفْنَ

بحث امر غائب و متکلّم معروف			بحث نہی غائب و متکلّم معروف		
لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِعْ	لَا يَخَفْ
لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	لَا يَقُوْلَا	لَا يَبِيْعَا	لَا يَخَافَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	لَا يَقُوْلُوْا	لَا يَبِيْعُوْا	لَا يَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَبِعْنَ	لَا يَخَفْنَ
لِاَقُلْ	لِاَبِعْ	لِاَخَفْ	لَا اَقُلْ	لَا اَبِعْ	لَا اَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

۱ اصل میں اُقْوُلْ - اِبْيِعْ - اِخْوَفْ - تھا - بموجب (قاعدہ ۱۱) وَ - یَ کی حرکت ماقبل کو دیکر وَ - یَ [illegible] سے گرا دیا بہ سبب متحرک ہو جانے فَ کلمہ کے ہمزۂ وصل کی حاجت نہ رہی ؂

۲ اُقْوُلَا - اِبْيِعَا - اِخْوَفَا تھا - بموجب (قاعدہ ۱۱) وَ - یَ کی حرکت ماقبل کو دی [illegible] [illegible]رت نہ رہی - حرف علّت بہ سبب نہ ہونے - اجتماع ساکنین کے قائم رہا ؂

سبق نمبر ۳۸

اسم فاعل کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ - بَائِعٌ - خَائِفٌ - اصل میں قَاوِلٌ - بَایِعٌ - خَاوِفٌ تھا - و-ی مکسور بعد الف زائد کے واقع ہو کر ہمزہ سے بدلا - اور قَائِلٌ - بَائِعٌ - خَائِفٌ - ہو گیا +	(قاعدہ ۱۳) جو و-ی مکسور بجائے عین کلمہ فاعل بعد الف زائد کے واقع ہو اور اُس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اُس کا فعل مستعمل نہ ہو وہ ہمزہ سے بدل جاتی ہے +
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ		
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ		
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ		
قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ		
قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ		

اسم مفعول کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل
مَقُوْلٌ	مَبِیْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ - مَبِیْعٌ - مَخُوْفٌ - اصل میں مَقْوُوْلٌ - مَبْیُوْعٌ - مَخْوُوْفٌ تھا - و-ی متحرک ماقبل اُس کا حرف صحیح ساکن و-ی کی حرکت ماقبل کو دی (ف ۱۱) مَقُوْوْلٌ - مَبُیْوْعٌ - مَخُوْوْفٌ ہوا - و-ی اجتماع ساکنین سے گر گئے مَقُوْلٌ - مَبُوْعٌ - مَخُوْفٌ ہوا - مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا (تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے) مَبِوْعٌ ہوا - اب واو ساکن ماقبل اُس کا مکسور و کو ی سے بدلا مَبِیْعٌ ہوا +
مَقُوْلَانِ	مَبِیْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
مَقُوْلُوْنَ	مَبِیْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مَقُوْلَةٌ	مَبِیْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	
مَقُوْلَتَانِ	مَبِیْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	
مَقُوْلَاتٌ	مَبِیْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیہ

اجوف یائی کے مفعول میں تصحیح زیادہ مستعمل ہے - جیسے مَدْیُوْنٌ (قرض دار) - مَعْیُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم - جیسے میں لام [illegible] (نگہداشت شدہ) +

اِفْعَالٌ		اِسْتِفْعَالٌ		اِفْتِعَالٌ		اِنْفِعَالٌ		تَفْعِيْلٌ		تَفَعُّلٌ		مُفَاعَلَةٌ		تَفَاعُلٌ	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلْاِقَامَةُ کھڑا کرنا	اَلْاِطَارَةُ اڑانا	اَلْاِسْتِعَانَةُ مدد مانگنا	اَلْاِسْتِمَالَةُ باتوں سے خوش کرنا	اَلْاِجْتِيَابُ جنگل کو طے کرنا	اَلْاِخْتِيَارُ چننا	اَلْاِنْقِيَادُ فرمانبردار ہونا	اَلْاِنْقِيَاضُ دیوار پھٹنا	اَلتَّجْوِيْزُ روا رکھنا	اَلتَّمْيِيْزُ جدا کرنا	اَلتَّقَوُّلُ افترا باندھنا	اَلتَّبَيُّنُ ظاہر ہونا، ظاہر کرنا	اَلْمُعَاوَنَةُ باہم مدد کرنا	اَلْمُعَايَنَةُ آنکھ سے دیکھنا	اَلتَّنَاوُلُ پکڑنا	اَلتَّدَايُنُ ادھار خرید و فروخت کرنا
اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ	جَوَّزَ	مَيَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَيَّنَ	عَاوَنَ	عَايَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَايَنَ
يُقِيْمُ	يُطِيْرُ	يَسْتَعِيْنُ	يَسْتَمِيْلُ	يَجْتَابُ	يَخْتَارُ	يَنْقَادُ	يَنْقَاضُ	يُجَوِّزُ	يُمَيِّزُ	يَتَقَوَّلُ	يَتَبَيَّنُ	يُعَاوِنُ	يُعَايِنُ	يَتَنَاوَلُ	يَتَدَايَنُ
اِقَامَةً	اِطَارَةً الخ	اِسْتِعَانَةً	اِسْتِمَالَةً الخ	اِجْتِيَابًا	اِخْتِيَارًا الخ	اِنْقِيَادًا	اِنْقِيَاضًا الخ	تَجْوِيْزًا الخ	تَمْيِيْزًا الخ	تَقَوُّلًا الخ	تَبَيُّنًا الخ	مُعَاوَنَةً الخ	مُعَايَنَةً الخ	تَنَاوُلًا الخ	تَدَايُنًا الخ

اِفْعَالٌ واوی	اِفْعَالٌ یائی	اِسْتِفْعَالٌ واوی	اِسْتِفْعَالٌ یائی	اِفْتِعَالٌ واوی	اِفْتِعَالٌ یائی	اِنْفِعَالٌ واوی	اِنْفِعَالٌ یائی
مُقِيْمٌ	واوی اصل میں اَقْوَمَ۔ يُقْوِمُ۔ اِقْوَامًا۔ مُقْوِمٌ۔ الخ اور یائی " اَطْيَرَ۔ يُطْيِرُ۔ اِطْيَارًا۔ مُطْيِرٌ۔ الخ	مُسْتَعِيْنٌ	واوی اصل میں اِسْتَعْوَنَ۔ يَسْتَعْوِنُ۔ اِسْتِعْوَانًا۔ مُسْتَعْوِنٌ۔ الخ اور یائی " اِسْتَمْيَلَ۔ يَسْتَمْيِلُ۔ اِسْتِمْيَالًا۔ مُسْتَمْيِلٌ۔ الخ	مُجْتَابٌ	واوی اصل میں اِجْتَوَبَ۔ يَجْتَوِبُ۔ اِجْتِوَابًا۔ مُجْتَوِبٌ الخ اور یائی " اِخْتَيَرَ۔ يَخْتَيِرُ۔ اِخْتِيَارًا۔ مُخْتَيِرٌ۔ الخ	مُنْقَادٌ	واوی اصل میں اِنْقَوَدَ۔ يَنْقَوِدُ۔ اِنْقِوَادًا۔ مُنْقَوِدٌ۔ الخ اور یائی " اِنْقَيَضَ۔ يَنْقَيِضُ۔ اِنْقِيَاضًا۔ مُنْقَيِضٌ۔ الخ
اُقِيْمَ		اُسْتُعِيْنَ		اُجْتِيْبَ		اُنْقِيْدَ	
يُقَامُ		يُسْتَعَانُ		يُجْتَابُ		يُنْقَادُ	
اِقَامَةً		اِسْتِعَانَةً		اِجْتِيَابًا		اِنْقِيَادًا	
مُقَامٌ		مُسْتَعَانٌ		مُجْتَابٌ		مُنْقَادٌ	
اَقِمْ		اِسْتَعِنْ		اِجْتَبْ		اِنْقَدْ	
لَا تُقِمْ		لَا تَسْتَعِنْ		لَا تَجْتَبْ		لَا تَنْقَدْ	

اِن چار بابوں میں تعلیل نہیں ہوتی۔ گردان بعینہٖ مثل صحیح کے سمجھو۔

تنبیہ (۱) باب افعال و استفعال کے ماضی معروف اور مضارع مجہول و اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ و یُبَاعُ کے ہے۔ ماضی مجہول و مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل یوں ہوتی کہ کسرۂ وٗ۔ یٗ پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا۔ لیکن پھر واوی میں وٗ بقاعدہ میزانٌ یٗ ہو گیا۔ مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو وٗ۔ یٗ ایسے مصدروں کے عین کلمے میں واقع ہو وہ برعایت موافقت فعل الف ہو جاتا ہے۔ پھر الف کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کر کے اُس کے عوض اخیر میں ت بڑھا دیتے ہیں +

تنبیہ (۲) باب افتعال و انفعال کے ماضی معروف اور مضارع معروف و مجہول و اسم فاعل و اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ و یُبَاعُ کے ہے اور ماضی مجہول کی مثل قِیْلَ و بِیْعَ کے مصدر واوی کی تعلیل یوں کہا جائیگا کہ وٗ مصدر کے عین کلمے میں واقع ہو کر برعایت موافقت فعل یٗ ہو گیا۔ اِن دونوں میں اسم فاعل و اسم مفعول اسم ظرف صورت میں ایک و اصل میں مختلف ہیں۔ اسم فاعل مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں +

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) تصرفاتِ لفظی میں سے کون کونسا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے؟

(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دیکر سمجھاؤ +

(۴) تَخَافُ میں کیا تعلیل ہوئی اور واؤ ساکن بعد فتحہ کے کس طرح الف ہو گیا؟

(۵) یَبِیْعَا (تثنیہ یَعُ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ہے؟

(۶) مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتاؤ کہ مَحْبُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جا سکتا ہے +

ب (۱) قُلْنَ۔ بِعْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے۔ ہر ایک کی اصل مع تعلیل بیان کرو +

(۲) خِفْنَ اور بِعْنَ میں کیا فرق ہے اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں +

ج (۱) قَامَ کو باب افعال میں لا کر نفی جحد بلم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے +

(۲) بَاعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانو اور بتاؤ کہ یٰ کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے +

د۔ فقرات مندرجۂ ذیل میں جو فعل و اسم اجوف ہیں ان کو بیان کرو:۔

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا) +

۲۔ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (ہم نے نچلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی) +

۳۔ شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ (ہر کام میں اُن سے مشورہ لے) +

۴۔ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو) +

۵۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو) +

۶۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں) +

۷۔ اِبْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ و زاری سے اُس کی آنکھیں سفید ہو گئیں) +

سبق نمبر ۴۰ و ۴۱

ناقص کا بیان۔

ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے:۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے۔ جیسے دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃُ بُلانا) +

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا) +

(۳) کَرُمَ یَکْرُمُ سے۔ جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرَّخْوَۃُ سُست ہونا) +

(۴) فَتَحَ یَفْتَحُ سے۔ جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ مٹانا) +

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے:۔

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیراندازی کرنا) +

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے۔ جیسے سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا) +

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَۃُ ڈرنا) +

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں، ہر صیغے کے محاذات میں لکھی گئی ہیں اور ان کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں جیسا کہ گردانوں سے ظاہر ہوگا +

+ قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَثَا یَجْثِیْ ناقص واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلْجُثُوُّ گھٹنوں پر بیٹھنا)۔

نَهُوَ یَنْهُوْ ناقص یائی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلنِّهَایَۃُ کمال عقل کو پہنچنا)۔

کَنٰی یَکْنُوْ ناقص یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْکِنَایَۃُ پوشیدہ بات کرنا) +

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیل
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے (و۔ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوگیا (قاعدہ ۸) +
دَعَوَا	رَمَیَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے +
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوْا۔ رَمَیُوْا تھے (و۔ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوا۔ اب الف اور واو دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ الف اجتماع ساکنین سے گر گیا +
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَیَتَا تھے (و۔ی) الف ہوا۔ چونکہ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے۔ اسلئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا +
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	بروزن نَصَرْنَ و ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں +
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	یہ سب صیغے اصل پر ہیں +
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	
دَعَوْتُ	رَمَیْتُ	
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	

فائدہ۔ جو الف اصل میں و ہو اُس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اُس کو بصورت ی لکھتے ہیں۔ جیسے دَعَا (دَعَوَ) اور رَمٰی (رَمَیَ) +

بحثِ ناقص

<table>
<tr><th>واوی</th><th>تعلیل</th><th>قاعدہ</th></tr>
<tr><td>رَضِیَ</td><td>اصل میں رَضِوَ تھا وٓ طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر یٓ ہو گیا (ق ۱۴) +</td><td rowspan="5">قاعدہ نمبر ۱۴ - جو وٓ کسرہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو وہ یٓ ہو جاتا ہے +
قاعدہ نمبر ۱۵ - جب لام کلمے میں حرف علت مضموم اور اُس کا ماقبل مکسور ہو اور اُس کے بعد وٓ ہو تو اُس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں - وٓ نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں +</td></tr>
<tr><td>رَضِیَا</td><td>اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے +</td></tr>
<tr><td>رَضُوْا</td><td>اصل میں رَضِوُوْا تھا وٓ یٓ سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا- ضمہ یٓ پر دشوار تھا ماقبل کو دیا یٓ بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی (ق ۱۵) +</td></tr>
<tr><td>رَضِیَتْ
رَضِیَتَا</td><td>اصل میں { رَضِوَتْ / رَضِوَتَا } ہے تعلیل مثل رَضِیَ کے +</td></tr>
<tr><td>رَضِیْنَ
رَضِیْتَ
رَضِیْتُمَا
رَضِیْتُمْ
رَضِیْتِ
رَضِیْتُمَا
رَضِیْتُنَّ
رَضِیْتُ
رَضِیْنَا</td><td>ان سب صیغوں میں [illegible] یا سے بدلا ہے +</td></tr>
</table>

سبق نمبر ۲۴۔ گردان ماضی مجہول۔

واوی	تعلیل	یائی	تعلیل	واوی	تعلیل
دُعِیَ	اصل میں دُعِوَ تھا و طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر ی ہو گیا (قاعدہ ۱۴)۔	رُمِیَ	اپنے اصل پر ہے۔	رُضِیَ	اصل میں رُضِوَ تھا تعلیل مثل رَضِیَ معروف (ق ۱۴)
دُعِیَا	اصل میں دُعِوَا تھا۔	رُمِیَا	اپنے اصل پر ہے۔	رُضِیَا	اصل میں رُضِوَا تھا۔
دُعُوْا	اصل میں دُعِوُوْا تھا۔	رُمُوْا	اصل میں رُمِیُوْا تھا۔ ضمہ و ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا و ی بسبب اجتماع ساکنین گر گئے (ق ۱۵)۔	رُضُوْا	اصل میں رُضِوُوْا تھا۔ تعلیل مثل رَضُوْا معروف (ق ۱۵)
دُعِیَتْ	ان سب صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے۔	رُمِیَتْ	یہ سب صیغے اپنے اصل پر ہیں۔	رُضِیَتْ	ان صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے۔
دُعِیَتَا		رُمِیَتَا		رُضِیَتَا	
دُعِیْنَ		رُمِیْنَ		رُضِیْنَ	
دُعِیْتَ		رُمِیْتَ		رُضِیْتَ	
دُعِیْتُمَا		رُمِیْتُمَا		رُضِیْتُمَا	
دُعِیْتُمْ		رُمِیْتُمْ		رُضِیْتُمْ	
دُعِیْتِ		رُمِیْتِ		رُضِیْتِ	
دُعِیْتُمَا		رُمِیْتُمَا		رُضِیْتُمَا	
دُعِیْتُنَّ		رُمِیْتُنَّ		رُضِیْتُنَّ	
دُعِیْتُ		رُمِیْتُ		رُضِیْتُ	
دُعِیْنَا		رُمِیْنَا		رُضِیْنَا	

سبق نمبر ۴۳
گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیل
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ و یَرْمِیُ تھے ضمہ و۔ ی پر دشوار تھا اسکو حذف کیا
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنے اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوُوْنَ و یَرْمِیُوْنَ تھے ضمہ و۔ ی پر دشوار تھا یَدْعُوُوْنَ میں و ساکن کیا (ف ۱۶)۔ یَرْمِیُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ف ۱۵) اجتماع ساکنین سے و۔ ی گر گئے۔
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنے اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنے اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل صیغہ ہائے واحد غائب۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب۔
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے۔ کسرہ و۔ ی پر دشوار تھا تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ف ۱۷) تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا (ف ۱۸) و۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ و تَضْرِبْنَ۔
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ۔
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ۔

قاعدہ

ف نمبر ۱۶- جو حروف علت لام کلمہ میں مضموم ہوں اور ماقبل بھی مضموم ہو تو اس کے ضمہ کو حذف کر کے ساکن کر دیتے ہیں۔ اور اجتماع ساکنین کا ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔

ف نمبر ۱۷- جو حروف علت لام کلمہ میں مکسور ہوں اور ماقبل ضمہ ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں بشرطیکہ ماقبل کی حرکت دور کر دی جائے اور بسبب اجتماع ساکنین کے گرا دیتے ہیں۔

ف نمبر ۱۸- جو حروف علت لام کلمہ میں مکسور ہوں اور ماقبل بھی مکسور ہو تو کسرہ کو حذف کر دیتے ہیں اگر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں۔

بحثِ ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
یَرْضٰی	اصل میں یَرْضُوُ تھا و تیسری جگہہ تھا- اب چوتھی جگہہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اُس کے مخالف تھی ی سے بدلا (ق ۱۹) اور ی بعد فتحہ کے الف ہو گیا +	ق نمبر ۱۹- جو و کلمے میں تیسری جگہہ ہو- جب بسبب زیادتی کے چوتھی جگہہ یا اُس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اُس کے مخالف ہو- وہ و- ی ہو جاتا ہے +
یُرْضَیَانِ	اصل میں یُرْضَوَانِ تھا و کو ی سے بدلا (ق ۱۹)-	
یُرْضَوْنَ	اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا و کو ی سے بدلا (ق ۱۹) یُرْضَیُوْنَ ہوا- ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی-	
تُرْضٰی	اصل میں تُرْضَوُ تھا- مثل یُرْضٰی-	
تُرْضَیَانِ	اصل میں تُرْضَوَانِ تھا- مثل یُرْضَیَانِ-	
یُرْضَیْنَ	اصل میں یُرْضَوْنَ تھا بروزن یَسْمَعْنَ کے واو بحکم قاعدہ ۹ ی سے بدل گیا-	
تُرْضٰی	مثل یُرْضٰی-	
تُرْضَیَانِ	مثل یُرْضَیَانِ-	
تُرْضَوْنَ	اصل میں تُرْضَوُوْنَ تھا- مثل یُرْضَوْنَ کے عمل کیا-	
تُرْضَیْنَ	اصل میں تُرْضَوِیْنَ تھا- و- ی سے بدلا تُرْضَیِیْنَ ہوا- ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی-	
تُرْضَیَانِ	مثل یُرْضَیَانِ-	
تُرْضَیْنَ	مثل یُرْضَیْنَ-	
اُرْضٰی	مثل یُرْضٰی کے-	
نُرْضٰی	مثل یُرْضٰی کے-	

سبق نمبر ۴۴

مضارع مجہول بحث ناقص

واوی	یائی	واوی
یُدْعٰی (اصل میں یُدْعَوُ تھا)۔	یُرْمٰی (اصل میں یُرْمَیُ تھا)۔	یُرْضٰی (اصل میں یُرْضَوُ تھا)۔
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ
یُدْعَوْنَ (اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا)۔	یُرْمَوْنَ (اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا)۔	یُرْضَوْنَ (اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا)
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یُرْضَیْنَ
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
اُدْعٰی۔	اُرْمٰی۔	اُرْضٰی۔
نُدْعٰی۔	نُرْمٰی۔	نُرْضٰی۔

سبق نمبر ۴۵

بحث نفی تاکید بلَن در فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلَم در فعل مستقبل معروف		
لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَنْ يَّرْضٰى	لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَرْضَ
لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَرْضَيْنَ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَرْضَيْ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَرْضَيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَرْضَيْنَ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَرْضٰى	لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَرْضَ
لَنْ نَّدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِيَ	لَنْ نَّرْضٰى	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

تنبیہ: مضارع مجہول پر لَنْ لگانے سے نفی تاکید بلَن مجہول کے صیغے بنتے ہیں۔ جیسے لَنْ يُّدْعٰى۔ لَنْ يُّرْمٰى۔ لَنْ يُّرْضٰى تا آخر +

اور لَمْ لگانے سے نفی جحد بلَمْ کے صیغے۔ جیسے لَمْ يُدْعَ۔ لَمْ يُرْمَ۔ لَمْ يُرْضَ تا آخر +

سبق نمبر ۴۶

بحث امر حاضر معروف / بحث نہی حاضر معروف

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَا تَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَرْضَوْا
اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	لَا تَدْعِیْ	لَا تَرْمِیْ	لَا تَرْضَیْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ	لَا تَرْضَيْنَ

بحث امر غائب و متکلّم معروف / بحث نہی غائب و متکلّم معروف

بحث امر غائب و متکلّم معروف			بحث نہی غائب و متکلّم معروف		
لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَا يَدْعُ	لَا يَرْمِ	لَا يَرْضَ
لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَا يَدْعُوَا	لَا يَرْمِيَا	لَا يَرْضَيَا
لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَا يَدْعُوْا	لَا يَرْمُوْا	لَا يَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ	لَا يَرْمِيْنَ	لَا يَرْضَيْنَ
لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَا اَدْعُ	لَا اَرْمِ	لَا اَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَا نَدْعُ	لَا نَرْمِ	لَا نَرْضَ

فائدہ (۱) مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلّم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔

فائدہ (۲) نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع بالام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی جیسے
اُدْعُوَنَّ ۔ اُدْعُوْنْ ۔ لِيَدْعُوَنَّ ۔ لِيَدْعُوْنْ ۔ لَا تَدْعُوَنَّ ۔ لَا تَدْعُوْنْ وغیرہ۔

اسم فاعل کی بحث

دَاعٍ	رَامٍ	رَاضٍ
دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	رَاضِیَانِ
دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	رَاضُوْنَ
دَاعِیَةٌ	رَامِیَةٌ	رَاضِیَةٌ
دَاعِیَتَانِ	رَامِیَتَانِ	رَاضِیَتَانِ
دَاعِیَاتٌ	رَامِیَاتٌ	رَاضِیَاتٌ

اصل میں دَاعِوٌ- رَامِیٌ- رَاضِوٌ- تھا- دَاعِوٌ- رَاضِوٌ میں وٗ بعد کسرہ کے طرف میں واقع ہوکر دَاعِیٌ- رَاضِیٌ ہوا (ق ۱۴) ضمّہ یٗ پر دشوار تھا تینوں جگہہ ساکن کیا اب یٗ اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے- یٗ اجتماع ساکنین سے گرگئی- دَاعٍ- رَامٍ- رَاضٍ رہا +

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ
مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ
مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ
مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ
مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ

اصل میں مَدْعُوْوٌ- مَرْمُوْیٌ- مَرْضُوْوٌ تھا- مَدْعُوْوٌ میں دو وٗ جمع ہوئے- ایک دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا- مَرْضُوْوٌ میں ماضی و مضارع و اسم فاعل کی موافقت سے وٗ کو یٗ کیا- اب مَرْمُوْیٌ و مَرْضُوْیٌ میں وٗ- یٗ ایک جگہہ جمع ہوئے اوّل ساکن تھا وٗ کو یٗ سے بدلا اور یٗ کو یٗ میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمّہ کو واسطے مناسبت یٗ کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمِیٌّ- مَرْضِیٌّ ہوا +

ق ۲۰- جب دو وٗ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اُسے دوسرے میں ادغام کردیتے ہیں +

ق ۲۱- جب وٗ- یٗ ایک کلمہ میں جمع ہوں اوّل اُن میں سے ساکن ہو تو وٗ کو یٗ سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمّہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں +

سبق نمبر ۴۷
لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو سے تفصیل اُن کی یہ ہے:-

لفیف مفروق			لفیف مقرون	
باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوِقَایَۃُ (نگاہ رکھنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوَجِیُ (سُم کا گھسنا)	باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے اَلْوَلْیُ (نزدیک ہونا)	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلطَّیُّ (لپیٹنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْقُوَّۃُ (مضبوط ہونا)
وَقٰی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ
یَقِیْ	یَوْجٰی	یَلِیْ	یَطْوِیْ	یَقْوٰی
وِقَایَۃً	وَجْیًا	وَلْیًا	طَیًّا	قُوَّۃً
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ - وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوِیٌّ
وُقِیَ	—	وُلِیَ	طُوِیَ	—
یُوْقٰی	—	یُوْلٰی	یُطْوٰی	—
وِقَایَۃً	—	وَلْیًا	طَیًّا	—
مَوْقِیٌّ	—	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	—
قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ
مَوْقًی	مَوْجًی	مَوْلًی	مَطْوًی	مَقْوًی

گردانِ ماضی - وَقٰی - وَقَیَا - وَقَوْا - وَقَتْ - وَقَتَا - وَقَیْنَ - الخ

گردانِ مضارع - یَقِیْ - یَقِیَانِ - یَقُوْنَ - تَقِیْ - تَقِیَانِ - یَقِیْنَ - الخ

گردانِ امر - قِ - قِیَا - قُوْا - قِیْ - قِیَا - قِیْنَ - الخ

قاعدہ

تنبیہ:
لفیف مفروق میں ف کلمے کی تعلیل مثل وَعَدَ یَعِدُ کے لام کلمے کی مثل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے +
لفیف مقرون کے عین کلمے میں تعلیل بالکل نہیں اسلیے اسکی تعلیل اور گردان بعینہٖ مثل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے +

منفرق تعلیلیں (ق ۲۲) فَعْلٰی اسمی کے لام کلمے کی جگہہ ی ہو تو وٗ ہو جاتی ہے جیسے فَتْوٰی و تَقْوٰی کہ اصل میں فَتْیَا اور تَقْیَا تھا۔ مگر فَعْلٰی وصفی میں ی قائم رہتی ہے۔ جیسے صَدْیَا مؤنث صَدْیَانِ +

(ق ۲۳) فُعْلٰی اسمی کے لام کلمے کی جگہہ وٗ ہو تو ی ہو جاتی ہے۔ جیسے دُنْیَا و عُلْیَا کہ اصل میں دُنْوَا و عُلْوَا تھا۔ مگر فُعْلٰی وصفی میں وٗ قائم رہتی ہے جیسے غُزْوٰی مؤنث اَغْزٰی +

(ق ۲۴) جو وٗ۔ ی اسم کے آخر میں بعد الف زائد کے ہو ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اُس کے آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو۔ جیسے دُعَاءٌ و بِنَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ و بِنَایٌ تھا برخلاف عَدَاوَۃٌ و ہِدَایَۃٌ کے +

(ق ۲۵) جو وٗ۔ ی اسم کے آخر میں بعد ضمّہ اصلی کے ہو اور ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو ضمّہ ماقبل کسرہ سے بدل ہوتا ہے۔ اور وٗ برعایت کسرہ ماقبل ی ہو جاتی ہے جیسے اَدْلٍ و تَقَلْسٍ کہ اصل میں اَدْلُوٌ و تَقَلْسُیٌ تھے +

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں ۱۔ اِعْلَاءٌ و اِغْنَاءٌ کہ اصل میں اِعْلَاوٌ و اِغْنَایٌ تھا۔ وٗ۔ ی طرف کلمہ میں بعد الف زائد کے واقع ہو کر ہمزہ ہو گیا +

۲۔ تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیْوٌ و تَقْوِیْوٌ تھے۔ بحکم قاعدہ مَرْمِیٌّ کے اُسے تَسْمِیٌّ و تَقْوِیٌّ ہونا چاہیے تھا۔ مگر ایک ی کو تخفیفاً حذف کیا۔ اور دوسری کو فتحہ دیکر تٗ بعوض یائے محذوفہ آخر میں بڑھا دی۔ تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ ہوا +

۳۔ مُعَادَاۃٌ و مُلَاقَاۃٌ اصل میں مُعَادَوَۃٌ و مُلَاقَیَۃٌ تھے۔ وٗ۔ ی بقاعدہ قَالَ الف سے بدل ہوا +

۴۔ تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا اصل میں تَعَدُّوًا و تَمَنُّیًا تھے وٗ۔ ی متحرک ضمّہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے ضمّہ کو کسرہ سے اور وٗ کو بسبب کسرہ ماقبل ی سے بدلا تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا ہوا +

۵۔ تَلَاقِیًا و تَوَالِیًا اصل میں تَلَاقُیًا و تَوَالُیًا تھے۔ ان کی تعلیل بعینہ مثل تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا کے ہے +

سبق نمبر ۴۸ - ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث ناقص و لفیف)

اِفعال		تَفعِیل		مُفاعَلہ		تَفَعُّل		تَفاعُل		اِفتِعال		اِنفِعال		اِستِفعال	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)	اَلْاِغْنَاءُ (بے پروا کرنا)	اَلتَّسْمِیَۃُ (نام رکھنا)	اَلتَّقْوِیَۃُ (قوت دینا)	اَلْمُعَادَاۃُ (باہم دشمنی کرنا)	اَلْمُلَاقَاۃُ (باہم ملنا)	اَلتَّعَدِّیْ (حد سے بڑھنا)	اَلتَّمَنِّیْ (آرزو کرنا)	اَلتَّلَافِیْ (تدارک کرنا)	اَلتَّوَالِیْ (پے درپے کام کرنا)	اَلْاِجْتِبَاءُ (چن لینا)	اَلْاِلْتِقَاءُ (ملنا)	اَلْاِنْمِحَاءُ (محو ہوجانا)	اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)	اَلْاِسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)	اَلْاِسْتِغْنَاءُ (بے پروا ہونا)
اَعْلٰی	اَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجْتَبٰی	اِلْتَقٰی	اِنْمَحٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَعْلٰی	اِسْتَغْنٰی
یُعْلِیْ	یُغْنِیْ	یُسَمِّیْ	یُقَوِّیْ	یُعَادِیْ	یُلَاقِیْ	یَتَعَدّٰی	یَتَمَنّٰی	یَتَلَافٰی	یَتَوَالٰی	یَجْتَبِیْ	یَلْتَقِیْ	یَنْمَحِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَعْلِیْ	یَسْتَغْنِیْ
اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِیَۃً	تَقْوِیَۃً	مُعَادَاۃً	مُلَاقَاۃً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
مُعْلٍ	الخ	مُسَمٍّ	الخ	مُعَادٍ	الخ	مُتَعَدٍّ	الخ	مُتَلَافٍ	الخ	مُجْتَبٍ	الخ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
اُعْلِیَ		سُمِّیَ		عُوْدِیَ		تُعُدِّیَ		تُلُوْفِیَ		اُجْتُبِیَ		—	الخ	اُسْتُعْلِیَ	الخ
یُعْلٰی		یُسَمّٰی		یُعَادٰی		یُتَعَدّٰی		یُتَلَافٰی		یُجْتَبٰی		—		یُسْتَعْلٰی	
اِعْلَاءً		تَسْمِیَۃً		مُعَادَاۃً		تَعَدِّیًا		تَلَافِیًا		اِجْتِبَاءً		—		اِسْتِعْلَاءً	
مُعْلًی		مُسَمًّی		مُعَادًی		مُتَعَدًّی		مُتَلَافًی		مُجْتَبًی		—		مُسْتَعْلًی	
اَعْلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ		تَلَافَ		اِجْتَبِ		اِنْمَحِ		اِسْتَعْلِ	
لَاتُعْلِ		لَاتُسَمِّ		لَاتُعَادِ		لَاتَتَعَدَّ		لَاتَتَلَافَ		لَاتَجْتَبِ		لَاتَنْمَحِ		لَاتَسْتَعْلِ	

سَوَالَات

الف (۱) ناقص کسے کہتے ہیں۔ اس میں اور لفیف میں کیا تمیز ہے ؟

(۲) ناقص اور لفیف میں کون کونسا قاعدہ تصرّفاتِ لفظی کا عمل میں آتا ہے ؟

(۳) قَوِیَ اور رَضِیَ دونوں میں و۔ ی متحرک ہیں اور عمل مختلف۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟

(۴) مَرْضِیٌّ اور مَوْقِیٌّ کی اصل کیا ہے۔ ان کی تعلیل کرو ۔

(۵) یَرْضَیٰ اور یَقْوَیٰ میں و کس قاعدے سے ی ہوئی ؟

(۶) نونِ تاکید کے آنے سے اُس کے ماقبل میں کیا تغیّر ہوتا ہے بیان کرو ۔

ب (۱) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اور اُس کی اصل کیا ہے ؟

(۲) تَرْمِیْنَ اور تَقِیْنَ کیا کیا صیغے ہوسکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے ؟

ج (۱) دَعَیٰ اور وَقَیٰ سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو ۔

(۲) مَشَیٰ سے باب تفعّل اور عَلیٰ سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئے گا۔ مع تعلیل بیان کرو ۔

د۔ فقرات ذیل میں ناقص اور لفیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو:۔

۱۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)۔

۲۔ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (کوئی فرقہ نہیں کہ اُس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو)۔

۳۔ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

۴۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ اُن کو سوداگری و بیچنا خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتا)۔

۵۔ وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ اُدھر منہ کرتا ہے)۔

۶۔ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ (نوح نے ہم کو پکارا اور ہم بہت اچھے پکار پر پہنچنے والے ہیں)۔

۷۔ اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاکْتُبُوْهُ (جب تم اُدھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اُسکو لکھ لو)۔

۸۔ اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق اُنہوں نے راہ پائی)۔

۹۔ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ (اگر پھر جائیں پس تجھ پر پہونچا دینا ہے)۔

۱۰۔ لَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا) ۔

سبق نمبر ۴۹ و ۵۰

مضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے۔ جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ کھینچنا) +

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ بھاگنا) +

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے مَسَّ یَمَسُّ (اَلْمَسُّ چھونا) +

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے۔ جیسے حَبَّ یَحُبُّ وَلَبَّ یَلُبُّ +

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ اُس کی تین صورتیں ہیں :-

(۱) **ادغام قیاسی**۔ جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا دال کو دال میں ادغام کیا)۔

(۲) **حذف سماعی**۔ جیسے ظَلْتُمْ کہ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا (پہلے لام کو حذف کیا)۔

(۳) **ابدال سماعی**۔ جیسے اَمْلَیْتُ کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا (دوسرے لام کو یٓ سے بدلا)۔

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے۔ جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اُس کو مُدغَم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اُس کو مُدغَم فِیہ کہتے ہیں۔ جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مُدغم فیہ ہے۔ مضاعف کی گردان اور اُس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ میں درج ہیں +

فائدہ۔ اگر مدغم اور مدغم فیہ دونو حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دونو آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک۔ جیسے مَدَّ میں اور اگر دونو قریب المخرج ہوں تو کتابت میں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک۔ جیسے لکھیں گے صَعَدْتُّ اور پڑھیں گے صَعَتُّ +

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغیر	قاعدہ
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	مدّ اصل میں مَدَدَ تھا	
مَدَّا	مُدَّا	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ	دو حرف متحرک ایک جنس کے	
مَدُّوا	مُدُّوا	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ	جمع ہوئے پہلے کو ساکن کرکے	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	دوسرے میں ادغام کیا (ق ۱)	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا	
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ	دو حرف متحرک ایک جنس کے	
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	جمع ہوئے اور ماقبل اُن کا حرف	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	صحیح ساکن پہلے حرف کی	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	حرکت ماقبل کو دی اور	
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ	دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲)	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مَدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ	
مَدَدْتُّ	مُدِدْتُّ	اَمُدُّ	اُمَدُّ	دوسرا حرف ساکن بسکونِ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	لازم ہے (ق ۳)۔	

قاعدہ:

ق (۱) جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج جمع ہوں، اور دونو متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کرنا چاہیے +

ق (۲) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہوں اور دونو متحرک ہوں اور ماقبل اُن کا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں اور دوسرے میں ادغام کریں اور اگر اُن کا ماقبل حرف متحرک ہو یا لین زائد تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں +

شرائطِ ادغام۔

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو جیسے اِدْعَوٰی +

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے۔ نہ ہو۔ جیسے سَبَبٌ و سُرُرٌ +

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو۔ جیسے اُوْدِیَ (اِیْوَاءٌ سے) و تُوُوْلَ (مُقَاوَلَةٌ سے) +

(۴) حرفِ اوّل مشدّد نہ ہو۔ جیسے حَبَّبَ (تَحْبِیْبٌ سے) +

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہ ہو۔ جیسے جَلْبَبَ +

سبق نمبر ۱۵

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی	تغیر
لَنْ یَمُدَّ	لَمْ یَمُدَّ / لَمْ یَمْدُدْ	لَیَمُدَّنَّ	لَیَمُدَّنْ	مُدَّ / اُمْدُدْ	لَا تَمُدَّ / لَا تَمْدُدْ	لَمْ یَمُدَّ اصل میں لَمْ یَمْدُدْ تھا فک ادغام
لَنْ یَمُدَّا	لَمْ یَمُدَّا	لَیَمُدَّانِّ	—	مُدَّا	لَا تَمُدَّا	کی حالت میں لَمْ یَمْدُدْ
لَنْ یَمُدُّوا	لَمْ یَمُدُّوا	لَیَمُدُّنَّ	لَیَمُدُّنْ	مُدُّوا	لَا تَمُدُّوا	پڑھینگے اور ادغام کی
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ / لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّی	لَا تَمُدِّی	حالت میں بعد نقل حرکت کے لَمْ یَمُدْدْ ہوا۔
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	—	مُدَّا	لَا تَمُدَّا	بسبب اجتماع ساکنین
لَنْ یَمْدُدْنَ	لَمْ یَمْدُدْنَ	لَیَمْدُدْنَانِّ	—	اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ	کے حرف دوم کو فتحہ یا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ / لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِیَمُدَّ / لِیَمْدُدْ	لَا یَمُدَّ / لَا یَمْدُدْ	کسرہ یا ضمہ دیا۔ لَمْ یَمُدَّ مبنی (ق ۳)
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	—	لِیَمُدَّا	لَا یَمُدَّا	سے ہذا امر میں کہیں گے
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِیَمُدُّوا	لَا یَمُدُّوا	مُدِّ (بحرکات ثلثہ)
لَنْ تَمُدِّی	لَمْ تَمُدِّی	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدَّ / لِتَمْدُدْ	لَا تَمُدَّ / لَا تَمْدُدْ	اُمْدُدْ۔ فِرَّ (بالفتح والکسر) اِفْرِرْ۔
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	—	لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا	مَسَّ (بالفتح والکسر)
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	—	لِیَمْدُدْنَ	لَا یَمْدُدْنَ	اِمْسَسْ اور ہمزہ وصل
لَنْ اَمُدَّ	لَمْ اَمُدَّ / لَمْ اَمْدُدْ	لَاَمُدَّنَّ	لَاَمُدَّنْ	لِاَمُدَّ / لِاَمْدُدْ	لَا اَمُدَّ / لَا اَمْدُدْ	بحالت ادغام ساقط ہوجائیگا +
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ / لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدَّ / لِنَمْدُدْ	لَا نَمُدَّ / لَا نَمْدُدْ	

ق ۳۔ جس جگہہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور اُن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے۔ جیسے مَدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بہ نقل حرکت اور فک ادغام دونو جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ما قبل مضموم ہو تو اُس کی موافقت کے واسطے ضمہ بھی جائز ہے +

فائدہ	تغیّر	صیغہ مفعول	صیغہ فاعل
مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ اوّل مدّہ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ	مَمْدُوْدٌ	مَادٌّ
دوسرا مدغم اور جب ایسا اجتماع ساکنین ایک کلمہ میں ہو تو	تھا۔ دو حرف ایک جنس	مَمْدُوْدَانِ	مَادَّانِ
وہ جائز ہوتا ہے اور اُس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدّہٖ	کے اکٹھے ہوئے پہلے	مَمْدُوْدُوْنَ	مَادُّوْنَ
کہتے ہیں مگر جب اوّل مدّہ یا دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع دو	کو ساکن کرکے دوسرے	مَمْدُوْدَۃٌ	مَادَّۃٌ
کلموں میں ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین	میں ادغام کیا۔	مَمْدُوْدَتَانِ	مَادَّتَانِ
علیٰ غیر حدّہٖ کہتے ہیں جیسے خِفْنَ اور قُلِ الْحَقَّ +	مَادٌّ ہوا (ن ا)	مَمْدُوْدَاتٌ	مَادَّاتٌ

ق ۴ ۔ جس جگہ دو حرف ہمجنس اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے مَدَّ و صَرَّفَ کہ اصل میں مَدْدَ و صَرْرَفَ تھا۔ ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدلکر ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔ تؔ کو دال سے بدلا۔ اور دال میں ادغام کیا +

تِ افتعال کے احکام۔ اگر فؔ کلمہ افتعال کا دؔ۔ ذؔ۔ زؔ ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اِدِّعَاءٌ۔ اِذِّخَارٌ۔ اِزْدِحَامٌ کہ اصل میں اِدْتِعَاءٌ۔ اِذْتِخَارٌ۔ اِزْتِحَامٌ تھا۔ اگر فؔ افتعال کی صؔ۔ ضؔ۔ طؔ۔ ظؔ ہو تو تؔ طؔ ہو جاتی ہے۔ جیسے اِصْطِلَاحٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔ اِطِّلَاعٌ۔ اِظْطِلَامٌ کہ اصل میں اِصْتِلَاحٌ۔ اِضْتِرَابٌ۔ اِطْتِلَاعٌ۔ اِظْتِلَامٌ تھا +

تِ تفعّل اور تفاعل کے احکام جب تفعّل اور تفاعل کا فؔ کلمہ گیارہ حروف (تؔ۔ ثؔ۔ دؔ۔ ذؔ۔ زؔ۔ سؔ۔ شؔ۔ صؔ۔ ضؔ۔ طؔ۔ ظؔ) کے ہو تو جائز ہے کہ تِ تفعّل اور تفاعل کو فؔ کلمے سے بدل کر اُس میں ادغام کریں۔ اِس صورت میں مضارع اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزہ وصل آئے گا۔ جیسے اِطَّهَّرَ۔ یَطَّهَّرُ۔ اِطَّهَّرَا۔ و اِثَّاقَلَ۔ یَثَّاقَلُ۔ اِثَّاقَلًا +

سبق نمبر ۵۲
ابواب مزید فیہ کی مشق

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلہ	تفاعل	تفعیل	تفعّل
اَلْاِمْدَادُ	اَلْاِسْتِمْدَادُ	اَلْاِمْتِدَادُ	اَلْاِنْسِدَادُ	اَلْمُمَاسَّةُ	اَلتَّمَاسُّ	اَلتَّقْرِیْرُ	اَلتَّقَرُّرُ
(مدد دینا)	(مدد چاہنا)	(دراز ہونا)	(بند ہونا)	(باہم ملنا)	(ملنا)	(ثابت کرنا)	(ثابت ہونا)
اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
یُمِدُّ	یَسْتَمِدُّ	یَمْتَدُّ	یَنْسَدُّ	یُمَاسُّ	یَتَمَاسُّ	یُقَرِّرُ	یَتَقَرَّرُ
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	تَقَرُّرًا
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
اُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	—	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	—
یُمَدُّ	یُسْتَمَدُّ	یُمْتَدُّ	—	یُمَاسُّ	یُتَمَاسُّ	یُقَرَّرُ	—
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	—	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	—
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	—	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	—
اَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
اَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَاسِسْ	تَمَاسَسْ	—	—
لَا تُمِدَّ	لَا تَسْتَمِدَّ	لَا تَمْتَدَّ	لَا تَنْسَدَّ	لَا تُمَاسَّ	لَا تَتَمَاسَّ	لَا تُقَرِّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ
لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِسْ	لَا تَتَمَاسَسْ	—	—
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ ۱۔ باب افعال اور استفعال میں قاعدہ یَمُدُّ (ق ۲) جاری ہوگا اور باب افتعال سے تفاعل تک قاعدہ مَدَّ (ق ۱) تفعیل اور تفعّل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئیں گے۔

فائدہ ۲۔ باب افتعال۔ استفعال۔ تفعیل۔ تفعّل کے سوا باقی ابواب کے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف صورت میں ایک ہیں۔ لیکن در اصل اسم فاعل عین کے کسرہ سے ہے اور اسم مفعول و ظرف عین کے فتحہ سے ہے۔

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟
(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ اُن کے نام مع تعریف بیان کرو۔
(۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے۔ وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے؟
(۴) لَمْ یَمُدَّ کی اصل کیا ہے اور دوسری دال کو کیا حرکت آسکتی ہے؟
(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں؟
(۶) یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ یَمْدُدْ میں جائز اس کی کیا وجہ ہے؟

ب (۱) مَادٌّ کیا صیغہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟
(۲) سَبَبٌ اور قُوْوِلَ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟

ج (۱) مَلَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب فعال کی ماضی مجہول گردانو۔
(۲) حَبَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو۔

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں۔ اُن کو بیان کرو۔

۱۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کرسکو)۔
۲۔ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر)
۳۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)۔
۴۔ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدا کے ذمے ہے)۔
۵۔ اِنَّكَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ (جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کرسکتا)۔
۶۔ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہوں میں چھپایا نامراد ہوا)۔
۷۔ مَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ (جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کریگا)۔
۸۔ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت)۔
۹۔ اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)۔

سبق نمبر ۳۵
مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے۔ اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر۔ پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی۔ سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں +

ایک ہمزہ کی تخفیف ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں :-

(۱) *اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اُس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کے ساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتحہ کے الف سے اور بعد ضمّہ کے وٗ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے) جیسے رَاسٌ۔ بُوسٌ۔ ذِیبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ۔ بُؤْسٌ۔ ذِئْبٌ تھا +

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اُس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمّہ کے وٗ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے جوازاً بدل جاتا ہے۔ جیسے جُوَنٌ۔ مِیَرٌ۔ کہ اصل میں جُؤَنٌ۔ مِئَرٌ تھا +

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا وٗ یا یٰ ساکن زائد غیر الحاقی اُسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوٌّ۔ خَطِیَّۃٌ۔ اُفَیِّسٌ۔ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ۔ خَطِیْئَۃٌ۔ اُفَیْئِسٌ تھا +

---

* یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں۔ مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدے کے ساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدۂ اعلال و ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دیکھو نَاؤُسٌ اور نَاءُمٌ میں اس قاعدے کے ساتھ قاعدۂ اعلال اور ادغام بھی موجود ہے۔ مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے۔ اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے۔ اس واسطے انہی دونوں کو عمل میں لاکر نَؤُوسٌ اور نَؤُمٌ پڑھا۔ اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا +

(۴) اگر ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل اُس کا ساکن سوائے مدّہ زائدہ اور نونِ انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کریں۔ جیسے یَسَلُ۔ شَیٌ۔ ضَوٌ۔ قَدَ اَفلَحَ۔ کہ اصل میں یَسْئَلُ۔ شَیْئٌ۔ ضَوْءٌ۔ قَدْ اَفْلَحَ۔ تھا +

دو ہمزوں کی تخفیف

دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں۔ اُن کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں :۔

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت اوّل کے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اٰمَنَ۔ اُوْمِنَ۔ اِیْمَانًا۔ کہ اصل میں ءَاْمَنَ۔ اُؤْمِنُ۔ اِئْمَانًا۔ تھا +

فائدہ۔ کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ۔ کہ اصل میں۔ اُؤْکُلْ۔ اُؤْخُذْ۔ اُؤْمُرْ۔ تھے۔ اور قاعدۂ بالا کے مطابق اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ۔ اُوْمُرْ آنا چاہیے تھا۔ دو نو ہمزے خلاف قیاس حذف کیے جاتے ہیں۔ کُلْ اور خُذْ میں تو حذف واجب ہے۔ مگر مُرْ کی دو حالتیں ہیں۔ شروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا اور درج کلام میں باقی رہیگا (دیکھو صفحہ ۸۶) +

(۶) اگر دونو ہمزے متحرک ہوں اور ایک اُن میں سے مکسور تو دوسرے ہمزہ کو یؔ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَاۤءٍ کہ اصل میں جَاۤئِءٌ تھا۔ مگر اَیِمَّۃٌ میں (کہ اصل میں اَئِمَّۃٌ تھا) یہ قاعدہ جوازی ہے +

(۷) اگر دونو متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو وؔ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَوَادِمُ و اُوَیْدِمُ کہ اصل میں اَءَادِمُ و اُءَیْدِمُ تھا +

مستثنیٰ ہمزہ اُکْرِمُ کہ اصل میں اُءَکْرِمُ تھا۔ خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کے لیے گو اُن میں اجتماع ہمزتین نہیں ہے +

سبق نمبر ۵۴

مجرد کے ابواب مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مہموز العین اور مہموز اللام تین تین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے۔ ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان جاؤ۔

	(۱) مَہْمُوزُ الفَاء				(۲) مَہْمُوزُ العَین			(۳) مَہْمُوزُ اللَّام		
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماضی	اَمَرَ	اَدَبَ	اَدُبَ	اَمِنَ	سَاَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَاَ	جَرُؤَ	صَدِئَ
مضارع	يَاْمُرُ	يَاْدِبُ	يَاْدُبُ	يَاْمَنُ	يَسْاَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْاَسُ	يَقْرَاُ	يَجْرُؤُ	يَصْدَاُ
مصدر	اَمْرًا	اَدْبًا	اَدَبًا	اَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَاْسًا	قِرَاءَةً	جُرْءَةً	صَدَاً
اسم فاعل	اٰمِرٌ	اٰدِبٌ	اَدِيْبٌ	اٰمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيْءٌ	صَدِئٌ
ماضی	اُمِرَ	اُدِبَ	—	اُمِنَ	سُئِلَ	—	—	قُرِئَ	—	—
مضارع	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	—	يُؤْمَنُ	يُسْاَلُ	—	—	يُقْرَاُ	—	—
مصدر	اَمْرًا	اَدْبًا	—	اَمْنًا	سُؤَالًا	—	—	قِرَاءَةً	—	—
اسم مفعول	مَاْمُوْرٌ	مَاْدُوْبٌ	—	مَاْمُوْنٌ	مَسْئُوْلٌ	—	—	مَقْرُوْءٌ	—	—
امر	مُرْ	اِيْدِبْ	اُوْدُبْ	اِيْمَنْ	اِسْاَلْ	اُلْؤُمْ	اِيْاَسْ	اِقْرَاْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَاْ
نہی	لَا تَاْمُرْ	لَا تَاْدِبْ	لَا تَاْدُبْ	لَا تَاْمَنْ	لَا تَسْاَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَيْاَسْ	لَا تَقْرَاْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَاْ
ظرف	مَاْمَرٌ	مَاْدِبٌ	مَاْدَبٌ	مَاْمَنٌ	مَسْاَلٌ	مَلْاَمٌ	مَيْاَسٌ	مَقْرَاٌ	مَجْرَاٌ	مَصْدَاٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْاَلٌ	مِلْاَمٌ	مِيْاَسٌ	مِقْرَاٌ	مِجْرَاٌ	مِصْدَاٌ
اسم تفضیل	اٰمَرُ	اٰدَبُ	اٰدَبُ	اٰمَنُ	اَسْاَلُ	اَلْاَمُ	اَيْاَسُ	اَقْرَاُ	اَجْرَاُ	اَصْدَاُ

تنبیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہونگے :۔

(۱) مہموز الفا کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاْسٌ کا قاعدہ۔ مضارع مجہول میں بُؤْسٌ کا قاعدہ اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا۔ مگر مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں اٰمَنَ کا قاعدہ وجوبی طور پر ہوگا +

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اُوْمِنَ و اِیْمَانًا کے ماتحت ہے۔ جیسے اَدَبَ یَأْدِبُ سے اِیْدِبْ + اَدُبَ یَأْدُبُ سے اُوْدُبْ

مگر اَمَرَ یَأْمُرُ سے خلاف قیاس مُرْ آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی :۔

امر حاضر۔ مُرْ مُرَا مُرُوْا مُرِیْ مُرَا مُرْنَ۔

بانون ثقیلہ۔ مُرَنَّ مُرَانِّ مُرُنَّ مُرِنَّ مُرَانِّ مُرْنَانِّ۔

بانون خفیفہ۔ مُرَنْ ــــ مُرُنْ مُرِنْ ــــ ــــ

فائدہ۔ مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے۔ جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا۔ اور درج کلام میں ہمزہ کے ساتھ۔ جیسے وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ +

(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول و امر میں یَسْاَلُ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا۔ اور امر میں اس قاعدے کے بعد ہمزۂ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائے گا۔ جیسے سَاَلَ یَسْاَلُ سے سَلْ آئیگا۔

اور گردان یوں ہوگی :۔

سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلَا سَلْنَ۔

بانون ثقیلہ۔ سَلَنَّ سَلَانِّ الخ

فائدہ۔ سَلْ شروع میں بغیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔ فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ +

(۳) مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں۔ پہلا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہونگے +

سبق نمبر ۵۵

مزید کے ابواب سبق نمبر ۴۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو۔ اگر اَمِنَ کو باب افعال میں اَمَرَ کو باب افتعال میں اور اَذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں۔ تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہو گی:-

باب افعال۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا مُؤْمِنٌ الامر منہ اٰمِنْ والنہی عنہ لَا تُؤْمِنْ +

باب افتعال۔ اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا + مُؤْتَمِرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی عنہ لَا تَأْتَمِرْ +

باب استفعال۔ اِسْتَأْذَنَ یَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا + مُسْتَأْذِنٌ۔ الامر منہ اِسْتَأْذِنْ والنہی عنہ لَا تَسْتَأْذِنْ +

یہی حال باقی ابواب کا ہے۔ مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں کے متعلق ہیں اور وہ بھی اُس حال میں جبکہ ہمزہ فاء ہو۔ تَفَعُّلْ۔ تَفَاعُلْ۔ تَفْعِیْل۔ مُفَاعَلَہ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے

تَأَثَّرَ یَتَأَثَّرُ تَأَثُّرًا (باب تفعّل مادہ اثر سے)

تَفَاءَلَ یَتَفَاءَلُ تَفَاؤُلًا (باب تفاعل مادہ فأل سے)

بَرَّأَ یُبَرِّئُ تَبْرِئَةً (باب تفعیل مادہ برأ سے)

اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً (باب مفاعلہ مادہ اخذ سے)

ہر سہ باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کے ہے۔ کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی۔ امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ہے +

سوالات

الف (۱) یَاْمُرُ اور یُؤْمَرُ میں مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

(۲) مِئْمَرٌ (اسم آلہ) اور اٰمَرُ (اسم تفضیل) میں ہمزہ کی تبدیل جوازی ہے یا وجوبی؟

(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے؟

(۴) مُرْ کیا صیغہ ہے۔ اس کے ہمزہ کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا۔ اور وجوبی کس حالت میں؟

(۵) مزید فیہ کے کون کون ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا؟

(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں ہمزہ کی تخفیف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی؟

ب (۱) تُکْرِمُ کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا؟

(۲) نُؤُوْسٌ کی اصل کیا ہے اور اس میں رَاْسٌ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا؟

ج (۱) اَدَبٌ سے باب تفعّل کا مضارع جمع مؤنث غائب اور امر واحد مؤنث حاضر بیان کرو۔

(۲) قَرَأَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب بانون ثقیلہ کیا آئیگی؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں۔ اُن کو بیان کرو:۔

۱۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)۔

۲۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)۔

۳۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جان واحد سے پیدا کیا)۔

۴۔ نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)۔

۵۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر مؤاخذہ نہ کر)۔

۶۔ لَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں)۔

۷۔ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (بیگانہ گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)۔

سبق نمبر ۵۶

ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے ملکر بنے۔ یہ جنسیں تیرہ ہیں :-
(۱) مہموز الفا (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی +
اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کے ساتھ ملایا جائے تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہونگے :-

۱- **مہموز الفا و اجوف واوی باب** نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَوْبُ (رجوع کرنا)۔ اٰبَ یَؤُوْبُ بروزن قَالَ یَقُوْلُ۔ ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہونگے اور و میں قواعد معتل واوی مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا معتل کے قاعدے کو ترجیح دیجائیگی۔ جیسے یَؤُوْبُ کہ اصل میں یَاْوُبُ تھا۔ قاعدہ ذَاْسٌ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واو کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے +

۲- **مہموز الفا و اجوف یائی باب** ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا) اٰدَ یَئِیْدُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ اس باب میں بھی قاعدہ بالا جاری رہیگا۔ اور یَئِیْدُ بقاعدہ نقل حرکت یَبِیْعُ کے وزن پر رہیگا +

۳- **مہموز الفا و ناقص واوی باب** نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا) اَلَا یَاْلُوْا بروزن دَعَا یَدْعُوْا ہمزہ میں قاعدہ مہموز اور و میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا +

۴- **مہموز الفا و ناقص یائی باب** ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَتٰی یَاْتِیْ بروزن رَمٰی یَرْمِیْ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا) اَبٰی یَاْبٰی +

۵- مہموز الفا ولفیف مقرون باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاَوِیُّ (پناہ لینا) اَوٰی یَاْوِیْ بروزن طَوٰی یَطْوِیْ +

۶- مہموز العین مثال واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْدُ (زندہ درگور کرنا) وَأَدَ یَئِدُ بروزن وَعَدَ یَعِدُ +

۷- مہموز العین وناقص یائی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا اور جاننا) رَاٰی یَرٰی۔ مہموز کا قاعدہ نمبر ۴- اس باب کے افعال میں وجوباً جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مفعول مَرْئِیٌّ و اسم ظرف مَرْاٰیً اور اسم آلہ مِرْاٰۃٌ کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کا حذف جوازی ہے +

۸- مہموز العین ولفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْیُ (وعدہ کرنا) وَاٰی یَئِیْ بروزن وَقٰی یَقِیْ +

۹- مہموز اللام واجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْمَجِیْءُ (آنا) جَاءَ یَجِیْءُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْمَشِیْئَۃُ (چاہنا) شَاءَ یَشَاءُ +

۱۰- مہموز الفا ومضاعف باب۔ نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاِمَامَۃُ (امام ہونا) اَمَّ یَؤُمُّ بروزن مَدَّ یَمُدُّ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدہ مضاعف کو ترجیح دیں گے۔ پس اَءُمُّ میں یَمُدُّ کا حکم جاری ہوگا۔ اور اٰمَنَ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزہ متحرک دوسرے ہمزے کو واؤ بنایا جائے گا +

۱۱- مثال واوی ومضاعف باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوُدُّ (دوست رکھنا) وَدَّ یَوَدُّ بروزن مَسَّ یَمَسُّ +

سبق نمبر ۵

خاصیاتِ ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیاتِ ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں۔ یہ معانی کبھی بہ سبب خصوصیّت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے اوصاف خلقی باب کَرُمَ یَکْرُمُ اور عوارض نفسانی باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے علاوہ معنے مادہ کے ایک دوسرے معنی اُس سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے خُرُوْجٌ (نکلنا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لائے تو اِخْرَاجٌ (نکالنا) ہوا۔ جس میں زائد معنی تعدیت کے پیدا ہو گئے +

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دیکر اُس سے فعل بناتے ہیں، جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں جیسے ذَھَبٌ (سونا) اسم جامد ہے اور ذَھَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے۔ اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنی پیدا ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے +

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (ضرب۔ نصر۔ سمع) کثیر الخواص ہیں۔ ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور اُمّ الابواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں +

ثلاثی مجرّد کے ابواب کی خاصیتیں

نام باب	بیان خاصیّت
نَصَرَ یَنْصُرُ	اِس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہارِ غلبہ کے واسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں۔ مگر میں جھگڑنے میں اُسپر غالب آتا ہوں) ✠
ضَرَبَ یَضْرِبُ	اِس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ مگر جبکہ مثال واجوف یائی وناقص یائی ہو۔ جیسے یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُہٗ (زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اُس سے بڑھ جاتا ہوں) ✠

تنبیہ۔ اظہارِ غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص واوی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں اُس سے مستعمل نہ ہو۔ جیسے یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (زید میں اور مجھ میں مار کُٹائی ہوتی ہے۔ مگر میں اُس پر مار کُٹائی میں غالب آتا ہوں)۔ اگر فعل مذکور مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہارِ غلبہ عموماً ضَرَبَ سے ہوگا۔ جیسے یُنَاهِینِیْ زَیْدٌ فَاَنْهِیْهِ (زید کا مجھ سے زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے۔ مگر میں زیرکی میں اُس پر غالب آتا ہوں)۔ اِن دونوں مثالوں میں اَضْرِبُ کو اَضْرُبُ بضمّ الرّا اور اَنْهُوْ کو اَنْهِیْ بکسر الہا پڑھیں گے۔ اگرچہ دراصل پہلا مکسور الرّا اور دوسرا مضموم الہا ہے ✠

سبق نمبر ۵۸

نام باب: بیانِ خاصیّت

رسم سمع یسمع: یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں۔ جیسے حَزِنَ (غمناک ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا) +

فتح یفتح: اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو۔ جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اس نے رکھا) مگر رَکَنَ یَرْکَنُ و اَبٰی یَاْبٰی چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آئے ہیں +

تنبیہ۔ عین یا لام کلمے کا حرف حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے۔ جیسے وَعَدَ یَعِدُ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ۔ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دو ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا +

کرم یکرم: یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں۔ جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں۔ جیسے فَقُهَ (سمجھ دار ہوا) اَدُبَ (صاحب ادب ہوا) +

نکتۂ لطیفہ۔ اوصاف خلقی و عوارض نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں۔ مگر فرق اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے حَسِیْنٌ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں۔ جیسے فَرْحَانٌ +

حسب یحسب: اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِمَ) اور چند الفاظ مثال واوی کے آئے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں۔ جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہوا) وغیرہ +

نوٹ: حروف حلقی چھ ہیں:۔ ہمزہ، ہاؔ، حاؔ، خاؔ، عین و غین +

سبق نمبر ۵۹ و ۶۰

ابواب ثلاثی مزید فیہ۔

نام باب		افعال	تفعیل
تعدیہ	لازم کو متعدی اور متعدی میں یک اور مفعول کی زیادت کرنا	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) اَخْرَجْتُہٗ (میں نے اُس کو نکالا) حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی)۔ اَحْفَرْتُہٗ نَهْرًا (میں نے اُس سے نہر کھدوائی)	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) فَرَّحْتُہٗ (میں نے اُس کو خوش کیا)
تصییر	کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا	اَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی تسمہ دار بنائی ماخذ شراک (تسمہ)۔)	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زہ دار بنایا) ماخذ وتر
سلب	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا	شَکٰی زَیْدٌ (زید نے شکایت کی) فَاَشْکَیْتُہٗ (میں نے اُس کی شکایت کو دور کیا)	قَرَّدْتُ الْاِبِلَ (میں نے اونٹ سے قراد (چچڑی) کو دور کیا۔) ماخذ قراد
بلوغ	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) اَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)	عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہنچا یعنے نہایت دور اندیشی کی) خَیَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)
مبالغہ	کسی شی کی کیفیت یا مقدار کی زیادت بیان کرنا۔	اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی) اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا)	صَرَّحَ الْاَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَیْدٌ (زید بہت گھوما)
وجدان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا۔	اَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا) ماخذ بخل	× ×

مزید فیہ کے خواص

تعریض	مفعول کو محل ماخذ میں لے جانا	اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا) یعنی منڈی میں۔	× ×
صیرورت	صاحب ماخذ ہونا۔	اَلْبَنَ الْبَقَرُ (گائے دودھ والی ہوگئی) ماخذ لَبَن	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوگیا) ماخذ نُور
حینونت	کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا	اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کا وقت پہنچا) ماخذ حصاد	× ×
مطاوعت فعّل	فعّل کے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا۔	بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ (میں نے اس کو خوش خبری دی پس وہ خوش ہوا۔)	× ×
نسبت بماخذ	کسی چیز کو ماخذ کی طرف نسبت کرنا۔	اَكْفَرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)۔	فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو فسق کی نسبت کی) ماخذ فسق (بدکاری)
الباس ماخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔	× ×	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) ماخذ جُل۔
تخلیط ماخذ	کسی چیز کو ماخذ سے جڑنا۔	× ×	ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا) ماخذ ذہب۔
تحویل	کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا۔	× ×	نَصَّرَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی
قصر	اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا	× ×	هَلَّلَ (اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا)۔
ابتدا	کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا بدون اس کے کہ ثلاثی مجرد سے آیا ہو	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شفقت (مہربانی کرنا)۔	كَلَّمْتُهٗ (میں نے اس سے کلام کیا) مادہ مجرد کلم (مجروح کرنا)۔

سبق نمبر ۱۶

تفعّل		باب نام	
تکوّفَ زَیْدٌ (زید بزور کوفی بنا) ماخذ کوفہ	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا) ماخذ شجاعت۔	ماخذ میں تصنّع ظاہر کرنا +	تکلّف
تأثّمَ زَیْدٌ (زید گناہ سے بچا) ماخذ اثم	تحوّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہوں سے پرہیز کیا) ماخذ حُوب	ماخذ سے پرہیز کرنا۔	تجنّب
تختّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم	تترّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) ماخذ تُرس	ماخذ کو کام میں لانا۔	تعمل
توسّدَ الحَجَرَ زَیْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ	تأبّطَ الصَّبِیَّ عَمْرٌو {عمرو نے بچے کو بغل میں لیا۔} ماخذ اِبط	کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا۔	اتخاذ
تجرّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جرعہ	تحفّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) ماخذ حفظ	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔	تدریج
تنصّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہوگیا)۔ ماخذ نصرانی	تبحّرَ عَمْرٌو (عمرو دریا کی مانند ہوگیا) ماخذ بحر	کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا۔	تحوّل
تموّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہوگیا) ماخذ مال	× ×	اس کا معنے اوپر گذرا	صیرورت
علّمتُہ فتعلّمَ (میں نے اسکو سکھلایا وہ سیکھ گیا) ماخذ عِلم	× ×	″	مطاوعت فعّل
تکلّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا) مادہ مجرّد کلم (مجروح کرنا)۔	× ×	″	ابتدا

نوٹ اس میں ماخذ فعل مطلوب اور مرغوب ہوتا ہے +

سبق نمبر ۶۲

نام باب		مُفَاعَلَۃ	تَفَاعُل
اشتراک	دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک اُن میں سے فاعل بھی اور مفعول بھی۔	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)	تَلَاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم دھول دھپا کیا)۔
تخییل	دوسرے کو حصول ماخذ کا اپنے میں دکھانا	× ×	تَمَارَضَ زَیْدٌ {زید نے دکھاوے کے لیے اپنے تئیں بیمار بنایا۔}
موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ	× ×
موافقت افعل	افعل کے ہم معنی ہونا	بَاعَدْتُهٗ (میں نے اُسکو دور کیا) بمعنی اَبْعَدْتُهٗ	× ×
موافقت فعّل	فعّل کے ہم معنی ہونا	ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ {میں نے اُس کو دوچند کر دیا} بمعنی ضَعَّفْتُهٗ	× ×
مطاوعت فاعل	اس کے معنی اوپر گزرے۔	× ×	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ {میں نے اُس کو چیز دی پس اُس نے لے لی۔}
ابتدا	"	× ×	تَبَارَكَ اللّٰهُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) (مجرد اس کا بَرَکَ ہے لیٹنے اونٹ بیٹھا)

فائدہ - باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے واسطے آتے ہیں۔ لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل لیکن معنی کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں ✣

ف تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے۔ بخلاف تخییل کے کہ اس میں صرف دوسرے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماخذ فعل طبعاً مکروہ ✣

سبق نمبر ۶۳

اِسْتِفْعَال*	اِفْتِعَال	باب — معنی	باب — نام
اِسْتَوْطَنَ الْھِنْدَ (اُس نے ہندستان کو وطن بنا لیا) ماخذ وطن	اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحر	معنی اوپر گذرا۔	اتخاد
× ×	اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ (اُس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب*	تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا۔	تصرّف
× ×	اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ (اُس نے اپنے لیے جو ناپے) ماخذ کیل	فاعل کا فعل اپنے لیے کرنا۔	تخیّر
× ×	حَمَلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُس پر بوجھ لادا تو وہ لد گیا)	معنی اوپر گذرے	مطاوعت فعل
اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے مغفرت مانگی) ماخذ غفر	× ×	ماخذ طلب کرنا	طلب
اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا) ماخذ رقعہ	× ×	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔	لیاقت
اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اسکو کریم پایا) ماخذ کرم	× ×	معنے اوپر گذرے ص ۹۲	وِجدان ⊙
اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اسکو نیک گمان کیا) ماخذ حسن	× ×	کسی چیز کو موصوف بماخذ گمان کرنا	حسبان
اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) ماخذ حجر	× ×	قلب ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا	تحوّل
اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا)	× ×	معنے اوپر گذرے ص ۹۵	قصر

* کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب مطلق تحصیل شے کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوشش کرنا خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (یعنے ہر ایک جی کو اُس کی نیکی کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اُس نے اور لیے اور اُسے محنت سے کی ہو۔ اور وبال اسی صورت میں آتا ہے کہ نافرمانی کے لیے کوشش کی ہو) +

*: چونکہ اس باب کے معنے طلب ہوتی ہے اسلیے فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہو جاتا ہے +

⊙ وجدان میں معنی یقین کے ہوتے ہیں اور حسبان میں معنے شک کے +

سبق نمبر ۶۴

نام باب	لزوم وعلاج	مطاوعت فعّل وافعل	ابتدا	مبالغہ ولون وعیب	اقتضاب[*]
انفعال	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب سے آئے۔ اُس کے واسطے ضرور ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو اور اسکے فا کلمے میں سات حرف نہیں آتے ل ۔ ر ۔ م ۔ و ۔ ن اور تین حرف علّت ۔ اگر یہ حرف ہوں ۔ اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں +				
	كَسَرْتُهٗ فَانْكَسَرَ (توڑا) (ٹوٹا)	[illegible]	اِنْطَلَقَ [illegible]	×	×
افعلال ، افعیلال	ان دو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون وعیب غالب آتا ہے ۔				
	×	×	×	اِحْمَرَّ ، اِحْمَارَّ [illegible]	×
افعوّال	اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے ۔				
	×	×	×	اِجْلَوَّذَ [illegible]	×
افعنلال	اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرّد جو اس کے معنے سے مناسبت رکھتا ہو نہیں آتا گویا ایک نئی بنا ہے				
	×	×	×	×	اِحْبَنْطَأَ [illegible]

[*] اقتضاب اور ابتدا میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور ابتدا کا مادہ مستعمل ہوتا ہے مگر جو معنے مجرّد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے ۔ جیسے اشفق مزید فیہ کے معنے ہیں ڈرا اور مجرد شفق کے معنی ہیں مہربان ہوا +

سبق نمبر ۶۶

اسم جامد کے اوزان اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔ اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں:۔

(۱) ثلاثی مجرد۔ فا کلمے کو فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آ سکتی ہیں۔ اور عین کلمے کو ان کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں۔ مگر اہل عرب اسم میں ضمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمہ کو ثقیل سمجھتے ہیں اسلیے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دونو ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے:۔

فَلْسٌ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) حِبْرٌ (دانا) عِنَبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قُفْلٌ (تالا) صُرَدٌ (لٹورا) عُنُقٌ (گردن)

فائدہ۔ بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھینگے جیسے فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ فِخِذٌ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے۔ جیسے کَتِفٌ سے کِتْفٌ۔ کَتْفٌ اور فِعِلٌ۔ فُعُلٌ۔ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے۔ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ

(۲) اسم رباعی مجرد۔ اس کے پانچ وزن ہیں:۔

جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرائش) بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوق)

(۳) اسم خماسی مجرد۔ اس کے چار وزن ہیں:۔

سَفَرْجَلٌ (بہی) قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)۔

(۴) اسم خماسی مزید فیہ۔ ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں۔ مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں:۔

عَضْرَفُوْطٌ (پاسنی) خَنْدَرِیْسٌ (باطل) قَرْطَبُوْسٌ (تیز رو اونٹنی) قَبَعْثَرٰی (موٹا اونٹ) خَنْدَرِیْسٌ (شراب کہنہ)

سبق نمبر ۶۷

مصدر کا بیان

اوزان سماعی ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔
یہ تمام اوزان در اصل سہ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصّوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے۔ اُن مصادر کے صرف اخیر میں زیادت کی جاتی ہے۔
(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے۔ اُن مصادر کے اوّل اور وسط اور آخر میں تینوں جگہ زیادت کی جاتی ہے۔

عین کلمہ ساکن کے اوزان

فَعْلٌ اصل وزن ہے۔ جیسے قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام میں رہنا)۔
فَعْلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے رَحْمَۃٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَۃٌ (گم شدہ چیز کو ڈھونڈنا) کُدْرَۃٌ (تاریک ہونا)۔
فَعْلٰی (بزیادت الف مقصورہ) جیسے دَعْوٰی (بلانا) ذِکْرٰی (یاد کرنا) بُشْرٰی (خوشخبری دینا)۔
فَعْلَانٌ (بزیادت الف و نون) جیسے لَیَّانٌ (مڑنا) حِرْمَانٌ (بدنصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا)۔

عین کلمہ متحرک

فَعَلٌ (بلا زیادت حرف) جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈنا) خَنِقٌ (گلا گھونٹنا)۔
فَعَلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے غَلَبَۃٌ (غالب ہونا) سَرِقَۃٌ (چرانا)۔
فَعَلَانٌ (بزیادت الف و نون) جیسے نَزَوَانٌ (کودنا)۔
فِعَلٌ (بلا زیادت) جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا) هُدًی (راہ دکھانا)۔
فَعَالٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے ذَهَابٌ (جانا) صِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)۔
فَعَالَۃٌ (بزیادت تا) جیسے زَهَادَۃٌ (بے رغبتی کرنا) دِرَایَۃٌ (جاننا) بُغَایَۃٌ (نافرمانی کرنا)۔
فَعِیْلٌ و فُعُوْلٌ (بزیادت ی و و) جیسے وَمِیْضٌ (چمکنا) دُخُوْلٌ (آجانا)۔
فَعِیْلَۃٌ۔ فُعُوْلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے قَطِیْعَۃٌ (رشتہ قطع کرنا) صُعُوْبَۃٌ (سخت ہونا)۔
مَفْعَلٌ (بزیادت میم در اوّل) جیسے مَدْخَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا)۔
مَفْعَلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے مَسْعَاۃٌ (کوشش کرنا) مَحْمِدَۃٌ (سراہنا)۔

فائدہ۔ فَعُوْلٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا
اور وہ پانچ یہ ہیں :۔
وَضُوْءٌ (وضو کرنا) طَهُوْرٌ (پاک ہونا) وَلُوْعٌ (حریص ہونا) وَقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا)
قَبُوْلٌ (قبول کرنا) +

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں :۔
اسم فاعل کی مثال۔ جیسے كَاذِبَةٌ (بمعنی کذب) بَاقِيَةٌ (بمعنی بقا) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ (کیا تو اُن میں سے کسی کے لیے بقا دیکھتا ہے) +
اسم مفعول کی مثال۔ جیسے مَيْسُوْرٌ (بمعنی یُسر) مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ) خدا تعالیٰ فرماتا ہے
بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے) مگر اسم فاعل کا وزن بہت
کم مستعمل ہے۔ کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے اور اس سے مصدر
کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادَقَةٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَةٌ
اسم مجرد۔ ایسا ہی اِعْطَاءٌ و عَطَاءٌ۔ اِمْهَالٌ و مُهْلَةٌ۔ اِبْيِضَاضٌ و بَيَاضٌ۔
بعض لوگ ان اسما کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں +

سبق نمبر ۶۸

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُوْلٌ (بضم فا)
کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے دَخَلَ دُخُوْلًا۔ اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر
فَعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا اور مصدر متعدی
دونوں سے فَعْلٌ (بسکون عین) کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا۔ جَهِلَ
جَهْلًا اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَةٌ۔ فِعَلٌ۔ فَعَلٌ۔ فُعْلٌ۔
کے وزن پر آتا ہے۔ کَرَامَةً۔ عِظَمًا کَرَمًا حُسْنًا +

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے
خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا) مَقْتَلٌ
(مار ڈالنا) مَضْرَبٌ (مارنا) اور مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے۔ کبھی اس کے

آخر میں تؔ بھی لاحق ہوتی ہے۔ جیسے مَسْئَلَۃٌ (پوچھنا)۔

(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنی وحدت کے بنایا جائے تو فَعْلَۃٌ کے وزن پر اور جب واسطے معنی نوع کے بنایا جائے تو فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو۔ جیسے جَلَسَ سے جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ بیٹھنا) مَرَّۃٌ کے واسطے اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے اگر مصدر کے آخر میں تؔ ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائیگا۔ جیسے ھٰذِہٖ اٰیَۃٌ وَاحِدَۃٌ۔ ھٰذِہٖ اٰیَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

فائدہ۔ فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (نوالہ) اور فُعَالَۃٌ اس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو۔ جیسے قُلَامَۃٌ (تراشۂ ناخن)۔

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں ان کے مصادر اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔

فِعَالَۃٌ حرفوں اور پیشوں کے واسطے۔ جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ (سوداگری کرنا) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں۔ جیسے وَکَالَۃٌ (وکیل ہونا) وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا)۔ فَعَلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) ھَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز دینا) زَئِیْرٌ (شیر کا آواز کرنا) اور نیز فُعَالٌ دردوں اور امراض کے واسطے۔ جیسے صُدَاعٌ (درد سر ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا) فُعْلَۃٌ رنگوں کے واسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سُرخ ہونا) کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا)۔

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَال اور تِفِعِّیْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدٌّ۔ حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَالَۃٌ۔

سبق نمبر ۱۹

تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو۔ علامتیں تین ہیں :-

(۱) ۃ یہ علامت تانیث کی ہے۔ اسمائے جامد اور صفات دونو کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کے لیے لگائی جاتی ہے جیسے اِمْرُءٌ سے اِمْرَءَۃٌ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلَۃٌ ✤

(۲) الف مقصورہ افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلٰی اِس کے لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے حُسْنٰی (نیک عورت) ✤

(۳) الف ممدودہ افعل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے۔ جیسے اَبْیَضُ (گورے رنگ کا آدمی) سے بَیْضَاءُ (گورے رنگ کی عورت) ✤

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری لفظی :-

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو جیسے اِمْرَاَۃٌ (عورت) کہ اُس کے مقابلہ میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے ✤

لفظی وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو۔ کبھی اس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) بُشْرٰی (خوشخبری)۔ صَحْرَاءُ (جنگل) اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ مقدر ہوتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر) پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مؤنث سماعی کہتے ہیں ✤

ہو ۃ تانیث کے علاوہ اور مطلب کے لیے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً مَرَّۃٌ۔ نوع۔ جس کا بیان صفحہ ۱۰۴ میں ہو چکا ہے۔ ایسا ہی وحدت اور جمع کے واسطے بھی۔ جیسا کہ جمع کے بیان میں مذکور ہوگا ✤

مؤنث سماعی کی شناخت کے واسطے کوئی قاعدہ کلیّہ نہیں۔ صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیّہ کے تحت میں آسکتے ہیں، درج کیے جاتے ہیں:-

اوّل۔ وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں:-

(الف) بدن کے تمام جفت اعضا۔ جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ۔ صرف حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خَرْطُوْمٌ۔ طِلَاءٌ وغیرہ۔

(ج) ہوا کے تمام نام۔ جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ۔

(د) دوزخ کے کل نام۔ جیسے جَهَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ۔

(ﮦ) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے۔

دوم۔ وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں:-

(الف) شہروں کے تمام نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل بقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں۔

(ب) حروف تہجی مثلاً الف۔ ب۔ ت وغیرہ اور حروف عامل مثلاً مِنْ و اِلٰی وغیرہ۔

(ج) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ (اسم جمع رَاکِبٌ) عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) لیکن اِبِلٌ۔ خَیْلٌ۔ غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث* ہیں۔

---

* کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ اسلئے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا۔ اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو سے معلوم ہوگا۔

سبق نمبر ۲۷

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :-

۱- واحد جو ایک پر دلالت کرے - جیسے رَجُلٌ - اِمْرَأَةٌ +

۲- تثنیہ جو دو پر دلالت کرے - یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے + جیسے رَجُلَانِ - اِمْرَأَتَانِ +

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلۂ ذیل تغیرات ہوتے ہیں :-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں وٓ کا بدل* ہو تو وٓ ہو جاتا ہے - جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ اور یٓ کا بدل ہو تو یٓ ہو جاتا ہے جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ اور غیر سہ حرفی میں عموماً یٓ ہو جاتا ہے - خواہ وٓ یا یٓ کا بدل ہو - جیسے مُصْطَفٰی (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ اور مُجْتَبٰی (مادہ جَبْیٌ) سے مُجْتَبَیَانِ - خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ +

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے - جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا وٓ سے بدلنا واجب ہے - جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ورنہ جائز - جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ - کِسَاوَانِ +

+ تثنیہ کی اصلی علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں یٓ ماقبل مفتوح آجاتی ہے - جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ - اس کا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا +

* اس بات کی شناخت کہ الف وٓ کا بدل ہے یا یٓ کا یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی میں بصورت الف ہو تو وٓ کا بدل سمجھو اور بصورت یٓ ہو تو یٓ کا - اور غیر سہ حرفی میں گو مطلقاً یٓ کی صورت ہوتا ہے - مگر اصل مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے +

۳۔ جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔
اوّل۔ جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اُس کے آخر میں وٗ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (وْنَ) زیادہ کرنے سے جمع مذکّر سالم بن جاتی ہے۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور آ۔ تٌ لگانے سے جمع مؤنّث۔ جیسے ھِنْدٌ سے ھِنْدَاتٌ اگر واحد کے آخر میں ۃ تانیث کی ہو تو گر جاتی ہے۔ جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ +

تنبیہ۔ جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:۔
۱۔ اگر علم مذکّر عاقل یا صفت مذکّر عاقل کی ہو تو جمع (وْ۔ نَ) سے آئیگی جیسے زَیْدٌ۔ زَیْدُوْنَ۔ قَاتِلٌ۔ قَاتِلُوْنَ +
۲۔ اگر علم مؤنّث عاقل یا صفت مؤنّث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو تو جمع آ۔ تٌ سے آئیگی جیسے ھِنْدٌ۔ ھِنْدَاتٌ۔ قَاتِلَۃٌ۔ قَاتِلَاتٌ اور صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) صَافِنَاتٌ +

اِن دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکّر سالم صرف ذوی العقول کے عَلَم یا صفت کی ہوتی ہے۔ غیر عَلَم یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی۔ پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاھِقٌ کی جمع نَاھِقُوْنَ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکّر عاقل کی ہے۔ اَرْضٌ۔ سَنَۃٌ کی جمع اَرَضُوْنَ اور سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے +

دوم۔ جمع مکسّر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے۔ اسکی دو قسمیں ہیں:۔
ایک جمع قِلّت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔
دوسری جمع کثرت جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔ جمع قلّت کے چار وزن ہیں اور جمع کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں۔ مشہور اوزان نقشۂ ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں:۔

سبق نمبر ۱۷ و ۲۱

جمع قلّت کے اوزان[1]

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	امثلہ
۱۔ اَفْعُلٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسٌ جمع۔ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا۔ قَوْسٌ (کمان) کی جمع اَقْوُسٌ اور عَیْنٌ (چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ شاذ ہے۔ اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو اور مؤنث معنوی ہو یہ جمع بہت شائع ہے۔ جیسے ذِرَاعٌ (ہاتھ) کی جمع اَذْرُعٌ ٭
۲۔ اَفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے خواہ اسم ہو خواہ صفت۔ جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ جمع ضَیْفٌ (مہمان) اَضْیَافٌ جمع ٭
	فُعْلٌ	حُرٌّ (اصیل) اَحْرَارٌ جمع
	فِعْلٌ	عِبْدٌ (م) اَعْبَادٌ ״
	فَعَلٌ	بَطَلٌ (جوان) اَبْطَالٌ ״
	فَعِلٌ	کَتِفٌ (مونڈھا) اَکْتَافٌ ״
	فَعُلٌ	عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ جمع
	فُعُلٌ	عُنُقٌ (گردن) اَعْنَاقٌ ״
	فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ ״
	فِعَلٌ اسم	عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ ״
	فَعِیْلٌ صفت	شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ ״
۳۔ اَفْعِلَةٌ		یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو۔ جیسے طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَةٌ جمع۔ رَغِیْفٌ (روٹی) اَرْغِفَةٌ جمع۔ اور صفت مضاعف کی بھی اسی وزن پر آتی ہے جیسے حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّةٌ جمع ٭
۴۔ فِعْلَةٌ	فَعِیْلٌ	صَبِیٌّ (لڑکا) صِبْیَةٌ (لڑکے) جمع
	فَعَلٌ	فَتًی (جوان) فِتْیَةٌ .... ״
	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ ...... ״

[1] جمع قلّت را چہار است ابنیہ ٭ اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و فِعْلَةٌ۔ اَفْعِلَةٌ ٭

جمع کثرت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
فُعْلٌ	اَفْعَلُ	صفت مشبّہہ	اَحْمَرُ (سُرخ) حُمْرٌ جمع۔
فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ جمع۔ کِتَابٌ (کتاب) کُتُبٌ جمع۔
	فَعِيْلٌ	اسم یا صفت	رَغِيْفٌ (روٹی) رُغُفٌ جمع۔ نَذِيْرٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ جمع۔
	فَعُوْلٌ	بمعنی فاعل	عَمُوْدٌ (ستون) عُمُدٌ جمع۔ صَبُوْرٌ (صابر) صُبُرٌ جمع۔
فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ (باری) نُوَبٌ جمع۔
	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) بُرَقٌ جمع۔ تُخْمَةٌ (بدہضمی) تُخَمٌ جمع۔
	فُعْلٰی	مؤنث اسم تفضیل	نُصْرٰی (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ جمع۔
فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ جمع۔ فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ جمع۔
فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ جمع۔
فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل ناقص	قَاضٍ (قاضی) قُضَاةٌ جمع (کہ اصل میں قُضَيَةٌ تھا)
فِعَلَةٌ	فِعْلٌ	٭	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ جمع۔
فُعَّلٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَةٌ	صفت	نَائِمٌ۔ نَائِمَةٌ (خوابیدہ) نُوَّمٌ جمع۔
فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت صحیح عاقل۔	جَاهِلٌ (نادان) جُهَّالٌ جمع۔
فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف یائی	زَنْدٌ (چقماق) زِنَادٌ جمع۔ صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ جمع۔
	فَعَلٌ	مضاعف اجوف ناقص نہ ہو	جَبَلٌ (پہاڑ) جِبَالٌ جمع۔ حَسَنٌ (نیک) حِسَانٌ جمع۔
	فَعْلَةٌ	اسم	قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ جمع۔ رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ جمع۔
	فَعِيْلٌ فَعِيْلَةٌ	بمعنی فاعل	كَرِيْمٌ۔ كَرِيْمَةٌ (بزرگ) كِرَامٌ جمع۔
	فَعْلٰی	مؤنث فعلان	عَطْشٰی (پیاسی عورت) عِطَاشٌ جمع۔

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
۱۱ فُعُولٌ	فِعْلٌ فَعَلٌ فَعْلَةٌ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ (پیسہ) فُلُوسٌ جمع - حِمْلٌ (بوجھ) حُمُولٌ جمع - قُرْءٌ (حیض) قُرُوْءٌ جمع - ذَكَرٌ (نر) ذُكُورٌ جمع - بَدْرَةٌ (م) بُدُوْرٌ جمع -
۱۲ فُعْلَانٌ	فَعِيْلٌ فَاعِلٌ أَفْعَلُ فُعَالٌ	غیر صفت صفت	رَغِيْفٌ (م) رُغْفَانٌ جمع - رَاكِبٌ (سوار) رُكْبَانٌ - أَحْمَرُ حُمْرَانٌ - شُجَاعٌ شُجْعَانٌ
۱۳ فِعْلَانٌ	فَعِيْلٌ فُعَالٌ فُعَلٌ فَعَلٌ فُعْلٌ	صفت اسم اجوف	سَرِيْعٌ (تیز رو) سِرْعَانٌ - شُجَاعٌ - شِجْعَانٌ - صُرَدٌ (کنجشک) صِرْدَانٌ - تَاجٌ (تاج) تِيْجَانٌ - عُوْدٌ (لکڑی) عِيْدَانٌ -
۱۴ فَعْلَى	فَعِيْلٌ	بمعنی مفعول	جَرِيْحٌ (مجروح) جَرْحَى -
۱۵ فِعْلَى	فَعَلٌ فَعِلَانٌ	صرف دو لفظ ہیں -	حَجَلٌ (چکور) حِجْلَى - ظَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ظِرْبَى -
۱۶ فُعَلَاءُ	فُعَالٌ فَعِيْلٌ فَاعِلٌ	صفت صفت	جَبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ - شُجَاعٌ شُجَعَاءُ - شَرِيْفٌ شُرَفَاءُ شَاعِرٌ شُعَرَاءُ -
۱۷ أَفْعِلَاءُ	فَعِيْلٌ	صفت ناقص ہو یا مضاعف	غَنِيٌّ (دولتمند) أَغْنِيَاءُ - حَبِيْبٌ (دوست) أَحِبَّاءُ -
۱۸ فَعَالَى	فَعْلَاءُ فِعْلَى فُعْلَى فَعْلَانٌ	اسمی صفت صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارَى - فَتْوَى (حکم شرعی) فَتَاوَى - ذِفْرَى (گدی) ذَفَارَى - سُعْدَى (نام عورت) سَعَادَى - حُرْضَى (مشکی بکری) حَرَاضَى - خُنْثَى (ہیجڑا) خَنَاثَى - سَكْرَانُ - سَكَارَى -
۱۹ فُعَالَى	فَعِيْلٌ فَعْلَانٌ	صفت صفت	أَسِيْرٌ (قیدی) أُسَارَى - سَكْرَانُ - سُكَارَى -

منتہی الجموع کے اوزان

وزن جمع		وزن مفرد	شرط	امثلہ
(۱) جن جمعوں کے پہلے دو حرف مفتوح، تیسرا حرف الف اور الف کے بعد دو حرف ہوں پہلا مکسور	مَفَاعِلُ ۱	مَفْعَلٌ	اسم ظرف و اسم آلہ	مَسْجِدٌ۔ مَسَاجِدُ جمع۔ مِضْرَبٌ۔ مَضَارِبُ جمع۔
		مَفْعُلَةٌ	—	مَكْرُمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ جمع۔
	فَوَاعِلُ ۲	فَاعِلَةٌ	اسم ہو یا صفت	كَاثِبَةٌ (پیش شانہ اسپ) كَوَاثِبُ جمع۔ نَائِمَةٌ۔ نَوَائِمُ جمع۔
		فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	كَاهِلٌ (مونڈھا) كَوَاهِلُ جمع۔ نَاهِقٌ (ہینگنے والا) نَوَاهِقُ جمع۔
	فَعَائِلُ ۳	فَعِيْلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِيْنَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ جمع۔ نَفِيْسَةٌ (عمدہ) نَفَائِسُ جمع
		فَعُوْلَةٌ	صفت	عَجُوْزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ جمع۔
		فِعَالَةٌ	اسم	حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ جمع۔ رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ جمع
				ذُؤَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ جمع۔
		فَعَالٌ	اسم	شَمَأَلٌ (خصلت) شَمَائِلُ جمع۔
	فَعَالٰى ۴	فَعْلَاءُ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِيْ جمع۔ عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارِيْ جمع
		فَعْلٰى	اسم	فَتْوٰى (حکم شرعی) فَتَاوِيْ جمع۔
		فِعْلٰى	اسم	ذِفْرٰى (پس گوش) ذَفَارِيْ جمع۔
(۲) جن جمعوں کے پہلے دو حرف مفتوح، تیسرا حرف الف اور الف کے بعد تین حرف ہوں درمیانی ساکن	مَفَاعِيْلُ ۵	مِفْعَالٌ	اسم آلہ	مِصْبَاحٌ (چراغ) مَصَابِيْحُ جمع۔
		مَفْعُوْلٌ	—	مَلْعُوْنٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِيْنُ جمع۔

تنبیہ جو اسم رباعی یا اُس کا ہموزن ہو اُس کی جمع قیاساً اوزان نمبر (۱) کے مطابق آئے گی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعَافِرُ۔ اِصْبَعٌ (انگلی) اَصَابِعُ۔ اگر آخر میں ۃ ہو تو گر جائیگی جیسے تَجْرِبَةٌ تَجَارِبُ۔ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو ی ماقبل مکسور سے بدلکر اُسکی جمع وزن نمبر (۲) کی صورت میں ہو گی جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) قَرَاطِيْسُ۔ سُلْطَانٌ (بادشاہ) سَلَاطِيْنُ۔ اِقْلِيْمٌ (ولایت) اَقَالِيْمُ۔ جو خماسی ہو اُس کا اخیر حرف گرا کر اوزان نمبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ۔ جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) سَفَارِجُ۔ اگر اخیر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اُس کو بھی گرا دو جیسے عِنْدَلِيْبٌ (بلبل) عَنَادِلُ۔

جمع کے متعلق چند فوائد۔

(۱) کبھی جمع کے حروف اَور ہوتے ہیں اور واحد کے اور۔ اس کو اصطلاح میں جمع مِن غیر لفظہٖ کہتے ہیں۔ جیسے اِمْرَاَۃٌ کی جمع نِسَآءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْ +

(۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے۔ جیسے اُمٌّ (ماں) اُمَّھَات۔ فَمٌ (منہ) اَفْوَاہٌ۔ مَاءٌ (پانی) مِیَاہ +

(۳) کبھی واحد اور جمع کی شکل میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ صرف اعتباری فرق ہوتا ہے۔ جیسے فُلْکٌ (کشتی وکشتیہا) +

(۴) کبھی جمع کی جمع کی جاتی ہے۔ اور اُس کو جمعُ الجمع کہتے ہیں۔ جیسے

کَلْبٌ (کتا) اَکْلُبٌ۔ اَکَالِبُ۔	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ۔ حُمُرَاتٌ۔
نِعْمَۃٌ (نعمت) اَنْعُمٌ۔ اَنَاعِمُ۔	بَیْتٌ (گھر) بُیُوْتٌ۔ بُیُوْتَاتٌ۔

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بدون ۃ کے جنس پر اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بدون ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں۔ اُن کو اِسْمِ جِنْس کہتے ہیں۔ جیسے

شَجَرَۃٌ (درخت) شَجَرٌ (درختہا)۔	کَمْءٌ (کھنبی) کَمْاَۃٌ (کھنبیاں)۔
تَمْرَۃٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں)۔	جَبْءٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبْاَۃٌ (بہت سی گھاس)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ اُن میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور اُن کا واحد نہیں ہوتا۔ جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَھْطٌ (جتھا)۔ یا واحد ہوتا ہے۔ مگر اُس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے۔ جیسے رَاکِبٌ (سوار) رَکْبٌ (سواراں) رَفِیْقٌ (ہمراہی) رُفْقَۃٌ (ہمراہیان) خَادِمٌ (خدمتگار) خَدَمٌ (خدمتگاران) صَاحِبٌ (مصاحب) صَحَابَۃٌ (مصاحبان۔ ایسے اسما کو اِسْمِ جمع کہتے ہیں +

سبق نمبر ۲۳

نسبت کا بیان۔

اسم کے آخر میں یائے مشدّد ما قبل مکسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں۔ اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اُس کو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہے۔ اُس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے۔ جیسے ہِنْدِیٌّ (جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو)۔ مَسِیْحِیٌّ (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو)۔ نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) جس لفظ کے آخر میں ۃ ہو۔ نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے کُوْفَۃٌ۔ کُوْفِیٌّ۔ مَکَّۃُ۔ مَکِّیٌّ۔ اور نسبت کے بعد مؤنث کے لیے ۃ زیادہ کردی جاتی ہے۔ جیسے کُوْفِیَّۃٌ و مَکِّیَّۃٌ +

(۲) فَعِیْلٌ۔ فَعِیْلَۃٌ۔ فُعَیْلَۃٌ جب ناقص ہو تو پہلی یؔ کو دور کریں اور دوسری کو وؔ سے بدلکر ما قبل کو فتحہ دیں۔ جیسے عَلِیٌّ۔ عَلَوِیٌّ۔ غَنِیَّۃٌ۔ غَنَوِیٌّ۔ اُمَیَّۃٌ۔ اُمَوِیٌّ +

(۳) جو اسم غیر اجوف و غیر مضاعف فَعِیْلَۃٌ یا فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ حرف علّت و ۃ کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے۔ جیسے مَدِیْنَۃٌ۔ مَدَنِیٌّ۔ کَھُوْلَۃٌ۔ کَھَلِیٌّ۔ جُھَیْنَۃٌ۔ جُھَنِیٌّ۔ مگر طَبِیْعَۃٌ اور سَلِیْقَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے +

(۴) فَعِیْلٌ اور فُعَیْلٌ صحیح سے یؔ نہیں گرتی جیسے رَبِیْعٌ۔ رَبِیْعِیٌّ۔ عُبَیْدٌ۔ عُبَیْدِیٌّ مگر ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ۔ خلاف قیاس آیا ہے +

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو وؔ سے بدل جاتا ہے جیسے رِضیٰ۔ رِضَوِیٌّ +

مَوْلیٰ۔ مَوْلَوِیٌّ اور پانچویں جگہہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفیٰ مُصْطَفِیٌّ مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے +

(۶) الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے۔ جیسے قُرَّاءٌ قُرَّائِیٌّ۔ اور علامت تانیث ہو تو وٗ سے بدل ہوتا ہے جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے سَمَاءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِیٌّ و سَمَاوِیٌّ +

(۷) جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو۔ وہ قائم مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعی رح) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی رح کا پیرو) +

(۸) اگر یٰ تیسری جگہہ بعد کسرہ یا یٰ کے ہو تو وٗ سے بدل جاتی ہے۔ اور ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے عَمٍ (عَمِیٌ) سے عَمَوِیٌّ۔ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ اور اگر چوتھی جگہہ ہو تو اُس کا حذف اور وٗ سے ابدال دونو جائز ہیں۔ جیسے دِھْلِیْ سے دِھْلِیٌّ و دِھْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہہ ہو تو گر جاتی ہے۔ جیسے مُشْتَرِیْ سے مُشْتَرِیٌّ +

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو۔ تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے۔ جیسے اَخٌ۔ اَخَوِیٌّ۔ اَبٌ۔ اَبَوِیٌّ۔ دَمٌ۔ دَمَوِیٌّ +

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے۔ جیسے نُوْرٌ نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ حَقَّانِیٌّ۔ هِنْدٌ هِنْدَوَانِیٌّ (سیف ہندی)۔ مَرْوٌ سے مَرْوَزِیٌّ (مرو کا آدمی) رَیٌّ سے رَازِیٌّ (رے کا رہنے والا) یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ۔ بَادِیَةٌ سے بَدَوِیٌّ (جنگلی) +

سبق نمبر ۴۷

تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیّر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیّر کریں اُسے مُکبّر اور جو تغیّر پاکر بنے اُسے مُصغّر کہتے ہیں۔ اسم مصغّر سے اُس کے مدلول کی چھوٹائی معلوم ہوتی ہے +

تصغیر کے پانچ وزن ہیں :-

(۱) فُعَيْلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے رَجُلٌ رُجَيْلٌ۔ عَبْدٌ عُبَيْدٌ +

(۲) فُعَيْعِلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدّہ نہ ہو۔ جیسے مِضْرَبٌ مُضَيْرِبٌ۔ جَعْفَرٌ جُعَيْفِرٌ۔ سَفَرْجَلٌ سُفَيْرِجٌ +

(۳) فُعَيْعِيْلٌ واسطے تصغیر ثلاثی و رباعی و خماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدّہ ہو جیسے مِضْرَابٌ مُضَيْرِيْبٌ۔ قِرْطَاسٌ قُرَيْطِيْسٌ۔ خَنْدَرِيْسٌ۔ خُنَيْدِرِيْسٌ +

(۴) فُعَيْلَانٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے سَكْرَانٌ۔ سُكَيْرَانٌ۔ اَجْمَالٌ۔ اُجَيْمَالٌ +

(۵) فُعَيْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرّد کے۔ جیسے سَفَرْجَلٌ سُفَيْرِجِلٌ +

فائدہ اگر مؤنّث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں ۃ ظاہر کی جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ (زمین) اُرَيْضَةٌ۔ شَمْسٌ (سورج) شُمَيْسَةٌ +

فائدہ علامت تانیث تثنیہ و جمع و نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے۔ جیسے طَلْحَةٌ طُلَيْحَةٌ۔ حُبْلٰی حُبَيْلٰی۔ حَمْرَاءُ حُمَيْرَاءُ۔ رَجُلَانِ رُجَيْلَانِ۔ هِنْدَاتٌ هُنَيْدَاتٌ۔ بَصْرِيٌّ بُصَيْرِيٌّ +

فائدہ جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو۔ تصغیر کے وقت اپنی اصل پر آجاتا ہے جیسے مُذْ مُنَيْذٌ۔ عِدَةٌ وُعَيْدَةٌ۔ اِبْنٌ بُنَيٌّ۔ بِنْتٌ بُنَيَّةٌ +

فائدہ الف جو دوسری جگہ ہو۔ تصغیر میں وٗ سے بدل جاتا ہے اور جو تیسری جگہ ہو وہ یٓ سے۔ جیسے ضَارِبٌ ضُوَيْرِبٌ۔ حِمَارٌ حُمَيِّرٌ (حُمَيْيِرٌ) +

ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں۔ اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصنفین یورپ نے معرفہ و نکرہ کے اقسام اور بحث حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُس کا بھی کیا جائے۔ چنانچہ یہ ضمیمہ انہی پر مشتمل ہے +

سبق نمبر ۵۰

معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شے پر دلالت کرے۔ **نکرہ** وہ ہے جو غیر معین شے پر دال ہو +

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

۱۔ **علم**۔ جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیْدٌ (نام شخص) کُوْفَۃُ (نام شہر) +

۲۔ **معرف باللام**۔ یعنی جب اسم پر اَلْ* داخل ہو۔ جیسے اَلْحَبِیْبُ +

۳۔ **ضمیر**۔ جیسے اَنَا (میں) اَنْتَ (تُو) وغیرہ +

۴۔ **اسم اشارہ**۔ جیسے ھٰذَا (یہ) ذٰلِكَ (وہ) +

۵۔ **اسم موصول**۔ جیسے اَلَّذِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ (جن) +

۶۔ جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)۔

ان میں سے نمبر ۳ و ۴ و ۵ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے +

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **ضمیر منفصل** جو ایک مستقل کلمہ ہو یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو۔ جیسے اَنَا (میں) +

(۲) **ضمیر متصل** جو اپنے ماقبل کا جزو بنکر مستعمل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ کی تُ +

---

* اَلْ حرف تعریف ہے اور اسم نکرہ میں آکر اُسکو معرفہ بنا دیتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں مگر اَلرَّجُلُ خاص وہ شخص ہے جو متکلم یا مخاطب کو معلوم ہو +

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں مرفوع منفصل منصوب منفصل گردان یوں آئیگی۔

(۱) ضمائر مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوَ	هِیَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	اَنْتُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

(۲) ضمائر منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	اِیَّاهُ	اِیَّاهَا	اِیَّاکَ	اِیَّاکِ	اِیَّایَ
تثنیہ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُمَا	اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُمَا	اِیَّانَا
جمع	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهُنَّ	اِیَّاکُمْ	اِیَّاکُنَّ	

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع منصوب۔ مجرور۔ بیان ان کا حسب ذیل ہے۔

(۱) ضمائر مرفوع متصل

ان کی دو قسمیں ہیں۔ بارز۔ مستتر +

بارز (ظاہر) کو کہتے ہیں۔ وہ تعداد میں گیارہ ہیں ا۔ و۔ ن۔ تَ۔ تِ۔ تُ۔ تُمَا۔ تُمْ۔ تُنَّ۔ نَا۔ ی۔ اور ی مضارع وامر کے ساتھ خاص ہے تفصیل ان کی سبق نمبر ۳ و ۷ میں مذکور ہو چکی ہے +

مستتر (پوشیدہ) کو کہتے ہیں۔ وہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتی۔ بلکہ ذہن میں پائی جاتی ہے۔ یہ ماضی کے دو صیغوں میں آتی ہے جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِیَ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں۔ جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ۔ تَضْرِبُ مؤنث غائب میں هِیَ۔ تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں اَنْتَ۔ اَضْرِبُ میں اَنَا۔ نَضْرِبُ میں نَحْنُ +

سبق نمبر ۷۶

(۲) ضمائر منصوب متصل۔

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہے۔ جیسے ضَرَبَہٗ (اُس کو مارا) میں ہٗ ضمیر مفعول ہے۔ گردان یوں آئے گی :۔

غائب	مخاطب	متکلم	
ضربہٗ	ضربکَ	ضربنی+	+ اصل ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبِیْ ہونا چاہیے تھا۔ مگر ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ واسطے حفاظت فتح کے نؔ ما قبل یؔ کے بڑھا دیا۔ اس کو نون وقایہ کہتے ہیں +
ضربہما	ضربکما	ضربنا	
ضربہم	ضربکم		
ضربہا	ضربکِ		
ضربہما	ضربکما		
ضربہنّ	ضربکنّ		

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر واو معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَہٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمہ کی آواز دیتا ہے۔ اِضْرِبْہُ +

(۳) ضمائر مجرور متّصل۔

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور انکی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہینگے۔ لَہٗ۔ لہما۔ لہم۔ لہا۔ لہما۔ لہنّ الخ اور ضمیر مجرور متصل باسم میں کہینگے۔ کتابہٗ۔ کتابہما۔ کتابہم۔ کتابہا۔ کتابہما۔ کتابہنّ الخ +

تنبیہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اگر ما قبل اُس کے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر یائے معروف کی مانند پڑھا جائیگا۔ جیسے بِہٖ اور اگر ما قبل یائے ساکن ہو تو اُس پر صرف کسرہ پڑھینگے۔ جیسے عَلَیْہِ۔ فِیْہِ +

سبق نمبر ۷۷

اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کے واسطے یہ الفاظ مقرر ہیں :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذا	ذانِ	أُولَاءِ (بالمد)
مؤنّث	تا۔ تہ۔ تھی۔ تی ذہ۔ ذھی۔ ذی	تانِ	أُولَى (بالقصر)

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ ھا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے -

مذکّر	ھٰذَا	ھٰذَانِ	ھٰٓؤُلَاءِ
مؤنّث	ھٰذِہٖ	ھَاتَانِ	

اسم اشارہ قریب کے بعد ك یا لك لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے -

مذکّر	ذاك ذٰلِك	ذانك	أُولٰٓئِك
مؤنّث	تاك تِلْك	تانك	أُولَاك

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارۂ مکان کے موضوع ہیں - اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے - مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے - دیکھو :-

قریب کے واسطے	بعید کے واسطے
ھُنَا - ھٰھُنَا	ھَنَا - ھُنَاكَ - ھُنَالِكَ - ثَمَّ - ثَمَّہْ -

اسمائے موصول کے واسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں :-

مذکّر	اَلَّذِی	اَللَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ - اَلْأُلٰی -
مؤنّث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ - اَللَّوَاتِیْ - اَللَّائِیْ - اَللَّاءِ -

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں - مَنْ اکثر ذوی العقول کے لیے - اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کے لیے مستعمل ہوتا ہے :-

سبق نمبر ۷۸ و ۷۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی +

اسم عدد ذاتی وہ ہے جو کسی شئے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے +

اسم عدد وصفی وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا) +

اسمائے اعداد ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں:-

صورت عددی	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث	صورت عددی	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث
۱	وَاحِدٌ / اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ / اِحْدٰی	۱۱	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَةَ
۲	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ - ثِنْتَانِ -	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشْرَةَ
۴	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ	۱۴	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	اَرْبَعَ عَشْرَةَ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ	۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٌ	۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانَ عَشْرَةَ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ
۱۰	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ			

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے ہے اور ۳ سے دس تک کی خلاف قیاس یعنی مذکر ۃ کے ساتھ اور مؤنث بغیر ۃ کے اور ۱۱ و ۱۲ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں +

اسکے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلی جزء کے ساتھ ۃ آئیگی اور مؤنث میں دوسری جزء کے ساتھ +

عَشَرَات یعنی دہائیوں میں مذکر و مؤنث برابر ہے اور اُن کے واسطے یہ لفظ مقرر ہیں :-

۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰
تِسْعُونَ	ثَمَانُونَ	سَبْعُونَ	سِتُّونَ	خَمْسُونَ	اَرْبَعُونَ	ثَلٰثُونَ	عِشْرُونَ

جب اِکائیاں انکے ساتھ ملائی جائیں تو ا و ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کے لیے مِائَۃٌ اور ہزار کے لیے اَلْفٌ مقرر ہے اور ان دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہونچتا ہے۔ مثلاً مِائَۃُ اَلْفٍ (ایک لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ (دس لاکھ) وغیرہ +

فائدہ - بولتے وقت اَحَاد (اکائی) کو پہلے بولیں گے۔ پھر عَشَرَات کو۔ پھر مِئَات کو اور اُلُوف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجے کے بعد واو عاطفہ بڑھائی جائیگی۔ جیسے هٰذِهِ السَّنَۃُ سَنَۃُ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ وَثَلٰثَمِائَۃٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ (۱۳۱۴ھجری)

اسمائے اعداد وصفی - پہلے عدد کے سوا فَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور اُن کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی سے اس طرح آتے ہیں :-

اَوَّلُ مذکر کے واسطے	اُوْلٰی مؤنث کے واسطے	سَادِسٌ مذکر کے واسطے	سَادِسَۃٌ مؤنث کے واسطے
ثَانٍ " "	ثَانِیَۃٌ " "	سَابِعٌ " "	سَابِعَۃٌ " "
ثَالِثٌ " "	ثَالِثَۃٌ " "	ثَامِنٌ " "	ثَامِنَۃٌ " "
رَابِعٌ " "	رَابِعَۃٌ " "	تَاسِعٌ " "	تَاسِعَۃٌ " "
خَامِسٌ " "	خَامِسَۃٌ " "	عَاشِرٌ " "	عَاشِرَۃٌ " "

اس سے آگے حَادِی عَشَرَ و حَادِیَۃَ عَشَرَ وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے :-

اعداد کسری - کسور نصف کے سوا تہائی سے دسویں حصے تک فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور اُن میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی یہ صورت ہے :-

عُشْرٌ	تُسْعٌ	ثُمْنٌ	سُبْعٌ	سُدْسٌ	خُمْسٌ	رُبْعٌ	ثُلْثٌ	نِصْفٌ
۱/۱۰	۱/۹	۱/۸	۱/۷	۱/۶	۱/۵	۱/۴	۱/۳	۱/۲

عُشْرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے - جیسے جُزْءٌ مِّنْ اَحَدَ عَشَرَ (۱/۱۱) وغیرہ +

سبق نمبر ۸

حروف کا بیان۔

حروف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروفِ عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ +

حروفِ عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اُس میں عمل کرتے ہیں اور **حروفِ غیر عاملہ** کچھ عمل نہیں کرتے۔ حروفِ عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) **حروف الجر** تعداد میں سترہ ہیں۔ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

بَاءٌ - تَاءٌ - کَافٌ و لَامٌ و وَاوٌ و مُنْذُ و مُذْ - خَلَا
رُبَّ - حَاشَا - مِنْ - عَدَا - فِيْ - عَنْ - عَلٰی - حَتّٰی - اِلٰی -

حروفِ جر کی مثالیں

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)۔

زَيْدٌ كَالْاَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)۔

وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ماروں گا)۔

مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ (میں نے اسے جمعرات کے دن سے نہیں دیکھا)۔

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)۔

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے باہر نکلا)۔

زَيْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں ہے)۔

زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)۔

ذَهَبْتُ اِلٰى زَيْدٍ (میں زید کے پاس گیا)۔

تَاللّٰهِ لَاَقْتُلَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کروں گا)۔

اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (یہ مال زید کا ہے)۔

مَا رَأَيْتُهٗ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٍ (میں نے سب قوم کو زید کے سوا دیکھا)۔

جَآءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)۔

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گزرا)۔

رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کمان سے چلایا)۔

اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھا لیا)۔

فائدہ۔ عَدَا اور خَلَا کے پہلے جب لفظ مَا آئے تو وہ تو اسم کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے جَآءَ الرَّهْطُ مَا عَدَا زَيْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا)۔ قَدِمَ الْقَافِلَةُ مَا خَلَا بَكْرًا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا) +

(۲) **حروف مشبّہ بالفعل** تعداد میں چھ ہیں۔ جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ وہ یہ ہیں:۔

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ ٭ ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

اِنَّ زَیْدًا قَآئِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاھِبٌ (میں نے سنا کہ زید جانے والا ہے)۔

کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)۔

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی واپس آتی)۔

قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)۔

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ (شاید اللہ تعالےٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)۔

(۳) **حروف النّدا**۔ تعداد میں پانچ ہیں یا۔ ایا۔ ھیا۔ ای۔ ھمزہ ٭ یا عام ہے۔ قریب بعید دونوں کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ ایا۔ ھیا بعید کے واسطے۔ ای۔ ھمزہ قریب کے واسطے معرفہ ان کے بعد مضموم ہوتا ہے اور اسم مضاف منصوب۔ جیسے یَا اَللّٰہُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ٭

(۴) **حروف الشرط**۔ تعداد میں چار ہیں اِنْ۔ لَوْ۔ لَوْلَا۔ اَمَّا:۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو تمہاری مدد کریگا)۔

لَوْ جَآءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ (اگر زید میرے پاس آتا تو میں اُس کی عزت کرتا)۔

لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ (اگر علی رضؓ نہ ہوتا تو عمر رضؓ تباہ ہو جاتا)۔

جَآءَ اَخَوَاکَ فَاَمَّا زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَھَنْتُہٗ۔ (تیرے دونو بھائی آئے زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی ذلت)۔

(۵) **حروف نواصب المضارع**۔ تعداد میں چار ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر اُس کو نصب دیتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

اَنْ و لَنْ پس کَیْ۔ اِذَنْ این چار حرف معتبر ٭ نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء

اِن کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ٭

(۶) **حروف جوازم المضارع**۔ تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

اِنْ و لَمْ۔ لَمَّا و لامِ امر و لائے نہی نیز ٭ پنج حرف این جازم فعل اند ہر یکے دعا

اِن کا بیان بھی مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ٭

(۷) **حروف النفی** تعداد میں دو ہیں مَا۔ لَا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب جیسے مَا زَیْدٌ قَآئِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تجھ سے بہتر کوئی نہیں) ٭

سبق نمبر ۸۱

حروف غیر عاملہ کا بیان

(۱) **حروفِ عطف**۔ تعداد میں دس ہیں :-
وَ ۱ - فَ ۲ - ثُمَّ ۳ - حَتّٰی ۴ - اَوْ ۵ - اِمَّا ۶ - اَمْ ۷ - لَا ۸ - بَلْ ۹ - وَلٰکِنْ ۱۰ +

مثالیں

جَآءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو (زید اور عمرو آئے)۔
اَتٰی بَکْرٌ ثُمَّ اَخُوْہُ (بکر آیا پھر اس کا بھائی)۔
هٰذَا اِمَّا حَجَرٌ وَّاِمَّا شَجَرٌ۔ (یہ پتھر ہے یا درخت)۔
قَدِمَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)۔
قَامَ رَشِیْدٌ فَهَامُوْنُ (رشید کھڑا ہوا پھر ہامون)۔
قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰی رَئِیْسُهُمْ (لوگ آئے یہاں تک کہ اُن کا سردار بھی)۔
هٰذَا اِنْسَانٌ اَوْحَیْوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)۔
مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو (زید نہیں کھڑا ہوا مگر عمرو)۔

(۲) **حروف التنبیہ**۔ تین ہیں۔ اَلَا ۱ - اَمَا ۲ - هَا ۳ +

مثالیں

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ (خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)۔
هَا زَیْدٌ قَآئِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)۔
اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار تم مت کرو) +

(۳) **حروفُ الایجاب**۔ پانچ ہیں :- نَعَمْ - بَلٰی - اِیْ - اَجَلْ - جَیْرِ :-

مثالیں

نَعَمْ واسطے ثبوت ماسبق کے آتا ہے۔ مثلاً جَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جاتے نَعَمْ + بَلٰی واسطے اثبات نفی کے آتا ہے۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی یعنی اَنْتَ رَبُّنَا +
اِیْ کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جیسے اَجَآءَ زَیْدٌ۔ اِیْ وَاللهِ +

(۴) **حروف التفسیر**۔ دو ہیں۔ اَیْ ۱ - اَنْ ۲ :-

مثالیں

هُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ +
نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ (ہم نے اُسے پکارا کہ اے ابراہیم) +

(۵) **حرف الرّدع**۔ صرف ایک لفظ کَلَّا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا کَلَّا (میں نے زید کو کبھی نہیں مارا) +

(۶) **حروف الاستفہام** ۔ دو ہیں۔ ھمزہ۔ ھَلْ۔ جیسے
اَجَاءَكَ زَیْدٌ (کیا زید تیرے پاس آیا)۔ ھَلْ عِنْدَكَ دِرْھَمٌ (کیا تیرے پاس درہم ہے)۔
ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے
مَنْ۔ مَا۔ مَاذَا۔ اَیُّ۔ مَتٰی۔ اَیَّانَ۔ اَنّٰی۔ اَیْنَ:۔
مَنْ فِی الدَّارِ (گھر میں کون ہے)۔ مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے)۔
مَاذَا یَقُوْلُ ھٰذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے)۔ اَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے)
مَتٰی تَذْھَبُ (تو کب جائیگا)۔ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ (قیامت کب ہوگی)۔
اَنّٰی لَكِ ھٰذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا)۔ اَیْنَ تَمْشِیْ (تو کدھر جائے گا)۔

(۷) **حروف التحضیض و التوبیخ** ۔ تین ہیں۔ ھَلَّا۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا۔ جب یہ
حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے ھَلَّا اَکْرَمْتَ
زَیْدًا وَ قَدْ کَانَ ضَیْفَكَ (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)۔
اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے ھَلَّا تَقْرَأُ
فَتَکُوْنَ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے) +

(۸) **حروف مصدر** ۔ دو ہیں مَا۔ اَنْ۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا ای ضربك +

(۹) **حرف توقع** ۔ قَدْ ہے۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے
تقلیل کے معنے دیتا ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (تحقیق نماز کھڑی ہوئی)۔
اَلْجَوَادُ قَدْ یَبْخَلُ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے) +

(۱۰) **حروف التاکید** ۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور
لام مفتوح۔ فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَةٌ اِلَّا
اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہوتے)
اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے) +

باب ششم

(غلام مصطفیٰ کلاتی کیلانی)

سفرنامہ بلاد اسلامیہ

یہ دلچسپ سفرنامہ حافظ عبدالرحمن صاحب
مشہور سیاح امرتسری نے ملک مصر روم اور شام
میں ایک عرصہ قیام کرنے کے بعد مرتب کیا۔ اسمیں مصریوں
اور ترکوں کے عادات و اطوار طریق معاشرت۔ طرز تعلیم
مقامات قابل سیر خصوصاً ملکی انتظام و فوجی حالت۔ اور
سلطان المعظم کے عہد کی ترقیات مفصل طور پر بیان کیگئی
ہیں ہماری معلومات کے مطابق اس قسم کا کوئی سفرنامہ
بلاد اسلامیہ پر اب تک شائع نہیں ہوا۔ طرز بیان
اور چھپائی کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے

(بار دوم) قیمت فی جلد ... ۱۲؍

ملنے کا پتہ

شیخ امام بخش [illegible] انارکلی لاہور

نوٹ: جس کتاب پر ایجنسی کی مہر نہ ہوگی۔ وہ مال مسروقہ سمجھا جاوے گا۔

کتاب النحو

یعنی

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلۂ مشقی و سوالات امتحانی و ترکیب جملات

مؤلفہ

حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف۔ کتاب النحو۔ عربی بول چال ہر دو حصہ

الصدیق۔ المرتضیٰ۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند

ملنے کا پتہ

شیخ امام بخش صاحب کھوڑی سابق منیجر پنجاب بخش ایجنسی انارکلی لاہور

(دفعہ چہاردہم) سنہ ۱۹۲۲ء میں (قیمت فی جلد ۸/)

دین محمدی پریس لاہور

فہرست مضامین کتاب النحو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ طبع چہاردہم

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو قبولیت عام حاصل ہوئی کہ تھوڑے عرصے میں اس کی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدردانی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں ۱۹۰۸ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسۂ حمیدیہ میں داخل کیا۔ ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اس کے پہلے حصّے کتاب الصرف کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی سابق ڈائرکٹر مدارس حیدرآباد دکن اور شمس العلماء سید علی بلگرامی جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونوں رسالوں کو درسی کتابوں کے واسطے منتخب فرمایا۔ اور پنجاب یونیورسٹی نے ان کا انٹرنس میں پڑھایا جانا داخل کورس منظور کیا ہے ❖

اب یہ چودھواں ایڈیشن ضروری تغیرات کے بعد شائع کیا جاتا ہے ❖

لاہور۔ انارکلی	مینجر
یکم جنوری ۱۹۲۲ء	شیخ امام بخش گھڑی ساز مینجر اچیسن ایجنسی انارکلی لاہور

دیباچہ طبع اوّل

نحو جاننے کی ضرورت عربی زبان ملک عرب میں تو ایک مدّت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن ساتویں صدی مسیحی میں جب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تائید غیبی سے خدائے ذوالجلال کی وحدانیت کا اعلان کیا۔ اور اُس کی توحید کی اشاعت کا ذریعہ قرآن مجید قرار پایا تو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اس کا سیکھنا ضروری ہو گیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی۔ اس لیئے اکثر اشخاص اور خاصکر سمجھ دار آدمیوں کو فہم قرآن میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس زبان کو کسی قاعدہ وقانون سیکھنے کے بغیر سمجھنے اور لُطفِ سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے۔ مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین سے قدم باہر رکھا اور خصائص لسانی کی اجنبیّت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن میں سدّراہ ہوئی۔ بلکہ اُن کے میل ملاپ سے بعض عام عربوں کی بول چال میں بھی کبھی کبھی لحن (غلطی اعراب) واقع ہونا شروع ہوُا۔ تو علمار کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو بعد میں **صرف و نحو** کے نام سے مشہور ہوئے +

نحو کے ابتدائی قواعد مؤرخین نے قواعد نحو کا جامع اُبوالاسود دُئلی کو قرار دیا ہے۔ جس کو علی رضہ مرتضےٰ نے پہلی صدی ہجری میں چند قواعد بتلائے تھے۔ ان قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور اُن کی حرکات پر قائم کی گئی۔ چنانچہ مفردات کی نسبت آپؐ نے کہا الکلام کلہ ثلاث اسمٌ و فعلٌ و حرفٌ۔ فالاسم ما انبأ عن المسمّےٰ۔ والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمّےٰ۔ والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل۔ پھر مسمے اور اُس کی حرکات سے جو کاروبار ظہور میں آتے ہیں۔ ان کی شناخت کی اس طرح رہنمائی کی۔ کُلُّ فاعلٍ مرفوعٌ و کُلُّ مفعولٍ منصوبٌ و کُلُّ مضاف الیہ مجرورٌ مؤرخین کا اعتماد تو اسی روایت پر ہے مگر مغنی اللبیب کی ایک شرح الشرح جو حال

ہیں مصر سے چھپ کر آئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد نحویہ فراہم کرنے کی بنیاد عمر فاروق رضؓ کے زمانے سے شروع ہو گئی تھی ؂

اس کی اصلیت یوں بیان کی گئی ہے کہ لوگ ایک شخص کو عمر فاروق رضؓ کے پاس پکڑ لائے جو آیۃ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ میں لفظ رسولہ کو لام کے زیر سے پڑھتا تھا۔ جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو اُس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ اس پر ابوالاسود دُئلی کو بُلا کر قواعد نحو کے جمع کرنے کا حکم دیا ؂

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بول چال کچھ ایسے انداز پر واقع ہوئی ہے۔ کہ کلمات کے آخر میں زبر کی جگہہ پیش اور پیش کی جگہہ زبر پڑھنے سے فقرے کے معنے کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے۔ ولید بن عبدالملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے آخر میں ایک مشہور خلیفہ گزرا ہے۔ اُس کو اعرابی غلطی کے باعث بارہا ندامت اُٹھانی پڑی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام میں ہوئی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اعرابی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی۔ خلیفہ نے کہا مَا شَانَکَ (تجھ میں کیا برائی ہے) اُس نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْنِ (میں بُرائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں مَا شَانُکَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظَلَمَنِیْ خَتَنِیْ (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے) ولید نے کہا مَنْ خَتَنَکَ (تیری ختنہ کس نے کی ہے) اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہوگی۔ سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُکَ (تیرا داماد کون ہے)۔ دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہہ زبر پڑھنے سے مطلب اَور کا اَور ہو گیا ؂

غرض اِن خصوصیات کی بنا پر عجمیوں بلکہ کم فہم عربوں کو بھی قواعد صرف و نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے۔ اِن علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابوالاسود دُئلی سے منقول ہوئے۔ مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر خلیل اور سیبویہ نے بصرہ میں۔ کسائی اور فرّا نے کوفہ میں عربی زبان کے محاورات کا تتبّع کر کے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ وسعت دی کہ صرف و نحو

اور زبان دانی کے اندر بیسیوں کتابیں اُن دنوں میں تصنیف ہو گئیں۔ اور اس وقت تو اُن کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے +

عربی زبان کا مخزن علوم ہونا عربی کا ابتدائی زمانہ کچھ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مختص نہ تھا۔ بلکہ عام طور پر عربی زبان علمی زندگی کے واسطے ابر رحمت کا ایک نمونہ تھا خلفائے عباسیہ کی کوشش سے بغداد میں اور خلفائے بنی امیہ کی سعی سے اُندلس میں علوم حکمیّہ اور فنون ادبیہ نے وہ ترقی کی کہ یونان۔ مصر۔ فارس۔ اور ہند تک کے دفینوں سے جو کچھ اُن کے ہاتھ لگا ایک دفعہ سب کو عربی کا لباس پہنا دیا۔ اس کے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے علوم میں اور ممالک بعیدہ کی سیر و سیاحت سے جغرافیہ و تاریخ میں معلومات مفیدہ کا اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے عالم اسلامی دنیا کے سوا۔ فرانس۔ انگلستان اور جرمنی میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذاہب اور اختلاف زبان کے عربی اور اُس کے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس یہ دوسرا رتبہ ہے۔ جو عربی زبان کو روئے زمین کی ناموری زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے +

عربی زبان کی وسعت الفاظ۔ عربی زبان کو مخزن علوم و فنون ہونے کے علاوہ ایک خصوصیّت یہ حاصل ہے۔ کہ اس میں الفاظ کی وسعت بہت ہے۔ مختلف چیزوں کے نام۔ اُن کے رنگوں اور قسموں اور اوصاف متعدّدہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ شہد کے واسطے اسّی نام ہیں۔ اور اژدہے کے دو سو اور شیر کے پانسو نام اور اونٹ و شراب کے ہزار ہزار نام اور تلوار کے قریبًا چار ہزار۔ اس وسعت لسانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج علوم و فنون کے ترجمہ کے متعلق اردو میں جس قدر نئی اصطلاحات بہم پہنچائی جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عربی زبان کا دامن اُن سب کے واسطے نہایت فراخ ہے۔ ریاضی۔ طبعی۔ فلسفہ۔ قانون۔ طب۔ جغرافیہ اور تاریخ کے جس قدر الفاظ اُردو میں مستعمل ہیں وہ سب عربی سے ماخوذ ہیں +

ہندوستانیوں کو عربی زبان جاننے کی ضرورت۔ اس وقت ہندوستان میں عربی زبان کہیں بولی نہیں

جاتی۔ نہ وہ خط و کتابت کا ذریعہ ہے۔ اور نہ حکام وقت کے دفاتر میں عام طور پر کچھ کام آسکتی ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس زبان سے مذہبی لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے۔ کہ اس گئی گذری حالت میں بھی عربی کی سینکڑوں درس گاہیں اُنہوں نے اپنے ذاتی شوق سے جاری کر رکھی ہیں۔ ہزاروں عالم اس کے دقائق سمجھنے والے موجود ہیں۔ کوئی شہر ایسا کم ہوگا جس میں ہزار بارہ سو شریف مسلمانوں کی بستی ہو۔ اور وہاں کی خاک پاک سے ایک دو عالم ظہور پذیر نہ ہوں ✦

کتاب النحو لکھنے کی ضرورت مسلمانوں کی مقدس کتاب کا عربی میں ہونا ہر قسم کے علوم وفنون کا اُس میں پایا جانا۔ اصطلاحات جدیدہ کی ہمرسانی میں اُس سے مدد لینا۔ یہ سب ایسے امور ہیں جو مجھ کو عربی نحو لکھنے کا باعث ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں نحو کی مجمل اور مفصل کتابیں تو بیشمار موجود ہیں۔ لیکن اردو خوانوں کو ابتداءً اُن کا پڑھنا دشوار ہے۔ اس واسطے اس کتاب میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ کہ ہدایۃ النحو اور اُس سے فروتر رسالوں کے اکثر مضامین اور کافیہ و فوائد ضمدیہ کے خاص خاص مسئلے ایک مناسب ترتیب کے ساتھ اس میں آ جائیں اور طرز بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان اس کو پڑھ سکے۔ قواعد نحویہ کی مشق اور اعراب میں مہارت پیدا کرنے کے واسطے ایک سلسلہ مشقی سوالات کا دیا ہے۔ اور اُس میں زیادہ تر قرآن مجید کی آیتیں لکھی گئی ہیں۔ کچھ فقرات کو بگاڑ کر لکھا ہے۔ تاکہ طلبا اپنی زور طبیعت سے اُن کو درست کریں۔ غالبًا اس سے پہلے اس ترتیب اور سہولت اور جامعیت کی کوئی کتاب اُردو میں نہیں لکھی گئی۔ خاتمہ کتاب میں ایک ضمیمہ محاورات روزمرہ کا سلسلہ وار درج کیا گیا ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال سیکھنے میں بہت کچھ رہنمائی کا ذریعہ ہوگا ✦

امرتسر ہال بازار۔ الراقم

۲۵ جنوری سنہ ۱۸۹۸ء | خاکسار عبدالرحمٰن ولد مولوی حافظ علم الدین صاحب ہوشیارپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب النحو

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم۔ فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے آخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو ٭

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے ٭

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے۔ اُس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ بامعنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد۔ دوسری مرکب ٭

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنے معنے دے۔ اُس کو کلمہ کہتے ہیں اور اُس کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے ٭

مرکّب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے۔ اُس کی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید ٭

مرکّب مفید وہ ہے کہ جب متکلّم بات کر کے چپ ہو جائے تو سُننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ اُس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَآءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

مرکّب غیر مفید۔ وہ ہے جس سے سُننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سُننے کا انتظار باقی رہے۔ اس کو مرکّب ناقص بھی کہتے ہیں جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) ٭

سبق نمبر (۲ و ۳)

کلام کی تعریف و تقسیم کلام اُن دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنی فائدہ بخش نسبت پائی جائے۔ جس کلمے کی طرف نسبت کریں۔ اُس کو مُسند الیہ کہتے ہیں اور جس کو نسبت کریں۔ اُس کو مُسند۔ یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل +

دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے۔ اس کے دونوں جزو اسم ہیں پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند۔ اس کو جملۂ اسمیّہ کہتے ہیں +

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے۔ اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم۔ فعل مسند اور اسم مسند الیہ کہلاتا ہے۔ اِس کو جملۂ فعلیّہ کہتے ہیں +

یاد رکھنا چاہیئے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ اور مسند کبھی اسم کبھی فعل۔ حرف کو نہ مسند ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی +

مرکّب غیر مفید کی تقسیم مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں:۔

۱۔ **مرکّب اضافی** جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ +

۲۔ **مرکّب توصیفی** جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ +

اِن کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکّب غیر مفید کی ہیں جن کا بیان آگے مذکور ہوگا۔ (دیکھو صفحہ ۴۶) +

کلمات ثلاثہ کے خواص کوئی جملہ دو لفظوں سے کم نہیں ہوتا۔ خواہ لفظاً ہو جیسے اوپر مذکور ہوا۔ یا تقدیراً۔ جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں دوسرا کلمہ مستتر ہے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ پس جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور اُن کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے۔ تاکہ مسند اور مسند الیہ کی شناخت ہو سکے +

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اس کے اول میں داخل ہو۔ جیسے اَلرَّجُلُ بِزَیْدٍ۔ یا تنوین اُس کے آخر میں ہو۔ جیسے زَیْدٌ۔ یا مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ یا مسند الیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ یا موصوف ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ۔ یا تثنیہ ہو۔ جیسے رَجُلَانِ۔ یا جمع ہو۔ جیسے رِجَالٌ۔ یا منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ۔ یا مصغر ہو۔ جیسے قُرَیْشٌ۔ یا تاء تانیث متحرک آخر میں آئے جیسے مُسْلِمَۃٌ +

فعل کا خاصہ یہ ہے کہ قَدْ یا سَ یا سَوْفَ اُس کے اول میں آئے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ۔ یا اُس کے آخر میں جزم ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ یا مسند ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے ملے جیسے ضَرَبْتُ۔ یا تِ تانیث ساکن لاحق ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ +

حرف کا خاصہ یہ ہے کہ اسم وفعل کی کوئی علامت اس میں نہ ہو۔ اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل میں ربط کا کام دے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ +

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا مراد ہے؟

(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے؟

(۳) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں کیا فرق ہے؟

(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو؟

(۶) حرف کیا کام دیتا ہے؟

فقرات ذیل کو پڑھو اور اُن کے معانی پر غور کر کے کلمات ثلٰثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو +

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَۃٌ۔ (۲) سَیَصْلٰی نَارًا۔

(۳) ھِنْدٌ قَائِمَۃٌ۔ (۴) اِنْصَرَفَ عَنْہُ اَصْحَابُہٗ۔

(۵) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ۔ (۶) لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

سبق نمبر (۴)

معرب اور مبنی کا بیان۔ آخر کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) **مُعْرَب** وہ کلمہ ہے جو ماضی امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو۔ اُس کے آخر میں ہمیشہ تغیرّ و تبدل ہوتا رہتا ہے یعنی کسی حالت میں ضمہ کسی حالت میں فتحہ اور کسی حالت میں کسرہ آتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا۔ ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ۔ ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کے آخر تین حالتوں میں تین مختلف حرکتیں پیدا ہوئیں۔

(۲) **مَبْنِی** وہ کلمہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو۔ اس کے آخر میں کبھی تغیرّ نہیں ہوتا۔ یعنے کسی حالت میں بجائے ضمہ کے فتحہ یا بجائے فتحہ کے کسرہ نہیں آتا۔ جیسے جَاءَ ھٰؤُلَاءِ۔ رَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ۔ ذَھَبْتُ اِلٰی ھٰؤُلَاءِ۔ ان مثالوں میں ھٰؤُلَاءِ مبنی ہے جس کا آخر تمام حالتوں میں یکساں ہے۔

معرب اور مبنی کی بابت مختصراً یوں سمجھنا چاہیئے۔

مبنی آن باشد کہ ماند برقرار معرب آن باشد کہ گردد بار بار

تنبیہ۔ اسما بیشتر معرب اور تھوڑے مبنی ہیں۔ فعلوں میں صرف مضارع معرب ہے ماضی اور امر مبنی اور حرف سب مبنی ہیں۔ اس جگہ اسم معرب کے احکام لکھے جاتے ہیں۔ فعل کے احکام اپنے موقع پر درج ہونگے۔

اعراب کا بیان۔ اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اُس کو **عامل** کہتے ہیں۔ اسم کے تین اعراب ہیں۔ رَفع۔ نَصَب۔ اور جر۔ جس اسم پر رفع ہو اُس کو مرفوع جس پر نصب ہو اُس کو منصوب اور جس کو جر ہو اُس کو مجرور کہتے ہیں۔ امثلہ ذیل میں اسم کے عامل اور اعراب پر غور کرو:-

حالتِ رفعی جَاءَ زَیْدٌ اس میں جَاءَ عامل اور زید کا اعراب رفع ہے۔

حالتِ نصبی رَأَیْتُ زَیْدًا اس میں رَأَیْتُ عامل اور زید کا اعراب نصب ہے۔

حالتِ جرّی ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ اس میں بِ عامل اور زید کا اعراب جر ہے۔

فائدہ۔ معرب اور مبنی کی آخری حالت ظاہر کرنیکا طریق عام طور پر ایک ہے۔ مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو اُن کو رفع۔ نصب اور جر کہتے ہیں۔ اور جب مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ۔ فتحہ اور کسرہ کہلاتی ہیں۔

سبق نمبر (۵ و ۶)

اعراب کی قسمیں: اسم معرب کا اعراب کبھی بالحرکۃ ہوتا ہے۔ یعنی پیش۔ زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف۔ یعنی و۔ الف۔ ی سے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) اسم مفرد صحیح* اور جاری مجری صحیح اور جمع مکسّر کا رفع پیش سے۔ نصب زبر سے اور جرّ زیر سے ہوتا ہے۔

	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جرّی
اسم مفرد صحیح۔	هٰذَا زَيْدٌ	رَأَيْتُ زَيْدًا	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
قائم مقام صحیح جاری مجری صحیح	هٰذَا دَلْوٌ	رَأَيْتُ دَلْوًا	مررتُ بدلوٍ
	هٰذَا ظَبْيٌ	رَأَيْتُ ظَبْيًا	مررتُ بظبيٍ
جمع مکسّر۔	هٰذِهٖ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	مررتُ برجالٍ

(۲) تثنیہ۔ جیسے رجلان۔ یا مشابہ تثنیہ لفظاً جیسے اثنان۔ یا مشابہ تثنیہ معنیً۔ جیسے کلا۔ ان کا رفع الف سے۔ نصب و جرّی ماقبل مفتوح سے آتا ہے:۔

تثنیہ	جاءَ رجُلانِ	رأيتُ رجلينِ	مررتُ برجلينِ
مشابہ تثنیہ	جاءَ اثنان	رأيتُ اثنينِ	مررتُ باثنينِ
	جاءَ كلاهما	رأيتُ كِلَيهما	مررتُ بكِلَيهما

تنبیہ: واضح ہو کہ کلا ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) جمع مذکر سالم۔ جیسے مسلمون۔ یا مشابہ جمع لفظاً۔ جیسے عشرون۔ یا مشابہ جمع معنیً۔ جیسے اولو۔ ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے۔ نصب و جرّی ماقبل مکسور سے آتے ہیں۔

جمع مذکر سالم	جاءَ مسلمون	رأيتُ مسلمين	مررتُ بمسلمين
مشابہ جمع مذکر	جاءَ عشرون	رأيتُ عشرين	مررتُ بعشرين
	جاءَ اولو مالٍ	رأيتُ اولي مالٍ	مررتُ باولي مالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جرّ زیر سے ہوتا ہے۔ جیسے

جاءَني مسلماتٌ	رأيتُ مسلماتٍ	مررتُ بمسلماتٍ

* نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اُسے کہتے ہیں جسکے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زیدٌ اور جاری مجری صحیح وہ جس کے آخر و۔ ی ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دلوٌ (ڈول) ظبیٌ (ہرن)۔

تنبیہ۔ تفصیل مندرجہ ذیل پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ واحد۔ تثنیہ اور جمع کی اعرابی حالتوں میں تبدیلی کس طرح ہوتی ہے :۔

مذکر		حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری	مؤنث		حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
	واحد	مسلمٌ	مسلماً	مسلمٍ		واحد	مُسلمۃٌ	مسلمۃً	مسلمۃٍ
	تثنیہ	مسلمانِ	مسلمَینِ			تثنیہ	مُسلمتانِ	مسلمتَینِ	
	جمع	مسلمون	مسلمِینَ			جمع	مسلماتٌ	مسلماتٍ	

(۵) مندرجہ ذیل چھ اسم اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) ھَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (منہ) ذُوٌ (صاحب) جب یٓ متکلم کے سوا کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا رفع واؤ ماقبل مضموم سے۔ نصب الف سے اور جری ماقبل مکسور سے آتے ہیں :۔

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبٌ	ھذا ابوك	رَأیتُ اباكَ	مررتُ بابیك
فَمٌ	ھذا فوكَ	رأیتُ فاكَ	وضعتُ فی فیك
ذُو	ھذا ذومالٍ	رأیتُ ذامالٍ	مررتُ بذی مالٍ

(۶) اسم مفرد غیر منصرف کا رفع پیش سے۔ نصب اور جر زبر سے ہوتا ہے :۔

جاءنی احمدُ	رَأیتُ احمدَ	مررتُ باحمدَ

(۷) اسم منقوص یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یٓ ماقبل مکسور ہو۔ اُس کا رفع ضمّہ تقدیری سے اور جر کسرۂ تقدیری سے اور نصب فتحۂ لفظی سے آتے ہیں تقدیری کے یہ معنے ہیں کہ اعراب کی علامت لفظوں میں نہ ہو :۔

جاءنی القاضیْ	رأیتُ القاضیَ	مررتُ بالقاضیْ

(۸) اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ اور نیز وہ اسم جو یٓ متکلم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے :۔

اسم مقصور	جاءنی موسٰی	رأیتُ موسٰی	مررتُ بموسٰی
مضاف طرف یائے متکلم	جاءنی غلامیْ	رأیتُ غلامیْ	مررتُ بغلامیْ

سبق نمبر ۸۰

منصرف وغیر منصرف کا بیان اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منصرف جس میں نہ تو دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں اور نہ ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو سکے۔ اُس کے آخر میں حرکات ثلاثہ اور تنوین آتی ہے۔ جیسے زَیْدٌ۔ دوسرا غیر منصرف جس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کا ہو اس کے آخر میں کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ اور کسرہ کے مقام پر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے جَآءَ عُمَرُ۔ رَاَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ ✣

اسباب منع صرف کا بیان یہ نو سبب ہیں عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب۔ الف نون زائدہ۔ وزن فعل۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے ✣

عدل وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنے ہیں تین تین۔ اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنے صرف تین ہوتے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا کیونکہ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو **عدل تحقیقی** کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے۔ کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور سوائے علمیت کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے۔ اس کو **عدلِ تقدیری** کہتے ہیں ✣

صفت جو اصل میں وصفی معنی کے واسطے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سُرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے ✣

تانیث ہر علم جس کے آخر میں ۃ تانیث لفظاً ہو۔ جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا اُس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو۔ جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (زن حاملہ) یا الف ممدودہ کے ساتھ۔ جیسے صَحْرَآءُ (جنگل) ان میں سے

۱؎ نحوی ان کو اسباب تسعۂ منع صرف کہتے ہیں ✣

تانیث بالالف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے +
معرفہ۔ صرف وہ اسم جس میں علمیّت پائی جائے۔ جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے +
عجمہ۔ جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاھِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔ جیسے شَتَرُ (نام قلعہ دیار بکر) +
فائدہ۔ جو مؤنث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو۔ اُس کو منصرف اور غیر منصرف دونو طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے ھِنْدٌ و ھِنْدُ (نام عورت) اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا۔ جیسے مَاہُ وجُوْرُ (ملک عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) +
جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنے ایسی جمع جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو۔ جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے لیکن اگر آخر میں ۃ ہو۔ جیسے صَیَاقِلَۃٌ و بَرَامِکَۃٌ تو پھر یہ جمع غیر منصرف نہ ہوگی +
ترکیب یعنی وہ دو کلمے جو اضافت و اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں۔ جیسے بَعْلَبَکُّ (نام شہر) کہ بعل اور بک سے مرکب ہے اس میں دوسرا سبب علمیت ہے +
الف و نون زائدہ جب علم کے آخر میں ہو۔ جیسے عُثْمَانُ یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فعلان کے وزن پر ہے اور اُس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو۔ جیسے سَکْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو کہ اُس کی مؤنث ہی نہیں۔ جیسے رَحْمٰنُ +
وزن فعل ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو۔ جیسے دُئِلُ (نام قبیلہ) شَمَّرُ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اُس سے پہلے آئے۔ جیسے اَحْمَدُ (نام) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیّت ہے +

تنبیہ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تحقیقی۔ وزن فعل تانیث بالالف منتہی الجموع۔ فعلان صفتی جس کا مؤنث فعلانۃ نہ ہو۔ اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تقدیری۔ تانیث بالتاء۔ عجمہ۔ ترکیب۔ وزن فعل۔ فعلان جبکہ علم ہو +
فائدہ۔ ہر اسم غیر منصرف جبکہ اُس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اُسکو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَھَبْتُ اِلَی مَسَاجِدِکُمْ و اِلَی الْمَسَاجِدِ +

سبق نمبر (۹)

سوالات

الف (۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اُس کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۲) مبنی اور معرب میں کیا فرق ہے ؟

(۳) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اُس کو کیا اعراب آتا ہے ؟

(۴) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے ؟

(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئیگا ؟

ب ۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو ۔ اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے ۔ اُن کے اعراب کی تشریح کرو :-

(۱) رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ ۔ ذَهَبْتُ بِعُمَرَ ۔ جَاءَ غُلَامِیْ +

(۲) ذهب اثنانِ ۔ کانتا تحت عبدین ۔ خرجت بکلیهما +

(۳) لَا یَتَّخِذِ المؤمنون الکافرین اولیاءَ ۔ وکان بالمؤمنین رحیمًا +

(۴) کان ابوهما صالحًا ۔ جاؤا اباهم عشاءً ۔ اِرْجِعُوا الی ابیکم +

(۵) حُکی انّ رجلًا یسمّی احمد دخل فی بیت امرأة فقالت انصرف انصرف ۔ فقال الرجل انا احمد واحمد لا ینصرف فقالت نعم اذا نکر انصرف +

ج ۔ اِن فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو :-

(۱) هُنَّ مسلماتٍ ۔ مررتُ باحمدٍ ۔ رَأَیْتُ غلامِیَ +

(۲) جاء اباهما ۔ رَأَیْتُ ابیهم ۔ ذهبتُ بابوك +

(۳) جاء الرجلین ۔ رَأَیْتُ الرجلان ۔ مررتُ بکلاهما +

(۴) یاعمّ ورمتْ رجلیه ۔ ثُمَّ قال وصل الورمُ الی رُکبتاهُ +

سبق نمبر ۱۱

جملہ اسمیہ کا بیان۔

جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ کہ اس میں زَیْدٌ مسند الیہ ہے اور اُس کو مُبتدا کہتے ہیں۔ کَاتِبٌ مسند اور اس کو خبر کہتے ہیں +

مُبتدا اور خبر دونو مرفوع ہوتے ہیں۔ اور اُن کا عامل (رافع) ہمیشہ معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ میں سے ہر ایک مرفوع اور اُن کا عامل لفظوں میں کوئی نہیں ہے +

(مُبتدا اور خبر کے احکام)

مُبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ۔ صرف نکرہ کبھی مُبتدا نہیں ہو سکتا۔ خبر اکثر نکرہ اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالوں میں مُبتدا پر غور کرو +

۱۔ معرفہ کے مُبتدا ہونے کی مثالیں :۔

زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ اس میں زید مُبتدا معرفہ ہے +

اَلْعَدْلُ مَحْمُوْدٌ (انصاف پسندیدہ ہے) اس میں العدل مُبتدا معرفہ ہے +

۲۔ نکرہ مخصوصہ کے مُبتدا ہونے کی مثالیں :۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ۔ (بے شک مؤمن غلام مشرک سے بہتر ہے) اس میں عبد نکرہ وصفیت سے خاص ہو گیا +

ارجلٌ فی الدار ام امرأة (اس گھر میں مرد ہے یا عورت) اسمیں رجل نکرہ تقیید سے خاص ہو گیا +

ما احدٌ خیرٌ منك (تمسے بہتر کوئی نہیں) اسمیں احد نکرہ نفی کے تحت میں آنے سے خاص ہو گیا +

سَلَامٌ علیك اصل میں تھا سلامی علیك (تمپر میرا سلام ہو) اس میں سلام یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے سے خاص ہو گیا +

۳۔ خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں مذکور ہوا۔ مگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر بارز یا مستتر اکثر مُبتدا کی طرف اس میں راجع ہوتی ہے جیسے

زَیْدٌ ابوهُ قائمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) اس میں ابوہ کی ضمیر بارز زید کی طرف راجع ہے +

زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید مارتا ہے) اس جگہہ یضرب میں ضمیر مستتر ھو زید کی طرف عائد ہے +

۴۔ خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو تو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں مبتدا کے موافق ہوگی۔
خبر مفرد مذکر کی مثال اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (روزی بٹی ہوئی ہے)
خبر مفرد مؤنث " ارضُ اللهِ واسعۃٌ (خدا کی زمین فراخ ہے)
خبر تثنیہ مذکر " طلحۃُ وزبیرٌ صحابیّان (طلحہ اور زبیر دونو صحابی ہیں)
خبر جمع مذکر " الرّجالُ قوّامون علی النساء (مرد عورتوں پر حاکم ہیں)
خبر جمع مؤنث " نساءُ الحیّ جمیلاتٌ (اُس قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)

۵۔ مفصلۂ ذیل صورتوں میں مبتدا کا مقدم لانا واجب ہے:۔
(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضرور ہے۔ جیسے مَن ابُوكَ (تمہارا باپ کون ہے)
(۲) مبتدا اور خبر دونو معرفہ ہوں۔ جیسے زیدٌ اخوك (زید تمہارا بھائی ہے)
(۳) مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں جیسے افضلُ منّی افضل منك (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے۔)
(۴) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو۔ جیسے زیدٌ قام (زید کھڑا ہوا)

۶۔ مفصلۂ ذیل صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہے:۔
(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا واجب ہے جیسے اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہے) +
(۲) جبکہ خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو جیسے عندی مالٌ۔ فی الدار رجلٌ +
(۳) متعلق خبر کی ضمیر مبتدا میں ہو۔ جیسے علی التمرۃ مثلها زُبدًا (کھجور پر اتنا ہی مکھن ہے) +

۷۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں بھی آجاتی ہیں۔ جیسے زیدٌ عالمٌ عاقلٌ +

۸۔ جب مبتدا میں شرط کے معنے پائے جائیں تو خبر پر فَ لائی جاسکتی ہے۔ جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ (جو شخص نیک کام کرتا ہے اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے) +

۹۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اُس کے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے عندی مالٌ اے موجودٌ۔ زیدٌ فی الدار ای استقرّ +

۱۰۔ جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے الھلالُ واللهِ اس جگہ ھٰذا مبتدا محذوف ہے یعنے خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے +
اسی طرح کبھی خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے خرجت فاذا السّبعُ اس جگہ واقفٌ خبر محذوف ہے یعنی میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں۔ درندہ کھڑا تھا +

سبق نمبر (۱۲)

مشق جملۂ اسمیہ

(۱) ان فقرات میں پہلے مبتدا اور خبر کو پہچانو۔ پھر اُردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔ کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہُوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ +

اَللّٰہُ غَنِیٌّ۔ اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ۔ اَلثَّوْبُ جَدِیْدٌ۔ اَلْعِمَامَۃُ عَتِیْقَۃٌ۔ اَیْنَ بَیْتُ مَحْمُوْدٍ۔ مَنْ فِی الْحَدِیْقَۃِ۔ فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ۔ اَبُوْنَا اٰدَمُ +

(۲) ان فقروں میں جو لفظ محذوف ہو اُس کو ظاہر کرو:۔

عندنا کتابٌ۔ مَن بالباب۔ نحن فوق الارض۔ انتم تحت السّماء +

(۳) زیدٌ قام ابوہٗ میں خبر کونسی ہے؟ مَنْ جَآءَ فَلَہٗ دِرْھَمٌ میں ت کیسی ہے؟

(۴) نیچے کی مثالوں میں خبر کو درست کرو:۔

زَیْنَبُ صَالِحٌ[۱]۔ طلحۃُ قائمۃٌ۔ ھُمْ[۲] ظَالِمٌ۔ ھو مؤمنون۔ نحن عالمین۔ زَیْنَبُ[۳] وَرُقَیَّۃُ قاعداتٌ۔ رِجَالُ[۴] الحبش اسودُ +

(۵) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو۔ مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لاؤ:۔ کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہُوں) کا ترجمہ عربی میں کچھ نہیں ہو گا +

یہ کپڑا پُرانا ہے۔ وہ پگڑی نئی ہے۔ تمہارا گھر دور ہے۔ میری کتاب اچھی ہے۔ آسمان ہمارے سر پر ہے۔ زمین اُن کے پاؤں کے نیچے ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ احمد باغ میں کھڑا ہے۔ زینب دروازے پر بیٹھی ہے۔ خدا کی زمین فراخ ہے +

---

[۱] زینب عورت کا نام ہے اور طلحۃ مرد کا نام ہے۔ اس لیئے پہلے کی خبر صالحۃ اور دوسرے کی خبر قائمٌ آئیگی +

[۲] ھم جمع اور ھو مفرد ہے۔ اس لیئے ھم کی خبر ظالمون اور ھو کی خبر مومن آئیگی +

[۳] زینب ورقیۃ تثنیہ ہیں۔ اس لیئے خبر قاعدتان آئیگی +

[۴] رجال جمع ہے۔ اس واسطے خبر سُودٌ آئیگی +

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)
نواسخ جملہ کا بیان۔

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت مُبتدا کو اُن کا اسم اور خبر کو اُن کی خبر کہتے ہیں۔ اور یہ سب نواسخ جملہ کہلاتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) حروف مشبّہ بفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لا نفی جنس +

افعال ناقصہ۔ وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں۔ تمام افعال ناقصہ اور اُن کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں یہ تعداد میں تیرہ (۱۳) ہیں اور استعمال کی صورت یہ ہے:۔

کَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے۔ خواہ وہ خبر منقطع ہو جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی ہو۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (خدا علیم ہے) +

مضارع مجزوم کا نون حذف کرتے ہیں کَانَ کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب یا ساکن سے متصل نہ ہو۔ جیسے لَمْ اَكُ بَغِيًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں لَمْ اَكُنْ تھا۔ مگر لَمْ یَکُنْہُ اور لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہ ہ ضمیر منصوب ہے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے +

صَارَ[۲] واسطے تبدیل حالت کے آتا ہے۔ جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرہ بن گئی) +

اَصْبَحَ و اَمْسٰی و اَضْحٰی تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی صَبَاح (صبح کا وقت) مَسَا (شام کا وقت) ضُحٰے (چاشت کا وقت) کے مقارن کرنیکے واسطے آتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی اسی طرح +

ظَلَّ۔ بَاتَ جملہ کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں یعنی روز اور شب سے ملانے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سویا رہا) +

فائدہ۔ اوپر والے پانچوں فعل کبھی صَارَ کے معنے پر آجاتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید دولتمند ہوگیا) اس جگہہ صرف تبدیل حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں +

تنبیہ۔ چند اور فعل بھی ہیں جو صَارَ کے معنی دینے کی وجہ سے ملحقات صار کہلاتے ہیں۔ مثل اِرْتَدَّ و تَحَوَّلَ وغیرہ۔ جیسے فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (پس وہ بینا ہوگیا) +

مَازَالَ و مَابَرِحَ و مَافَتِئَ و مَاانْفَكَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے۔ جیسے مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اُس میں غنی نہ ہو +

مَادَامَ میں مَا مصدریہ ہے اور کسی کام کی تعیین وقت کے واسطے آتا ہے جو اُس کی خبر کے زمانے کے برابر ہو اور اسی واسطے جملۂ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے۔ جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں) +

لَیْسَ واسطے نفی مضمون جملے کے آتا ہے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر بؔ آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں) یہ اصل میں لَیِسَ تھا۔ کثرت استعمال سے لَیْسَ ہوگیا۔ ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا +

فائدہ۔ کَانَ کبھی تامہ ہوتا ہے۔ یعنے صرف فاعل پر تمام ہوجاتا ہے اور اُس وقت ثَبَتَ و حَصَلَ کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ (اگر تنگدست ہو) یہی حال اَصْبَحَ وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے جبکہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ اَیْ دَخَلَ فِی الصَّبَاحِ (زید نے صبح کی) +

سبق نمبر (۱۵)

افعالِ مقاربہ یہ چار فعل ہیں عسیٰ۔ کاد۔ کرب۔ اوشك اور واسطے قُرب خبر کے وضع کیے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ عسیٰ واسطے امید کے آتا ہے اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے۔ جیسے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل غیر منصرف ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا +

۲۔ کَادَ واسطے قُربِ حُصول خبر کے آتا ہے اور اُس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (قریب ہے کہ لوگ اُس کو جمٹ جائیں) +

تنبیہ عسیٰ کی خبر سے کبھی اَنْ حذف ہوتا ہے اور کَادَ کی خبر کے ساتھ کبھی آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر اَنْ کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اَنْ کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے +

۳۔ کَرَبَ و اَوْشَكَ شروع کے واسطے آتے ہیں۔ پہلے کی خبر بغیر اَنْ کے اور دوسرے کی خبر مع اَنْ کے ہوتی ہے جیسے کَرَبَ الْقَلْبُ يَذُوْبُ۔ (نزدیک ہے کہ دل پگھل جائے)۔ اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَّاْتِيَ۔ (نزدیک ہے کہ زید آئے) +

فائدہ طَفِقَ۔ جَعَلَ۔ اَخَذَ بھی افعال مقاربہ ہیں اور مضارع پر آتے ہیں مگر اُنکی خبر پر اَنْ کا لانا منع ہے جیسے طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (آدمؑ اور حوّا دونو اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے)۔ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے)۔ اَخَذْتُ اَكْتُبُ (میں لکھنے لگا) +

سوالات

(۱) کَانَ اور صَارَ ایک معنے میں مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مع وجہ بیان کرو +

(۲) مَادَامَ زَيْدٌ يَجْلِسُ کو پورا جملہ بنانے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے +

(۳) اَصْبَحَ زَيْدٌ قَائِمًا اور اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا میں اَصْبَحَ کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے؟

(۴) عسیٰ اور کَادَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۵) جَعَلَ اور اَوْشَكَ میں علٰحدہ علٰحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں؟

سبق نمبر (۱۶)

حروف مشبہ بالفعل - یہ چھ ہیں اِنَّ - اَنَّ (بے شک) - کَاَنَّ (گویا کہ) - لٰکِنَّ (لیکن) - لَعَلَّ (شاید کہ) - لَیْتَ (کاش کہ) - ان کو مشبہ بالفعل اس واسطے کہتے ہیں کہ ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں - استعمال کی یہ صورت ہے :-

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق مضمون جملہ کے آتے ہیں - جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ - (خدا بیشک بخشنے والا مہربان ہے) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ - (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے) +

کَاَنَّ واسطے تشبیہ کے - جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ - (زید گویا شیر ہے) +

لٰکِنَّ واسطے استدراک کے یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے - جیسے قَامَ زَیْدٌ - لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ - (زید کھڑا ہوا - مگر عمرو بیٹھا ہے) +

لَیْتَ واسطے تمنّی کے آتا ہے یعنے آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہوسکتی ہو - جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہوسکتی ہو - جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی) +

لَعَلَّ واسطے رجا یعنے ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے - جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ - (شاید قیامت قریب ہو) +

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب مَا کافہ آئے تو اُن کے عمل کو زائل کر دیتا ہے جیسے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اُس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) - كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ (گویا اُن کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے) +

سبق نمبر (۱۷)

اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے ملکر کلام تام بن جاتا ہے - جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہے - اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے -

اور اپنے اسم و خبر سے ملکر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے اور ایک فعل یا اسم کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اَور جزو جملہ بن سکے۔ جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَعَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ پہلی جگہہ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر بَلَغَ کا فاعل اور دوسری جگہہ عَلِمْتُ کا مفعول ہے +

فائدہ۔ اِنَّ (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اُس کے مشتقات کے بعد جب اَنَّ (مفتوحہ) کی خبر پر لام آئے تو اُس وقت اَنَّ بھی مکسورہ ہو جاتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ۔ (خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تم بیشک اُسکے رسول ہو) +

سوالات

(۱) لَیْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۲) اِنَّ اور اَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے؟

(۳) اِن فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو:۔

اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ۔ عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ +

سبق نمبر (۱۸ و ۱۹)

مَا و لَا مشابہ بلَیْسَ یہ دونو حرف نفی اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے:۔

مَا۔ معرفہ اور نکرہ دونو پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں)۔ مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں) +

لَا۔ ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)۔

جب مَا کی خبر اسکے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ +

جب لَا کے آخر میں ت لاحق ہو تو پھر لفظ حِیْن کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے۔ پس تقدیر یوں ہوگی:۔ لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ +

لا نفی جنس یہ حرف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ۔ لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا۔ اور معرفہ مرفوع ہوگا۔ جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ (حج کے دنوں میں نہ عورتوں کی رغبت کرے اور نہ گناہ) خواہ رفع تنوینی جیسے يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ۔ (وہ دن جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ یاری) +

نحویوں نے اسی اصل پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ میں پانچ وجہیں جائز رکھی ہیں:۔

۱۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ	(فتح ہر دو)	دونو جگہہ لا نفی جنس۔
۲۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ	(رفع ہر دو)	دونو جگہہ لا بمعنی لیس۔
۳۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ	(فتحہ اوّل۔ رفع دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنی لیس
۴۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ	(رفع اوّل وفتحہ دوم)	پہلا لا بمعنے لیس اور دوسرا نفی جنس
۵۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً	(فتحہ اوّل ونصب دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ۔

سوالات

(۱) لا مشابہ بلَيْسَ اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے؟

(۲) اِن فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اُردو میں اُن کا ترجمہ کرو:۔
مَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔ لَا عَلَيْكَ +

(۳) اِن فقروں میں مَا و لا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا؟
مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ۔ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ +

سبق نمبر (۲۰ و ۲۱) جملہ فعلیہ کا بیان۔

جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جزُ فعل ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ کہ اس میں قَامَ مسند ہے اور اُس کو فعل کہتے ہیں۔ زَیْدٌ مسند الیہ اور اُس کو فاعل کہتے ہیں +

ہر فعل لازم ہو یا متعدّی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور بصورت متعدّی ہونے کے مفعول کو نصب بھی۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمرًا +

(فاعل اور فعل کے احکام)

۱- فاعل وہ اسم ہے جس کے پہلے فعل یا شبہ فعل[*] بطریق اسناد آئے اور اُس فعل یا شبہ فعل کا قیام اس سے ہو۔ جیسے قام زیدٌ۔ زیدٌ قائمٌ ابوہُ۔ پہلی مثال میں قام فعل اور دوسری میں قائمٌ شبہ فعل ہے۔ جنہوں نے اپنے فاعل کو رفع دیا ہے +

۲- فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسم ظاہر اور دوسری اسم ضمیر

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا۔ اور تذکیر و تانیث میں دونو مطابق ہونگے۔ جیسے قام الرجل۔ قام الرجلان۔ قام الرجال۔

. . . . قامت المرأۃ۔ قامت المرأتان۔ قامت النساء۔

جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل وحدت تثنیہ و جمعیّت اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے

الرجلُ قام۔ الرجلانِ قاما۔ الرجالُ قاموا۔

المرأۃ قامت۔ المرأتانِ قامتا۔ النساءُ قُمْنَ۔

اس صورت میں الرجلُ مبتدا۔ قامَ فعل ضمیر (ھو) راجع طرف مبتدا وہ اس کا فاعل +

۳- جب فاعل مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا۔ جیسے قالت امرأۃ عمران۔ مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونو طرح سے آسکتا ہے۔ جیسے اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌ یا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ +

[*] شبہ فعل سے مراد اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبّہہ۔ مصدر اور اسم تفضیل ہے +

۴- فاعل مؤنث غیر حقیقی ہیں بھی فعل کی دو صورتیں ہیں:-
اگر فعل فاعل سے پہلے ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے۔ جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ وطلع الشمس۔ قرآن مجید میں ہے۔ وجُمِعَ الشَّمْسُ والقَمَرُ +
اگر فعل فاعل سے پیچھے ہو تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے الشَّمْسُ طلعت +
۵- جب فاعل جمع مکسر ہو خواہ ذوی العقول سے ہو خواہ غیر ذوی العقول سے تو اُس کا حال مؤنث غیر حقیقی کا سا ہوگا۔ جیسے قامت الرجالُ۔ قام الرجالُ ذهبتِ الایامُ۔ ذهب الایام۔ مگر یہاں الرجالُ قامُوا بھی کہہ سکتے ہیں +

(فاعل کب مقدم ہو گا)

فاعل عموماً مفعول سے پہلے آتا ہے مگر مفصلہ ذیل حالتوں میں فاعل کی تقدیم واجب ہے +
۱- اگر فاعل اور مفعول دونو اسم مقصور ہوں اور اشتباہ کا اندیشہ ہو۔ جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ +
۲- فاعل ضمیر متصل ہو۔ جیسے ضربتُ زیداً +
۳- مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو۔ جیسے ما ضرب زیدٌ اِلَّا عمرًا +

(فعل اور فاعل کس جگہ حذف ہونگے)

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے من ضرب اور تم کہو زیدٌ تو اس جگہہ ضرب فعل محذوف ہوگا۔ کبھی یہ وجوبًا حذف ہوتا ہے جیسے وان احدٌ من المشرکین استجارك اس جگہہ احدٌ کے پہلے استجارك فعل محذوف ہے
جب سوال کا جواب نعم یا بلٰی سے ہو تو فعل اور فاعل دونو حذف ہو جاتے ہیں جیسے اقام زیدٌ کے جواب میں کہا جائے نعم تو یہاں سے فعل اور فاعل دونو محذوف ہیں +

مفعول ما لم یُسَمَّ فاعلہ

یہ ایسے فعل کا مفعول ہے جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا۔ فعل مجہول اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے اور یہ احکام میں فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے اور اسے نائب فاعل بھی کہتے ہیں +
ہر فعل مجہول مفعول ما لم یسمّ فاعلہ کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زیدٌ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اُس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے +

سبق نمبر (۳۲)

جملہ فعلیہ کی مشق

(۱) اِن فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تذکیر پر غور کرو اور پھر اُردو میں اُن کا ترجمہ کرو:-

جَاءَ زَیْدٌ۔ ذَھَبَ بَکْرٌ۔ تَغَیَّرَ الْمَوسِمُ۔ طلع النھارُ۔
اِسْوَدَّ اللَّیْلُ۔ اِنْکَسَرَ الاناءُ +

(۲) اِن فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تانیث پر غور کرو اور پھر اُردو میں ترجمہ کرو:-

تَبَسَّمَتِ المرأۃُ۔ تدحرجتِ الکرۃُ۔ اِشتعلتِ النّارُ۔ اِنشقّتِ الارضُ +

(۳) اِن فقروں میں فاعل جمع ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت پر غور کرو اور پھر اُردو میں ترجمہ کرو:-

۱۔ اِبیضّتِ الثّیابُ۔ انکسرتِ الاوانی۔
۲۔ اشتھرت الاخبارُ۔ اختلفت الاقوال۔
۳۔ قال نِسوۃٌ فی المدینۃ۔ اذا جاءك المؤمنات۔

(۴) اِن فقروں میں فاعل ضمیر ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث پر غور کرو:-

۱۔ زیدٌ یمشی۔ اثنان لا یشبعان۔ الرجالُ قامُوا۔
۲۔ زینبُ تضحك۔ اُختاك لم تذھبا۔ نساءُ البلد اجتمعن۔

(۵) اِن فقروں کو درست کرو:-

ھندُ جاء۔ اخوانك قامُوا۔ اباءُ کم ماتا۔

(۶) فقراتِ ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو:-

وہ سو گیا۔ لڑکا ہنس پڑا۔ رات آئی۔ کپڑا کالا ہو گیا۔ چہرے گرد آلود ہوئے۔ زمین پھٹ گئی۔ سورج نکل آیا۔ دشمن مر گئے۔ میرے بھائی آ گئے۔ عورتیں شہر میں اکٹھی ہوئیں +

سبق نمبر (۲۳ و ۲۴)

مفاعیل خمسہ

مفعول پانچ ہیں۔ مفعول بہٖ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ۔ اور یہ سب فعل سے منصوب ہوتے ہیں۔ اِن کا مختصر بیان حسب ذیل ہے :-

(۱) مفعول بہٖ

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا)۔ کبھی یہ مفعول فعل پر مقدم آتا ہے۔ جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُ +

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہٖ کے عامل (فعل) کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُس کی کئی صورتیں ہیں :-

منادٰی وہ اسم جس پر حرف ندا آئے۔ یہ حرف قائم مقام اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہے۔ جیسے یا زَیْدًا کہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں) اَدْعُوْ کو کثرت استعمال کے باعث حذف کر کے حرف ندا کو اُس کا قائم مقام کیا۔ پس منادٰی مفعول بہٖ ہے۔ اور یہ کئی طرح سے آتا ہے :-

۱- اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے۔ جیسے یا زَیْدُ۔ یا رَجُلُ۔ جب منادٰی پر لام استغاثہ (فریاد رسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے۔ جیسے یا لَلْاَمِیْرِ لِزَیْدٍ (یا امیر اَغِثْ لِزَیْدٍ) اور اخیر میں الف استغاثہ کے لاحق ہونے سے مفتوح۔ مگر سوائے اُس پر لام نہیں ہوتا۔ جیسے یا زَیْدَاہ و یا زَیْدَاہ +

فائدہ جب منادٰی مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادٰی مع ابن کے مفتوح پڑھا جائیگا۔ جیسے یا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو۔ اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے پڑھا جائیگا +

۲- جب منادٰی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا اَهْلَ الْکِتَابِ۔ یا طَالِعًا جَبَلًا۔ یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ اگر معرف باللام ہو تو اَیُّهَا۔ اَیَّتُهَا۔ حرف ندا اور منادٰی کے درمیان لے آتے ہیں۔ جیسے یَاَیُّهَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیَّتُهَا الْمَرْاَۃُ۔ مگر لفظ اللّٰه پر صرف یا آتا ہے +

۳- لفظ رَبّ۔ اَبٌ۔ اُمٌّ۔ اور صاحب وغیرہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو

یا غلامی یا غلامِیَ ۔ یا غلامِ یا غلاما کی مانند چاروں طرح ان کا پڑھنا درست ہے جیسے یا ربِّ بجائے یا ربّی کے ۔ یا ابِ بجائے یا ابی کے مگر یا ابی اور یا اُمّی کی یٰ کبھی تَ سے بدلکر یا اَبَتِ و یا اُمَّتِ بھی پڑھی جاتی ہے ÷

۴۔ کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کے لیئے گرا دیتے ہیں جیسے یَا حَارِ یا حَارِثُ ہیں اور یا عبّ یا عبّاس ہیں اور اس کو ترخیم کہتے ہیں کبھی حرف ندا کا حذف ہوتا ہے ۔ جیسے یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا یعنی یا یوسفُ ایسا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ۔ دعا کے موقع پر حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مشدد لاتے ہیں ۔ جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ÷

۵۔ جب کسی مُردے کو یَا یا وَا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اُس کو مندوب کہتے ہیں ۔ یہ مندوب ہر امر میں مثل منادیٰ کے ہوتا ہے ۔ جیسے یا زیدا (ہائے زید) مگر کبھی اُس کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیتے ہیں ۔ جیسے وا مصیبتاہ (وائے مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے ۔ اور یا منادیٰ اور مندوب دونوں میں مشترک ہے ÷

اضمار علیٰ شرط التفسیر وہ اسم جسکا عامل ناصب (فعل) بشرط تفسیر مضمر (مقدر) ہو ۔ اُس کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے ما بعد میں عمل کرنے سے اُسی میں اُلجھا رہتا ہے اور ما قبل میں کچھ عمل نہیں کرتا ۔ جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ اس فقرے میں زَیدًا اسم منصوب اور اُسکے بعد فعل ضَرَبْتُ ہے جو اپنے ما بعد کے عمل میں اُلجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا ۔ پس اسمیں عمل کرنے کیواسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جائیگا ۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ ۔ مگر اسمیں تکرار فعل لازم آتی ہے ۔ اسواسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا ۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ یعنی قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ ۔ ایسے اسم سے پہلے اگر اِذَا کے سوا کوئی حرف شرط کا مثل لَوْ ۔ اِنْ ۔ متیٰ ۔ اینما ۔ حیثما کے آئے یا کوئی حرف تخصیص کا ہو تو اُسکو ضرور نصب آئیگا ÷

تحذیر تحذیر کے معنے ڈرانے کے ہیں جس چیز سے ڈرائیں اُس کو محذّر منہ کہتے ہیں ۔ یہ مفعول اِتَّقِ یا بَعِّدْ وغیرہ افعال کے مقدر ماننے سے آتا ہے ۔ جیسے اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ کہ اصل میں تھا اِتَّقِكَ وَالْاَسَدَ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) ۔ کبھی محذّر منہ مکرر لایا جاتا ہے ۔ جیسے اَلطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ کہ اصل میں تھا بَعِّدِ الطَّرِیْقَ (راستہ سے بچ) ÷

تنبیہ اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ کو یوں بھی کہ سکتے ہیں اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ لیکن اِیَّاكَ الْاَسَدَ کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے ۔

سبق نمبر (۲۵)
باقیماندہ مفعول

(۲) مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اُس کا مادہ فعل کا ہم معنی ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کے واسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ (میں قاری کی نشست بیٹھا)۔ (۳) بیان عدد کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا) +

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اس پر قَدِمْتَ محذوف ہے یا جیسے دُعا کے موقع پر کہتے ہیں رَعْیًا اور مراد یہ ہوتی ہے۔ رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْیًا (خدا تیرا حامی و مددگار رہو) +

(۳) مفعول فیہ وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو۔ اُس کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) ظرف زمان جس میں وقت کے معنی ہوں۔ جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) +

(۲) ظرف مکان جس میں جگہہ کے معنی ہوں۔ جیسے قُمْتُ خَلْفَكَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا) +

ظرف زمان خواہ محدود ہو خواہ غیر محدود یہ دونو فی کے مقدر ہونے سے منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے سَافَرْتُ شَهْرًا۔ قُمْتُ دَهْرًا اے فِی شَهْرٍ و دَهْرٍ۔ لکن ظرف مکان محدود میں فی کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے جلست فی الدّار۔ فی السّوق۔ فی المسجد کہ اسجگہہ جَلَسْتُ الدَّارَ وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ وَالْمَسْجِدَ +

(۴) مفعول لہٗ- وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا (میں نے اُس کو ادب دینے کے واسطے مارا) اس جگہہ تادیبًا مفعول لہٗ ہے۔ ایسا ہی حَارَبْتُ شُجَاعَةً (میں بسبب شجاعت کے لڑا) +

(۵) مفعول معہٗ- وہ اسم ہے جو بعد واو (بمعنی مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَةَ۔ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہہ طیالسۃ مفعول معہٗ ہے۔ ایسا ہی کفاك وزیدًا درهمٌ (تجھ کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے) +

سبق نمبر (۲۶)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اُس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ رَاکِبًا نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا جبکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مَشْدُوْدًا نے زید کی حالتِ مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جس حال میں کہ ہم دونو سوار تھے) اس جگہ رَاکِبَیْنِ دونو سے حال ہے فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لانا واجب ہے۔ جیسے جَآءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا) +

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اُس وقت واؤ اور ضمیر یا صرف واؤ کا ہونا اُس میں ضروری ہے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ +

جب حال جملہ فعلیہ ہو اور فعل اُس میں مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) جب فعل ماضی حال ہو تو اُس پر حرف قَدْ کا آنا ضروری ہے جیسے جَآءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ +

تمییز۔ تمییز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اُس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے جیسے جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا (زید ازروئے نسب کے بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو ازروئے چشموں کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نسبًا اور عُیُوْنًا تمیز ہیں +

فائدہ۔ تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسم تام[*] کا معمول بھی ہوتی ہے۔ کبھی مفرد مقدار[**] سے آتی ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (دو پیمانے گیہوں) رِطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّةً مگر اکثر اس کو مجرور باضافت پڑھتے ہیں۔ یعنی خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) +

---

[*] اسم تام اُس اسم کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنے تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے +

[**] نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں عدد۔ پیمانہ۔ وزن۔ مساحت +

سبق نمبر (۲۷)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلَّا یا اُس جیسے الفاظ کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا)۔ اس میں زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں داخل تھا۔ مگر اِلَّا کے ساتھ اس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا۔ اُس سے مستثنیٰ ہو گیا۔ پس قوم مستثنیٰ مِنْہُ ہے۔ یعنی وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی +

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں اول متصل جو مستثنیٰ مِنْہُ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوئم منقطع جو مستثنیٰ مِنْہُ کی جنس سے نہ ہو جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اسمیں حمارًا مستثنیٰ قوم کی جنس سے نہیں +

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب اِلَّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو (یعنے نفی اور نہی اور استفہام انکاری اُس میں نہ ہو) تو منصوب ہو گا۔ جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا۔ اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اُس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) اگر مستثنیٰ مِنْہُ مذکور اور متصل ہو تو اُس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ مِنْہُ کے موافق اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ جیسے وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ۔ اس جگہ شُهَدَآءُ کے لحاظ سے اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ بھی مرفوع پڑھتے ہیں +

(۲) اگر مستثنیٰ مِنْہُ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہو گا۔ جیسے لَا يَهْلِكُ اِلَّا الْفَاسِقُ۔ لَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ پہلی مثال میں اَحَدٌ مستثنیٰ مِنْہُ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے۔ اس واسطے اِلَّا الْفَاسِقُ مرفوع ہو گا۔ دوسری مثال میں شَيْئًا مستثنیٰ مِنْہُ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے۔ اسواسطے اِلَّا الْحَقَّ منصوب ہو گا +

اگر مستثنیٰ لفظ خَلَا و عَدَا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ اور اگر غیر اور سوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہو گا۔ جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ +

سبق نمبر (۲۸)

تمیز اسمائے اعداد۔ اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے :۔

۱۔ ثَلٰثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)

۲۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک منصوب اور مفرد۔ جیسے رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے)، فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا (اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے)

۳۔ مِائَةٌ۔ اَلْفٌ اور اُن کے تثنیہ و جمع کی مجرور مفرد۔ جیسے عِنْدِیْ مِائَةُ دِرْهَمٍ مائتا ثوب و مائۃ فرس۔ الف بقر و الفا عبد و الافُ حمار

فائدہ۔ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں :۔

ممیز از عدد بر سہ جہت دان	ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
ز دہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد	ز صد بر تر ہمہ فرد ست و مجرور

تنبیہ۔ واحد اور اثنان بغیر معدود (تمیز) کے مستعمل ہوتے ہیں اور اُن میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے۔ جیسے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ مگر ثلٰثۃ سے عشرۃ تک مذکر ۃ سے اور مؤنث بغیر ۃ کے آتا ہے۔ جیسے ثَلٰثَةُ رِجَالٍ و ثَلٰثُ نِسَاءٍ۔ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشَرَةَ امْرَأَةً مگر تیرہ سے ننانوے (۹۹) تک پھر خلاف قیاس۔ جیسے ثَلٰثَةَ عَشَرَ مذکر کے واسطے ثَلٰثَ عَشَرَةَ مؤنث کے واسطے اس ترکیب میں مذکر کے لیے عَشَرَ اور مؤنث کے لیے عَشَرَةَ کا استعمال قائم رہیگا

عقود یعنی دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونو برابر ہوتے ہیں۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ و عِشْرُوْنَ امْرَأَةً۔ اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واو عاطفہ بڑھائی جاتی ہے۔ جیسے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ و اِحْدٰی و عِشْرُوْنَ امْرَأَةً

سبق نمبر (۲۹ و ۳۰)

مجرورات

مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اُس کو جار مجرور کہتے ہیں جیسے فِی الدَّارِ۔ فی جار۔ الدّار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اُس کو مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے کِتَابُ زَیْدٍ کتاب مضاف زید مضاف الیہ گویا مضاف کے بعد لام حرف جرّ چھپا ہوا ہے۔ کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور رہوتا ہے۔ مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اُس کو رفع آتا ہے۔ کبھی نصب اور کبھی جرّ۔ امثلہ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو:۔

(۱) ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرِيْمِ (صاحب بخشش گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے۔ اس واسطے اُس کو رفع آیا۔

(۲) قَرَأَ خَالِدُ کِتَابَ اللّٰہِ (خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے۔ اس واسطے اُس کو نصب آیا۔

(۳) مَرَرْتُ بِوَلَدِ الرَّشِيْدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گزرا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے۔ اس واسطے اُس کو جرّ آیا۔

مضاف ہمیشہ آل تعریف سے خالی ہوتا ہے اور اضافت کے وقت تنوین نون تثنیہ و نونِ جمع اُس سے گر جاتا ہے۔ جیسے خَرَجَ غُلَامَا زَيْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غُلَامَا۔ اصل میں غُلَامَانِ تھا۔ یا جَاءَ مُسْلِمُوْا مِصْرَ (مصر کے مسلمان آئے) مُسْلِمُوْا اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) معنوی جس میں اسم فاعل۔ اسم مفعول و صفت مشبہہ کے سوا کوئی اور اسم مضاف ہو۔ یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر تین طرح سے آتی ہے۔ کبھی بتقدیر مِنْ سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنی خَاتَمٌ مِّنْ فِضَّةٍ کبھی بتقدیر فی سے جبکہ مضاف الیہ

ظرف ہو۔ جیسے ضَرْبُ الْیَوْمِ یعنی ضربٌ فی الیوم اور کبھی تقدیر لام سے جبکہ اوپر کی دونوں صورتیں نہ ہوں۔ جیسے کتابُ زیدٍ یعنی کتابٌ لِزَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص مگر لفظ مثل غیر سوا اور اُن کے اشباہ کے مضاف ہونے سے تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غیرِ زیدٍ +

(۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے یعنی تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی اسی واسطے اس میں مضاف پر الف لام بھی آجاتا ہے۔ جیسے الضارب الرّجل +

فائدہ۔ موصوف صفت کی طرف (باوجود قیام معنی وصفی) مضاف نہیں ہوسکتا کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی جگہ مستعمل نہیں ہوسکتیں مسجد الجامع۔ جانب الغربی۔ صلوٰۃُ الاولی۔ بقلۃُ الحمقاءِ گو بظاہر موصوف صفت کی طرف مضاف ہے مگر یہاں حقیقت میں موصوف محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں بھٹے مسجد الوقت الجامع۔ جانب المکان الغربی۔ صلوٰۃ الساعۃ الاولی۔ بقلۃ الحبۃ الحمقاء۔ پس اس صورت میں اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی۔ ایسا ہی جرد قطیفۃٍ (چادر کہنہ) اَخلاقُ ثیابٍ (پارچات کہنہ) کہ اصل میں قطیفۃ جرد اور ثیاب اخلاق تھا۔ گویا صفت کو موصوف پر مقدم کر کے مضاف کیا ہے۔ اس جگہ جردٌ اور اخلاقٌ صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفۃ و ثیاب اُن کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف +

جب یک اسم دوسرے اسم کا ہم معنی ہو یا دونو کا مصداق ایک ہو تو اُن میں بھی اضافت جائز نہیں کیونکہ اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیث و اسد (شیر) منع وحبس (روکنا) انسان وناطق۔ پس لیثُ اسدٍ یا اسدُ لیثٍ کہنا بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے

سبق نمبر (۳۱)

اجزائے جملہ کی تقسیم بلحاظ رفع نصب و جر کے

اوپر کے سبقوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ اسمیہ ہو۔ یا فعلیہ اُس کی اصلی جزیں صرف دو ہوتی ہیں۔ مسند الیہ اور مسند۔ ان کے سوا باقی جس قدر ہوں وہ متعلقات جملہ کہلاتی ہیں۔ ان میں سے بعض مرفوع ہوتی ہیں بعض منصوب اور بعض مجرور۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

اوّل **مرفوعات**۔ یہ آٹھ ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فاعل (۴) نائب فاعل (۵) اسم کان اور اُس کے ساتھیوں کا (۶) خبر انّ اور اُس کے ساتھیوں کی۔ (۷) اسم ما و لا مشابہ بلیس (۸) خبر لائے نفی جنس +

دوم **منصوبات** اور یہ بارہ ہیں (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہٗ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنٰے (۹) خبر کان اور اُس کے ساتھیوں کی (۱۰) اسم اِنّ اور اُس کے ساتھیوں کا۔ (۱۱) خبر ما و لا مشابہ بلیس (۱۲) اسم لائے نفی جنس +

سوم **مجرورات** اور یہ دو ہیں (۱) مضاف الیہ (۲) مجرور +

منجملہ ان کے جہاں مسند الیہ و مسند دونو مرفوع ہیں۔ موجودہ کتب نحو میں اُن کا بیان ایک جگہہ لکھا ہے اور جہاں ایک مرفوع اور دوسرا منصوب ہے اُس کو رفع و نصب کے لحاظ سے دو جگہہ درج کیا ہے۔ یہ آٹھ ہیں:۔

۱۔ کَانَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا +

۲۔ اِنَّ کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ +

۳۔ ما و لا مشابہ بلیس کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں۔ جیسے {مَا زَیْدٌ بَشَرًا / لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا}

۴۔ لائے نفی جنس کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ۔ مگر اس کتاب میں تسہیل مطالب کی غرض سے ان آٹھوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر سلسلہ وار ایک جا درج کیا ہے +

سبق نمبر (۳۲)

ایک منشی کی حکایت

اِس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے بیان کرو:-

۱۔ قِیلَ اِنَّ بعضَ الاُدباءِ مرَّ ذاتَ[۱] یومٍ علی نحویٍّ یُدرِّس فی دارۃٍ له۔ وبین یدیه صبیٌّ یقرءُ النحو۔ فوقف بازاءِ[۲] بابه لیسمعَ قراءۃَ الصبیِّ فسمعه یقول یا سیِّدی اذا قلتُ خرج الناسُ الّا زیدًا وقیل لی لایِّ سببٍ لم یخرج زید فما اقول۔ فقال الشیخ قل انّه مشتغلٌ بضرب عمرٍو۔ فقال الصبیُّ اَحسنتَ۔ فاذا قلتُ قام القومُ الّا الحمارًا وقیل لی لایِّ علّۃٍ لم یقم الحمارُ فما اقول۔ فقال الشیخ قل انه مشتغلٌ باکل العلفِ قال الصبیّ احسنت۔ فاذا قلتُ جاء الامیرُ والجیشُ وقیل لی ما الّذی جاء بالامیر وجیشه فما اقولُ۔ قال الشیخ قل انهم جاؤا بحکم هذا الشیخ لضربی۔ فصرخ[۳] الصبیّ ونادی یا اُمّۃَ محمّدٍ ادرکونی[۴]۔ ای اخی اَغِثْ اخاکَ۔ یا ابتِ اَلوحا[۵] اَلوحا۔ هیّا[۶] قومی العجلَ العُجل[۷]۔ فانّ الشیخ قد جُنَّ[۸]۔ ولذا امر بضربی۔ ثُمّ ولّی هاربًا۔ فضحك الادیبُ منه ومضی لشانِه +

---

[۱] ذات یوم۔ ایک دن +

[۲] ازاء۔ مقابل +

[۳] صرخ۔ چیخا۔ چلایا +

[۴] ادرکونی۔ میرے پاس پہنچو +

[۵] اَلوحا اَلوحا۔ جلدی کرو جلدی کرو +

[۶] هیّا۔ حرف ندا ہے۔ اصل میں ایا تھا +

[۷] العجل العجل۔ جلدی کرو جلدی کرو +

[۸] جُنّ۔ دیوانہ ہوگیا +

سبق نمبر (۳۳)

سوالات

الف (۱) مفعول کتنے ہیں۔ اُن کے نام اور تعریف لکھو۔
(۲) منادے کی رفع ونصب کی حالتیں بیان کرو۔
(۳) حال کسے کہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال دو۔
(۴) مستثنےٰ کِن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟
(۵) کن اعداد کی تمیز مجرور ہوتی ہے؟
(۶) جار مجرور اور مضاف ومضاف الیہ میں کیا فرق ہے؟
(۷) اضافت سے تنوین اور تثنیہ وجمع پر کیا اثر پڑتا ہے؟

ب۔ اِن فقروں کا اُردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے اعراب بیان کرو۔

(۱) یاجبالُ اَوِّبی معه والطیر۔ یاحسرةً علی العباد
(۲) انّا کل شیٔ خلقناه بقدر۔ وربَّكَ فكبِّرْ
(۳) خرجت مخافةَ الشر۔ دخلت المسجد
(۴) ذاالنّون اذذهب مغاضبًا
(۵) ما فعلوه اِلّا قلیلٌ منهم۔ لاعاصم الیوم من امرالله الّا من رحم
(۶) علیها تسعة عشر۔ ان هذا اخی له تسع وتسعون نعجة
(۷) تبّت یدا ابی لهبٍ۔ یا بنی اسرائیل

ج (۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو:۔
یاالزیدان۔ ماجاءنی احدٌ زیدًا۔ رأیت احد عشر امرأة
(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر اُن کے اعراب درست کرو:۔
یاعبدُ الله۔ جاءنی زیدًا اِلّا حمارٌ۔ رأیت احد عشر رجلٍ

سبق نمبر (۳۴) توابع کا بیان

تابع اُس لفظ کو کہتے ہیں جس کا اعراب ایک جہت سے موافق اسم سابق کے ہو اور اسم سابق کو متبوع کہتے ہیں۔ توابع پانچ ہیں، صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے +

صفت صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی بھلائی یا برائی بیان کرے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس مثال میں رَبّ کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اپنے اسم سابق (اللہ) کے تابع ہے۔ پس اللہ متبوع اور رَبّ اُس کا تابع ہے +

صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونوں نکرہ ہوں جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ اور توضیح کا فائدہ اُس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونو معرفہ ہوں جیسے وَامْرَأَتُہٗ حَمَّالَۃُ الْحَطَبِ۔ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے۔ جیسے نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ +

ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے۔ پس صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے۔ جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدٌ المضروب۔ زمانٌ طویلٌ۔ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ اُنسے وصفی معنی حاصل ہوں خواہ استعمال عام ہو۔ جیسے شہرٌ قمریٌ۔ رجلٌ ذومالٍ یا خاص۔ جیسے ھٰذا الرجل۔ جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَیُّ رَجُلٍ +

صفت کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار اُس وصف کے جو خود موصوف میں ہو جیسے رجلٌ صَالِحٌ اور اُس کو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری باعتبار اُس وصف کے جو متعلق موصوف میں ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ العالمُ ابوہٗ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اُس کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث۔ جیسے رجلٌ عالمٌ۔ رجلانِ عالمانِ۔ رجالٌ عالمونَ۔ زیدٌ العالمُ۔ اِمرأۃٌ عالِمۃٌ اور دوسری قسم پہلی پانچ باتوں میں۔ جیسے ھو رجل عالمۃٌ ابنتہ۔ (وہ ایسا شخص ہے کہ اُس کی بیٹی عالم ہے) ھٰذا الرَّجُلِ العالم غلمانُہٗ (یہ اُس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں) +

فائدہ۔ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ خبریہ واقع ہوتا ہے اور اُس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف پھرا کرتی ہے جیسے جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ +

سبق نمبر (۳۵)

عطف وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عاطفہ آتا ہے اور یہ تابع اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہوتا ہے جیسے جاءَ زیدٌ وعمرٌو اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے۔ جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اُس کی تاکید لانی چاہیے۔ جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ اس جگہ اَنَا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے۔ مگر جب بیچ میں فاصلہ ہو جائے تو پھر اس تاکید کا ترک کر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے مَا اَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَآءُنَا۔ اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَیْدٍ اس جگہ زید مجرور (ک) پر معطوف ہے۔ اسواسطے ب جارہ کا اعادہ کر کے بِزَیْدٍ کہا معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ ایک عامل کے دو معمولوں پر ایک حرف کے عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے جیسے ضرب زیدٌ عمرًا وعمرٌو خالدًا البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اُسوقت جائز ہوگا جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو۔ جیسے فی الدار زیدٌ والحجرة عمرٌو +

تاکید وہ تابع ہے کہ اپنے متبوع کو پختہ کرتا ہے۔ اُس کی دو قسمیں ہیں ایک لفظی جس میں لفظ مکرر ہو۔ جیسے کَلَّا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا۔ دوسری تاکید معنوی جو لفظ نفس۔ عین۔ کِلَا۔ کِلْتَا کُل اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے۔ ان میں سے نفس اور عین واحد تثنیہ و جمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد و جمع میں۔ اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئیگا۔ جیسے قام زیدٌ نفسُہٗ۔ قام الزیدان انفسہما۔ قام الزیدون انفسہم قامت ھند نفسہا۔ قامت الھندان انفسہما۔ قامت الھندات انفسہن یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جاء الرجلان کلاھما۔ جاء ت المرأتان کلتاھما۔ کل اور اجمع دونو واحد و جمع کے واسطے مستعمل ہیں۔ کل مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے اور اجمع مطابقت صیغہ سے۔ جیسے قرأت الکتاب کلہ۔ وجاء القوم کلہم۔ اشتریت العبد اجمع۔ وجاء الناس اجمعون۔ اکتع۔ ابتع وابصع بھی تاکید کے واسطے ہیں اور کل کے معنے دیتے ہیں۔ مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جب تک اجمع نہ آئے ان میں کوئی نہیں آتا۔ جیسے جاء النّاس اجمعون۔ اکتعون۔ ابتعون۔ ابصعون +

سبق نمبر (۳۶)

بدل: وہ تابع ہے کہ مقصود نسبت سے یہی ہوتا ہے۔ متبوع صرف توطیہ و تمہید کے طور پر آتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ (تیرا بھائی زید آیا) اس میں زید مبدل منہ اور اخوک اُس کا بدل ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں:-

(۱) بدل کُل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو۔ جیسے جاء زیدٌ اخوكَ اسی قسم سے ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ +

(۲) بدل بعض کہ مبدل منہ کا جز ہو۔ جیسے ضربتُ زیدًا رأسَهُ۔ اسی قسم سے ہے لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا +

(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو۔ جیسے سُلِبَ زیدٌ ثوبُهُ۔ اسی قسم سے ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ +

(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے۔ جیسے جاء رجلٌ حمارٌ (آدمی آیا۔ نہیں نہیں۔ گدھا) +

فائدہ۔ بدل مبدل منہ کبھی دونو معرفہ ہوتے ہیں جیسے جاء زیدٌ اخوكَ کبھی دونو نکرہ جیسے جاءنی رجلٌ غلامٌ لَكَ اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اُس کی نعت لانا ضروری ہے جیسے لنسفعًا بالناصیۃِ ناصیۃٍ کاذبۃٍ کہ اس جگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور کاذبۃ سے موصوف ہے۔

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ و جمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں +

عطف بیان: وہ اسم ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے۔ جیسے جاءنی زیدٌ ابو عبداللہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ۔ پہلی مثال میں ابو عبداللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے۔ جیسے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف ازالہ وہم مدنظر ہوتا ہے۔ جیسے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ فرعون کے ساحروں نے ربّ موسیٰ و ھرون کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعوے ربوبیت کرتا تھا +

سبق نمبر (۳۷)

اسمائے مبنیہ کا بیان ۔

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف ان اسموں کا آخر عامل بدلنے سے متغیر نہیں ہوتا ۔ تفصیل یہ ہے :-

مضمرات ضمیر کی تین قسمیں ہیں مرفوع، منصوب اور مجرور ۔ ان تینوں کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۸ میں مذکور ہو چکی ہے ۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے ۔ ضمیر منصوب مفعول کے موقع پر اور ضمیر مجرور مضاف الیہ کے موقع پر ۔ یہ سب ضمیریں وحدت تثنیہ جمعیت اور تذکیر و تانیث میں مرجع سے مطابق ہوتی ہیں ۔ امثلہ ذیل پر غور کرو :-

		غائب	مخاطب
ضمیر مرفوع	مذکر	هو عالمٌ ۔ هم مسلمون ۔	اَنْتَ شاعرٌ ۔ انتم صالحون ۔
	مؤنث	هی عالمةٌ ۔ هُنَّ مسلماتٌ ۔	اَنْتِ شاعِرَةٌ ۔ انتنّ صالحاتٌ ۔
ضمیر منصوب	مذکر	ضربْتَهٗ ۔ ضربْتَهم ۔	ضربتُكَ ۔ ضربْتُكُمْ ۔
	مؤنث	ضربْتَها ۔ ضربْتَهُنَّ ۔	ضربتُكِ ۔ ضربْتُكُنَّ ۔
ضمیر مجرور	مذکر	رأيه صائبٌ ۔ كتابهم كاملٌ ۔	درسُكَ سهلٌ ۔ بلدكم بعيدٌ ۔
	مؤنث	رأيها ضعيفٌ ۔ كتابهنّ ناقصٌ ۔	درسُكِ صعبٌ ۔ بلدكنّ قريبٌ ۔

جب مبتدا اور خبر دونو معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اُس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ فاصل ہے ۔ جیسے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ زَيْدٌ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو +

جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے جب مذکر ہو اُس کو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ ما بعد اُس کی تفسیر کرتا ہے ۔ جیسے هُوَ زَيْدٌ قَائِمٌ ۔ كَاَنَّهٗ زَيْدٌ قَائِمٌ ۔ اِنَّهَا هِنْدٌ قَاعِدَةٌ +

سبق نمبر (۳۸) اسماءُ الاشارہ و موصولات۔

اسماءُ الاشارہ اسم اشارہ کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے قُرب و بُعد کے لحاظ سے اُس کی مثالوں پر غور کرو:۔

		واحد	تثنیہ	جمع
اسمائے اشارہ (قریب)	مذکّر	هٰذا اَخٌ	هٰذانِ اَخَوانِ۔	هٰؤُلاءِ اِخوانُ یعقوبَ
	مؤنّث	هٰذِهٖ اُختٌ	هاتانِ اُختانِ۔	
اسمائے اشارہ (بعید)	مذکّر	ذٰلك مسافرٌ	ذانك مسافران	اولٰئك اخوةُ یوسُفَ
	مؤنّث	تلك غریبةٌ	تانك غریبتان	

جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اُس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ اُس کی صفت۔ جیسے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ خبر۔ جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

موصولات اسم موصول کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے اسم موصول تنہا بغیر صلہ و عائد کے جملہ کا پورا جزو نہیں ہو سکتا۔ صلہ اُس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عائد ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے جیسے الخَنّاس الّذی یوسوس میں الّذی موصول یوسوسُ فعل ضمیر راجع بطرف موصول اس کا فاعل۔ فعل مع فاعل کے جملہ صلہ ہوا قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ۔ اس میں الّتی موصول تجادلک جملہ ہے ضمیر عائد جب مفعول ہو تو اُس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قامَ الّذی ضربتُ ای ضربتُهُ +

مَنْ۔ مَا۔ ایٌّ بمعنی الّذی۔ ایّةٌ بمعنی الّتی۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام بمعنی الّذی یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں +

مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے۔ جیسے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

اسم فاعل و مفعول کی مثالیں یہ ہیں:۔ جاءَ الضاربُ زیدًا۔ یعنی جاءَ الّذی ضاربٌ زیدًا۔ قامَ المضروبُ غلامُهٗ۔ یعنی قامَ الّذی مضروبٌ غلامُهٗ +

سبق نمبر (۳۹)

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں :- دُونَكَ - بَلْهَ - عليكَ - حَيَّهَلْ - هَا - رُوَيْدَ - هيهات - شتّان - سرعان اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں -

ان کی دو قسمیں ہیں :-

۱- **بمعنی امر حاضر** - یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں (۱) دُونَكَ بمعنی خُذْ جیسے دُونَكَ اللّبن (دودھ لے) (۲) بله بمعنی دَعْ - بلْه التفكر فيما لا يعنيك (بے فائدہ چیز میں فکر کرنا چھوڑ) (۳) عليكَ بمعنی اِلْزِم جیسے عليكَ الرِّفْقَ (رفق اختیار کر) (۴) حَيَّهَلْ بمعنی اِيْتِ جیسے حَيَّهَلْ الثريد (ثرید لاؤ) ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) هَا بمعنی خُذْ جیسے هَا زَيْدًا (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے هَا - هاءَ - هاءِ - ان میں سے پچھلا فصیح تر ہے اور اس سے واحد تثنیہ وجمع کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں - جیسے هاءَ - هاءُمْ - خدا تعالیٰ فرماتا ہے هاءُمُ اقْرَءُوا كتابِيَهْ - (۶) رُوَيْدَ بمعنی اَمْهِلْ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے - جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا +

۲- **بمعنی ماضی** - یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) هيهات بمعنی بَعُدَ جیسے هيهاتَ زيدٌ (زید دور ہوا) (۲) شتّان بمعنی اِفْتَرَقَ جیسے شتّانَ زيدٌ وعمرٌو - (زید وعمرو الگ ہوئے) (۳) سَرْعَانَ بمعنی اَسْرَعَ جیسے سرعان زيدٌ (زید نے جلدی کی) +

تنبیہ بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے - جیسے شتّان ما بين خمرٍ وخلٍّ +

فائدہ - ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنے دیتے ہیں جیسے آمین (استجب) مه (اکفف) - صه (اسکت) - فقط (اکتف) - اليك (تنحّ عنی) - عَلَيَّ بِهِ (جئ به) - هَيْتَ لكَ (هلم) - هاتِ (اعط) - ایک نحوی کا قول ہے کہ هات اصل میں اِيتِ ہے صیغہ امر کا باب اِتی یُؤتی سے اور اس سے واحد اور تثنیہ وجمع کے صیغے مستعمل ہیں - جیسے هاتِ هاتيا - هاتوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے - قُلْ هاتوا بُرهانكم +

سبق نمبر (۴۰)

ایک مشقی حکایت

شکٰی بعضُ الشیوخ[1] سُوءَ الهضم الی الطبیب۔ فقال له رُوَیدًا سُوءَ الهضم فانّه من خواصّ الشیخوخة[2]۔ فشکٰی له ضُعفَ البصر۔ فقال له بَلْهَ ضعفَ البصر فانه من خواصّ الشیخوخة۔ فشکٰی له ثقلَ السمع[3]۔ فقال هیهات السمعُ من الشیوخ فانّ ضعفَ السمع من خواصّ الشیخوخة۔ فشکٰی له قلّةَ الرُّقاد[4]۔ فقال له شتّان الرقادُ والشیوخُ۔ فانّ قلة الرقاد من خواصّ الشیخوخة۔ فشکٰی له ضعفَ الباه۔ فقال سرعان ضعفُ الباهِ[5] الی الشیوخ۔ فانّ ضعفَ الباه من خواصّ الشیخوخة۔ فقال الشیخ لاصحابه دُونکم الاحمق وعلیکم الجاهل وهاکم البَلِیدَ[6] الذی لافهم له فانه لافرق بینه وبین الدُّرّة[7] الّا بالمصوّرة[8] الانسانیة۔ لانه لایستطیعُ ان یّتکلم الا بهاتَیْن الکلمتین فتبسّم الطبیبُ وقال حَیَّهَل الغضب یا شیخ فان هذا ایضًا من خواصّ الشیخوخة ÷

[1] شیخ۔ بوڑھا مجازًا بزرگ آدمی ÷
[2] شیخوخة۔ بڑھاپا ÷
[3] ثقل السمع۔ کم سُننا ÷
[4] رقاد۔ نیند ÷
[5] باہ۔ قوت مردمی ÷
[6] بلید۔ کُند ذہن ÷
[7] دُرّة۔ طوطی ÷
[8] مصوّرہ۔ تصویر ÷

سبق نمبر (۴۱)

اسماء الاصوات وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بیجان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے۔ جیسے غاقِ غاق (کوے کی آواز کی نقل) نِخّ نِخّ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں)۔ اُح اُح (وہ آواز جو کھانستے وقت آدمی کے مُنہ سے نکلتی ہے) +

مرکبات امتزاجی وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اُس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا جزو متضمن حرف ہو تو دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔ جیسے احد عشر سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک سوائے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اوّل معرب ہے۔ (۲) اگر دوسرا جزو اسم صوت ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ اور دوسرا جزو مبنی بر کسرہ ہوگا۔ جیسے سِیْبَوَیْہِ جو سیب اور وَیْہ سے مرکب ہے (۳) اگر دوسرا اسم صوت نہ ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ ہوگا اور دوسرا جزو معرب باعراب غیر منصرف۔ جیسے بَعْلَبَکّ کہ مرکب ہے بَعْل (نام بت) اور بَکّ (نام بانی شہر) سے

کنایات وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں یہ چار لفظ ہیں۔ ان میں سے کَمْ و کَذَا کنایہ عدد مبہم سے اور کَیْتَ و ذَیْتَ کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے۔ کَمْ کے واسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اُس کی تمیز منصوب مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اُس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی۔ جیسے کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدِیْ (میرے پاس بہت اشرفیاں ہیں) یا مجرور مجموع۔ جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُہُمْ۔ مِنْ جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے۔ جیسے کم من رجلٍ ضربتُ وکم من ملكٍ فِی السمٰوٰتِ۔ جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔ جیسے کم مالُكَ (کم دینارًا مالُك)، کم ضربتَ (کم ضربۃً ضربتَ) +

کَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اسکے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اسکی تمیز منصوب مفرد آتی ہے۔ جیسے قبضتُ کذا وکذا درھمًا (میں نے اتنے درہم لیے) +

+ بود ترکیب نزدِ نحویاں شش — بیادش گیر گر خائف ز فوتی
جو اسنادی و توصیفی و مزجی — اضافی واں و تعدادی و صوتی

سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

ظروف مبنیہ: بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں +

۱۔ اسمائے جہات ستہ مثل قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ تَحْتُ۔ فَوْقُ۔ قُدَّامُ۔ خَلْفُ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو۔ جیسے سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ۔ اے من قبل ہذا الزمان۔ پس ہذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے محذوف ہے۔ ان ظروف مقطوع الاضافہ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں +

فائدہ۔ اسمائے جہات ستہ کے مضاف الیہ کا حذف کرنا سماعی ہے قیاسی نہیں اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ انکی قطع اضافت مسموع نہیں ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں +

۲۔ حیثُ ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافۃ ہے۔ اور جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ۔ قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ +

۳۔ اِذَا مستقبل کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو اور اس میں شرط کے معنے ہوتے ہیں۔ جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ۔ کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے جیسے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ یعنی ہذا دابہم و عادتہم المستمرۃ۔ کبھی مفاجات کے معنے دیتا ہے۔ اور اس وقت اسکے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ +

۴۔ اِذْ ماضی کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ اسکے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ اور کبھی جملہ فعلیہ جیسے وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ۔ کبھی مفاجات کے معنے دیتا ہے جبکہ بَیْنَ و بَیْنَمَا کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے بینا انا جالسٌ اِذْ اَقبل زیدٌ +

۵۔ اَیْنَ و اَنّٰی دونو ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں خواہ استفہامیہ ہوں جیسے اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ اَنّٰی لَكِ هٰذَا خواہ شرط کے واسطے۔ جیسے این تجلس اَجْلِسْ۔ اَنّٰی تَكُنْ اَكُنْ۔ لیکن اَنّٰی کبھی کَیْفَ کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ +

۶۔ مَتٰی زمان کے واسطے آتا ہے کبھی استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی تُسَافِرُ؟ اور کبھی شرطیہ جیسے مَتٰی تقم اقم +

۷۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کے واسطے آتا ہے اور استفہام کے معنی دیتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ +

فائدہ۔ اَیَّانَ زمان مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ مگر مَتٰی عام ہے +

۸۔ کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کے واسطے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ +

۹۔ مُذْ و مُنْذُ کبھی یہ دونو اوّل مدت کے معنے دیتے ہیں اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے۔ جیسے مَا رَاَیْتُهٗ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اور کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت میں اُن کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے۔ خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ جیسے مَا رَاَیْتُهٗ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمٌ۔ یَوْمَانِ۔ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ +

فائدہ۔ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتدا اور اُس کے مابعد کو خبر کہتے ہیں +

۱۰۔ لَدٰی۔ وَلَدُنْ یہ دونو عِنْدَ کے معنے دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لَدَیْكَ۔ اور ان کا استعمال عِنْدَ کے مقابلہ میں خاص ہے۔ کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے اور عِنْدَ میں شرط نہیں۔ پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اُس کے گھر میں رکھا ہوا ہو مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اُسوقت کہینگے جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو +

۱۱۔ قَطُّ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُهٗ قَطُّ +

۱۲۔ عَوْضُ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے جیسے لَا اُعْطِیْهِ عَوْضُ۔ یہ لفظ بہ سبب قطع اضافت کے مبنی بر ضم ہے مثل اسمائے جہات ستہ +

فائدہ۔ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ کی طرف اضافت کریں تو مبنی بر فتحہ ہو جاتے ہیں جیسے هٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُهُمْ۔ یَوْمُ اور حِیْنٌ کو جب اِذْ کی طرف مضاف کریں تو اِذْ تنوین جری کے ساتھ پڑھا جائیگا۔ جیسے یَوْمَئِذٍ کہ اصل میں تھا یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا۔ اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں +

سبق نمبر (۴۴) سوالات

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں؟
(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے؟
(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں؟
(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے؟
(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنے میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟
(۶) مرکب متزاجی کا دوسرا جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتا ہے؟
(۷) کَذَا کے استعمال کے واسطے کتنی شرطیں ہیں؟
(۸) مَتٰی اور اَیَّانَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
(۹) لَدٰی کی جگہ عِنْدَ کب مستعمل ہو سکتا ہے؟
(۱۰) قَطُّ اور عَوْضُ کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں؟

ب۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کا استعمال بیان کرو:۔
(۱) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ احد۔ انھا زینب قائمۃ +
(۲) تلک الرسل۔ ذٰلک الکتٰبُ +
(۳) انا الذی سمتنی اُمّی حیدرہ۔ لننزعنّ من کل شیعۃ۔ ایّھم اشد علی الرحمٰن عتیًا +
(۴) غلقت الابواب وقالت ھیت لک۔ یقال للعبد یوم القیٰمۃ اتذکر یوم کذا وکذا +
(۵) اذا خرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن +

ج۔ فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو:۔
انہ ھند قاعدۃ۔ ھٰذہ کتاب۔ جاء التی ضربتہ۔ علیک الرفقُ۔ ھٰذا سیبویہٗ۔ عندک کم درھم۔ ایّان نسافر۔ لا اراہ قطُّ +

سبق نمبر (۴۵)

اسم کے متفرق احکام۔

معرفہ و نکرہ۔ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معرفہ دوسری نکرہ یعنی ایک خاص اور دوسری عام +

معرفہ۔ وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو۔ اس کی چھ قسمیں ہیں:۔

۱۔ علم وہ اسم جو کسی خاص شخص یا شہر یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیْدٌ۔ مدینۃ۔ فراتُ +

۲۔ مضمرات وہ اسم جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کریں۔ جیسے اَنَا۔ اَنْتَ۔ ھُوَ +

۳۔ اسماء الاشارہ وہ اسم جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں۔ جیسے ھٰذا۔ ذٰلکَ +

۴۔ اسمائے موصولہ۔ وہ اسم جو صلہ کے بغیر جملہ کا جزو تام نہ ہو سکیں جیسے الّذی۔ الّتی +

۵۔ معرّف باللام۔ وہ اسم جس کے پہلے الف لام آئے۔ جیسے۔ الرّجلُ +

۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غلامُ زیدٍ

کتابُ الرجلِ +

(ان سب قسموں کی تفصیل و تشریح کتاب الصّرف کے صفحہ ۱۱۷۔۱۲۰ میں لکھی جا چکی ہے) +

نکرہ۔ وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو۔ جیسے رجلٌ و امرأۃٌ +

مذکر و مؤنث مطلق اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مذکر اور دوسری مؤنث۔ مؤنث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً ہو۔ اور مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو۔ پھر مؤنث کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ و ناقۃٌ کہ پہلے کے مقابلہ میں رجلٌ اور دوسرے کے مقابلہ میں جملٌ ہے۔ دوسری سماعی جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں نہ ہو۔ جیسے دَارٌ (گھر) +

(ان سب کی تفصیل کتاب الصّرف کے صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ میں تحریر ہو چکی ہے) +

واحد تثنیہ و جمع افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد تثنیہ اور جمع۔ پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہے۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔
دوسری جمع مکسّر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے۔ جیسے قَوْلٌ سے اقوال +

(ان سب کی تفصیل کتاب الصّرف کے صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸ میں لکھی جا چکی ہے) +

سبق نمبر (۴۶) مؤنثات سماعیہ

(۱) اعضائے انسانی کے نام۔ عَیْنٌ (آنکھ)۔ اُذُنٌ (کان)۔ خَدٌّ (رخسارہ)۔ ثَدْیٌ (پستان)۔ کَتِفٌ (کندھا)۔ عَضُدٌ (بازو)۔ یَدٌ (ہاتھ)۔ کَفٌّ (ہتھیلی)۔ وَرِکٌ (سرین)۔ فَخِذٌ (ران)۔ سَاقٌ (پنڈلی)۔ رِجْلٌ (پاؤں)۔ قَدَمٌ (گام)۔ عَقِبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت)۔ کَبِدٌ (جگر)۔ کَرِشٌ (اوجھ)۔ اِسْتٌ (مقعد)۔ اِصْبَعٌ (انگلی) +

(۲) حیوانوں کے نام۔ عَقْرَبٌ (بچھو)۔ ثَعْلَبٌ (لومڑی)۔ اَرْنَبٌ (خرگوش)۔ اَفْعٰی (اژدہا)۔ فَرَسٌ (گھوڑی)۔ عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی) +

(۳) قدرتی اشیاء۔ اَرْضٌ (زمین)۔ رِیْحٌ (ہوا)۔ نَارٌ (آگ)۔ لظی (شعلہ)۔ مِلْحٌ (نمک)۔ ذَھَبٌ (سونا)۔ ضَرَبٌ (شہد)۔ عَیْنٌ و یَنْبُوْعٌ (چشمہ) شَمْسٌ (سورج)۔ یَمِیْنٌ (دایاں)۔ شِمَالٌ (بایاں) +

(۴) مصنوعی اشیاء۔ دَارٌ (گھر)۔ دَلْوٌ (ڈول)۔ عَصَا (لاٹھی)۔ فُلْکٌ (کشتی)۔ ذِرَاعٌ (گز)۔ نَاسٌ (تبر)۔ قَوْسٌ (کمان)۔ مَنْجَنِیْقٌ (گوپھیا)۔ خَمْرٌ (شراب)۔ بِئْرٌ (کنواں)۔ دِرْعٌ (زرہ)۔ فِرَاشٌ (بچھونا)۔ کَاسٌ (پیالہ)۔ موسٰی (استرہ)۔ سراویلٌ (ازار) +

(۵) دوزخ کے نام۔ جہنم۔ سعیر۔ جحیم۔ سقرٌ +

(۶) متفرقات۔ نفسٌ (جان)۔ غولٌ (مصیبت)۔ فردوسٌ (باغ)۔ عروض (میزان شعر)۔ حَرْبٌ (لڑائی)۔ ضَبُعٌ (بجو) +

عُنُقٌ (گردن)۔ قفا (گدی)۔ لسان (زبان)۔ رحم (بچہ دان)۔ بیت (گھر)۔ قدر (ہنڈیا)۔ سِلم (صلح)۔ صلاح (بہتری)۔ حال (وقت)۔ ضحٰی (چاشت)۔ مسک (مشک)۔ سما (آسمان) ثرٰی (خاک نمناک)۔ طریق و سبیل (رستہ)۔ سکین (چھری)۔ سرطان (کیکڑا) +

(واجب التانیث (۴۰))

(جائز التانیث (۱۶))

تنبیہ۔ پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جائے یا کوئی ضمیر انکی طرف راجع ہو تو اس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے۔ جیسے مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں کلمہ کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے جیسے ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْ۔ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا +

سبق نمبر (۴۷)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتیں

اِن فقروں اور کہانیوں کا اُردو میں ترجمہ کرو اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو:-

الف۔(۱) اِتَّصلتِ السفینةُ اِلی الجزیرة +

(۲) اُنظر الی الدجاجة کیف تجمع فروخها تحت اجنحتها +

(۳) لَمَّا اَلقیٰ مُوسیٰ عصاهُ فاذا هی حیَّةٌ تسعیٰ +

(۴) عند احتکاک الاحجار تظهر النارُ +

(۵) اوحینَا الیٰ اُمّ مُوسیٰ ان اَرضعیهِ فاذا خفت علیه فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمّ +

ب۔ صبیٌّ مَرَّةً کَانَ یصید الجرادَ. فنظر عقربًا فظن انَّها جرادةٌ کبیرةٌ فمدَّ یَدَهُ لیأخذها ثمّ تبعد عنها۔ فقالت العقرب لو انّك قبضتنی فی یدك لخلیتك عَنْ صید الجراد +

ج۔ البطن والرِّجلان تخاصموا فیما بینهم ایُّهم یحمل الجسم. فقالت الرجلان نحن بقوتنا نحمل الجسم. وقال الجوفُ انا اِن لَمْ اغذ مِنَ الطّعام شیئًا فلا کنتما تستطیعَانِ علی المَشی فضلاً عَنْ اَنْ تحملا شیئًا +

د۔ سلحفاةٌ وارنبٌ مرّةً تسابقتا فی العَدْوِ وجعلتا الحد بینهما الجبل لتتسابقا الیه۔ فامّا الارنبُ فلاجل دقّتها وخفتها وسرعتها توانت فی الطریق ونامتْ۔ وامّا السلحفاةُ فلاجل ثقل طبیعتها لم تکن تستقرُّ ولا تتوانیٰ فی الجری فوصلتْ الی الجبل فعندما استیقظتِ الارنبُ من نومها وجدتِ السلحفاة قد سبقتْ فندمت حیث لا تنفعها الندامة +

سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)۔

اسمائے عاملہ مشبہ بفعل

یہ پانچ ہیں۔ مصدر۔ اسمِ فاعل۔ اسمِ مفعول۔ صفتِ مشبہ۔ اسمِ تفضیل۔
اور یہ پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے:۔

مصدر۔ اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مگر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل (زید) کی طرف مضاف ہے اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے۔ مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے +

عجبتُ من دقِّ القصارِ الثوبَ (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے)۔ اس جگہ قصار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے +

عجبتُ من ضربِ اللصِّ الجلادُ (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے)۔ اس جگہ لص (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے +

اسم فاعل۔ یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے۔ جیسے اَذَاهِبٌ غُلَامُنَا۔ (کیا ہمارا غلام جانے والا ہے)۔ الضاربُ زیدٌ عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے)۔
اسم فاعل بھی اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے کاملُ الجود۔ ضاربُ عمرٍو +

اسم مفعول۔ یہ اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے۔ یعنی اُس اسم کو جو قائم مقام اُس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے۔ جیسے المضروبُ زیدٌ (زید مارا گیا)۔ یہ بھی اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے مَقطُوعُ الانفِ (جس کی ناک کٹی ہو۔ ہندی نکٹا) +

تنبیہ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کے واسطے شرائط ذیل کا ہونا

ضروری ہے:-

۱- یہ کہ حال یا استقبال کے معنے میں ہوں +

۲- یہ کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ اسم موصول (اَل بمعنی الّذی)۔ ہمزۂ استفہام حروفِ نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں۔ امثلۂ ذیل پر غور کرو:-

بیانِ شرط	امثلۂ اسم فاعل	امثلۂ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زیدٌ قائمٌ ابوہ الآن او غداً۔ زید اُس کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اُس وقت یا بروز آیندہ۔	زیدٌ مضروبٌ غلامہ الآن او غداً۔ زید اُس کا غلام مارا گیا۔ اُس وقت یا بروز آیندہ۔
ذوالحال کے بعد	جاء زیدٌ باکیاً غلامہ الآن او غداً۔ زید ایسے حال میں آیا کہ اُسکا غلام رونیوالا ہے۔ اُسوقت یا بروز آیندہ۔	جاء زیدٌ مضروباً غلامہ الآن او غداً۔ زید اُس حال میں آیا کہ اُسکا غلام مارا گیا۔ اُسوقت یا بروز آیندہ۔
موصوف کے بعد	ھٰذا رجلٌ ضاربٌ ابوہ الآن او غداً۔ یہ ایسا شخص ہے کہ اُس کا باپ مارنیوالا ہے۔ اُسوقت یا بروز آیندہ۔	ھٰذا رجلٌ مضروبٌ ابوہ الآن او غداً۔ یہ ایسا شخص ہے کہ اُسکا باپ مارا گیا ہے اُسوقت یا بروز آیندہ۔
اسم موصول کے بعد	جاء الضاربُ ابوہ خالداً الآن او غداً۔ وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنیوالا ہے اُسوقت یا بروز آیندہ۔	جاء المضروبُ ابوہ الآن او غداً۔ وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اُس وقت یا بروز آیندہ۔
ہمزۂ استفہام کے بعد	اقائمٌ زیدٌ الآن او غداً۔ کیا زید کھڑا ہونیوالا ہے۔ اُس وقت یا بروز آیندہ۔	امضروبٌ ابوہ الآن او غداً۔ کیا اُس کا باپ مارا گیا ہے اُس وقت یا بروز آیندہ۔
حرفِ نفی کے بعد	ما ضاربٌ زیدٌ خالداً الآن او غداً۔ زید خالد کو مارنیوالا نہیں اس وقت یا بروز آیندہ۔	ما مضروبٌ ابوہ الآن او غداً۔ اُس کا باپ نہیں مارا گیا اُس وقت یا بروز آیندہ۔

فائدہ۔ جب اسم فاعل نکرہ ہو اور ماضی کے معنے اُس سے مقصود ہوں تو اُس کا مضاف لانا ضروری ہے۔ جیسے زیدٌ ضاربُ عمروٍ اَمسِ۔ اور جب حرف باللام ہو تو پھر اُس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں۔ جیسے زیدٌ الضاربُ ابوہٗ عمراً الآن او غداً او اَمس +

سبق نمبر (۵۰)

صفت مشبّہہ یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے۔ جیسے زیدٌ حسنٌ وجھُہٗ اور اُس کے عمل کے واسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ استفہام۔ حرف نفی۔ میں سے کسی کے پیچھے آئے اُس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اُس کا معمول مضاف ہوگا یا معرف باللام یا ان دونو سے خالی یہ چھ۶ قسمیں ہیں۔ لیکن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ۱۸ صورتیں ہوئیں۔ اُن کی مفصل کیفیت نقشہ ذیل میں دیکھو:۔

	قسم معمول / بیان حالت	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
صفت مشبہ غیر معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	حسنٌ وجھُہٗ ا	حسنٌ وجھَہٗ ح	حسنُ وجھِہٖ مخ
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسنٌ الوجہُ ق	حسن الوجہَ ا	حسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونو سے خالی ہو	حسنٌ وجہٌ ق	حسنٌ وجھًا ا	حسنُ وجہٍ ا
صفت مشبہ معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحسنُ وجھُہٗ ا	الحسنُ وجھَہٗ ح	الحسنُ وجھِہٖ مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسنُ الوجہُ ق	الحسن الوجہَ ا	الحسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونو سے خالی ہو	الحسنُ وجہٌ ق	الحسنُ وجھًا ا	الحسنُ وجہٍ مم

فائدہ۔ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اُس میں ضمیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُس وقت اُس کا معمول اُس کا فاعل ہوتا ہے۔ پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئیگا خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اس کا فاعل ہوگی یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صورتیں جن میں ایک ضمیر ہے احسن کہلاتی ہیں۔ اور دو صورتیں جن میں دو ضمیریں ہیں حسن اور چار صورتیں جن میں کوئی ضمیر نہیں قبیح۔ ان کے علاوہ ایک مختلف فیہ اور دو ممتنع ہیں۔ نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن کے واسطے ح۔ قبیح کے واسطے ق۔ مختلف فیہ کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا +

سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے:

۱۔ مِنْ سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ وَهِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو +

۲۔ اَلْ سے۔ جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (زید سب سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے۔ جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ وَهِنْدُنِ الْفُضْلٰی +

۳۔ اضافت سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ و هِنْدٌ اَفْضَلُ النِّسَآءِ یا یوں کہیں زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَهِنْدٌ فُضْلَی النِّسَآءِ +

تنبیہ۔ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں مگر جب مفضّل علیہ معلوم اور معیّن ہو تو اس وقت اس کا حذف جائز ہوتا ہے۔ جیسے اَللّٰهُ اَکْبَرُ یعنی اکبر کلّ شیءٍ یا اکبر من کلّ شیءٍ اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو +

فائدہ۔ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اور اسم تفضیل اسم ضمیر میں عمل کرتا ہے۔ اسم مظہر میں نہیں کرتا۔ مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو اور باعتبار معنی کے صفت ایسی چیز کی ہو کہ پہلی شے اور اس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو۔ جیسے مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِهِ الْکُحْلُ مِنْهُ فِیْ عَیْنِ زَیْدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت اچھا ہو اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے)۔ اس مثال میں اَحْسَنُ باعتبار لفظ کے رَجُلًا کی صفت ہے اور حقیقت میں کحل کی جو باعتبار چشم رجل کے مفضّل اور باعتبار چشم زید کے مفضّل علیہ ہے۔ پس اَحْسَن نے اس جگہ کحل اسم مظہر میں عمل کیا۔ یہ فقرہ یوں بھی

[illegible] مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِهِ الْکُحْلُ مِنْ عَیْنِ زَیْدٍ +

سبق نمبر (۵۲)۔ سوالات

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالتِ فاعلیت میں اُس کے معمول پر کیا اعراب آئیگا؟

(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟

(۳) صفت مشبّہہ کے کون کون سے صیغے اَحْسَن ہیں اور ان کے اَحْسَن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟

(۴) جب اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو وحدت و جمعیّت کی کیا صورت ہوگی؟

(۵) جب اسم فاعل معرّف باللّام ہو تو اُس سے کونسا زمانہ مفہوم ہوگا؟

ب۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ میں اسمائے مشبّہہ بفعل نے عمل کیا ہے اُن کو ظاہر کرو:۔

(۱) اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ +

(۲) خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُہَا۔ اَشَدُّ تنکیلاً +

(۳) دفعُ اللّٰہِ النَّاسَ۔ والمُقیمی الصَّلٰوۃ +

(۴) اَنَّ المتیَّم حَسَنَۃٌ اشوارہ۔ جَادِلْہُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ +

(۵) قال السَّماکُ قد اَعْجَبَنِیْ ھجوم السَّمکِ فی الدجلۃِ ولٰکنَّ فی بلع السَّمک الشصَّ +

(۶) الطَّرِیْقُ مُنْدَرِسَۃٌ جادتُہٗ۔ وَالسَّبِیْل مُنْدَرِسٌ الجدادُہٗ +

(۷) الصَّیَّادُ ذُو الشَّبَکَۃِ مَقْطُوعَۃٌ اسراسہ الیوم او غدًا +

ج۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو اور ہر ایک کی درستی کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) زیدٌ الافضل من عمرو۔ الزیدان افضلان من عمرو +

(۲) زیدٌ حَسَنٌ وجہٌ۔ زیدٌ حسنٌ وجہہٗ +

(۳) قائم زیدٌ الآن او غدًا۔ مضروب ابوہ الآن او غدًا +

(۴) عجبتُ قیامُ زیدٍ۔ اعجبنی زیدٌ ضرب عمرًا +

ھی مبتدا اور احسن خبر اس جگہہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے۔ اور الطرق مضاف الیہ محذوف۔ پس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی +

سبق نمبر (۳۵، ۴۵ و ۵۵)

فعل کی تقسیم کئی طرح سے کی گئی ہے :-

اوّل ۔ بلحاظ زمانہ فعل کی تین قسمیں ہیں ۔ ماضی ۔ مضارع ۔ اور امر ۔ ان تینوں کی تعریفیں اور مثالیں کتاب الصرف کے صفحہ ۲ میں مذکور ہو چکی ہیں +

دوئم ۔ بلحاظ لازم و متعدّی لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے ۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ ۔ متعدّی وہ جس کا اثر فاعل سے گذر کر مفعول تک پہنچے ۔ جیسے ضرب زیدٌ خالدًا +

نسبت کے لحاظ سے فعل متعدّی کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک معروف جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو ۔ دوسری مجہول جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو ۔ مفعول کے لحاظ سے متعدّی کی تین قسمیں ہیں :-

۱ - متعدّی بیک مفعول ۔ جیسے ضرب زیدٌ خالدًا +

۲ - متعدّی بدو مفعول ۔ جیسے اعطیتُ زیدًا دِرْھمًا +

۳ - متعدّی بسہ مفعول ۔ جیسے أَعلم اللهُ زیدًا خالدًا عالمًا +

سوئم بلحاظ معرب و مبنی ۔ فعلوں میں سے ماضی و امر مبنی ہیں اور مضارع معرب ۔ ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے ۔ امر مبنی بر جزم اور مضارع کے تین اعراب ہیں ۔ رفع ۔ نصب اور جزم ۔ جیسا کہ ابھی لکھا جائیگا +

مضارع کے معرب ہونے کی وجہ مضارع کے معنے لغت میں مشابہ کے ہیں ۔ اور یہ اسم فاعل کے ساتھ (جو معرب ہے) لفظاً و معنیً دونو طرح سے مشابہ ہے ۔ لفظی مشابہت تو یہ ہے کہ ان دونوں میں تعداد حروف میں مساوات اور حرکات میں موافقت ہوتی ہے جیسے یضربُ (بروزن) ضاربٌ معنوی مشابہت یہ ہے کہ وہ اسم فاعل کی طرح زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہوتا ہے جیسے یضربُ (وہ مارتا ہے یا مارےگا) ضاربٌ (وہ مارنے والا ہے آج یا کل) +

مضارع س یا سوف سے مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے سیضربُ و سوف یضربُ اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے ساتھ جیسے اِنّی لیحزننی (دیکھو صفحہ ۹ کتاب الصرف) +

مضارع کا اعراب۔ اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے مفصلہ ذیل تین حصوں میں منقسم ہیں :۔

(۱) واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم۔ متکلم مع الغیر جبکہ صحیح ہوں ان پانچوں کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے آتا ہے۔ جیسے یضربُ۔ لن یضربَ۔ لم یضربْ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۹ و ۱۶)

(۲) ناقص واوی و یائی کے انہی پانچوں صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ لفظی اور جزم لام کلمہ کے حذف سے ہوتا ہے۔ جیسے یدعُو و یرمی۔ لن یدعو۔ لن یرمی۔ لم یدعُ و لم یرمِ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۷ و ۷۰)

ناقص الفی کے انہی پانچ صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے۔ نصب تقدیر فتحہ سے اور جزم حذف لام کلمہ سے ہوتا ہے۔ جیسے یرضٰی۔ لن یرضٰی۔ لم یرضَ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۸ و ۷۰)

(۳) صحیح اور ناقص کے چار تثنیے۔ دو صیغے جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب۔ ان ساتوں کا رفع اثبات نون سے۔ نصب اور جزم اُس کے حذف سے آتا ہے۔ جیسے یفعلان۔ یدعوان۔ یرمیان۔ یرضیان کا رفع باثباتِ نون۔ لن یفعلا۔ لن یدعوا۔ ولن یرمیا۔ لن یرضیا کا نصب بحذفِ نون۔ لم یفعلا۔ لم یدعوا۔ لم یرمیا۔ لم یرضیا کا جزم بحذفِ نون۔

تنبیہ۔ جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں۔ ناصب اور جازم کے داخل ہونے سے ان میں کچھ تغیّر نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ سبق نمبر ۴۔ اور اس سبق کے احکام اعراب یک جا پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ اسم کا اعراب رفع نصب و جر ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع نصب اور جزم۔ گویا رفع و نصب دونوں میں مشترک ہے اور جر کو اسم سے اور جزم کو مضارع سے خصوصیّت ہے۔

سبق نمبر (۵۵)
حالتِ نصبی

مضارع کے عامل ناصب پانچ ہیں :-

۱- اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنے میں کرتا ہے۔ جیسے اُحِبُّ ان تقوم ای حبّ قیامك +

۲- لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے جیسے لَنْ اَفْعَلَ +

۳- کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے یعنی اُس کا ما بعد ما قبل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ +

۴- اِذَنْ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تدخلَ الجنّة +

۵- اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے :-

(۱) بعد حتّٰی جیسے سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ +

(۲) بعد لام کَیْ۔ جیسے سِرْتُ لِاَدخلَ المدِیْنَةَ +

(۳) بعد لام جحد۔ جیسے مَا کَانَ اللہُ لِیُعَذِّبَھُمْ +

(۴) بعد اُس فا کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زرنی فاکرمك یا نہی کے بعد جیسے لَا تطغوا فیه۔ فیحل علیکم غضبی یا استفہام کے بعد۔ جیسے اَیْنَ بیتك فاَزُوْرَكَ یا نفی کے بعد۔ جیسے مَا تأتِینا فتحدثنا یا تمنّی کے بعد۔ جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فانفقه یا عرض کے بعد۔ جیسے الا تنزل بنا فتصیب خیرًا +

(۵) بعد اُس واؤ کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اسلم وتسلم وغیرہ +

(۶) بعد اُس اَوْ کے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو۔ جیسے لالزمنّك او تعطینی حقی +

تنبیہ: جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ مخففہ اَنَّ مثقلہ سے ہوتا ہے جیسے علم ان سیکونُ منکم مرضٰی اور جو اَنْ ظن کے بعد آئے اُس کی دو حالتیں ہیں اگر مصدریہ ہے تو نصب دیگا۔ جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَرْجِعَ اور اَنَّ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع۔ جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ +

سبق نمبر (۵۶)۔

حالت جزمی

مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہیں:۔

۱۔ لم یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (ای ما ولد ولا وُلِدَ)+

۲۔ لمّا یہ حرف مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔ جیسے لمّا یضرب ای ما ضَرَبَ فرق دونوں میں اس قدر ہے کہ لمّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے۔ پس لمّا یضرِب کے یہ معنے ہونگے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانہ میں زمانہ گزشتہ سے نہیں مارا+

۳۔ لامِ امر یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی طلب فعل کے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ جب اس لام کے پہلے واو یا فا آئے تو ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فَلْیضحکوا قلیلاً ولْیبکوا کثیرًا+

۴۔ لائے نہی۔ یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی ترک فعل کے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ+

۵۔ اِنْ شرطیہ۔ یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے اِنْ تضرب اَضْرِبْ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنے دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے ان ضربتَ ضربتُ اور اس جگہہ جزم تقدیری ہوگی۔ کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اُس کو اعراب نہیں آسکتا+

جب شرط اور جزا دونو مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا۔ جیسے اِنْ تضرِبْ اضرِبْ۔ ان تضربنی ضربتك۔ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزا میں جزم اور رفع دونو جائز ہیں جیسے ان جئتنی اکرمْك او اکرمُك+

جب جزا فعل ماضی بغیر قَدْ کے ہو تو اُس کے پہلے فَ کا لانا جائز نہیں۔ جیسے اِنْ ضربتَ ضربتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لا ہو تو فَ کا لانا اور نہ لانا دونو جائز ہیں۔ جیسے اِنْ یکن منکم الفٌ یغلبوا الفین۔ ومن عاد فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اگر یہ دونو صورتیں نہ ہوں تو فَ کا لانا واجب ہے۔ جیسے ان یسرق فقد سرق اخٌ لَهٗ من قبلُ۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یُقبل منه+

سبق نمبر (٥٧)

کلم المجازات (کلمات شرط وجزا)

یہ نو کلمے ہیں جو اِن کے معنے پر شامل ہونے سے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ہمیشہ دو جملوں پر آتے ہیں جن میں سے پہلا شرط اور دوسرا جزا ہوتا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مَنْ اس کا استعمال ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِهٖ (جو بُرائی کرے وہ اُس کی سزا پائیگا) +

(۲) مَا اس کا استعمال غیر ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے ما تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ یعلمہ اللّٰہُ (تم جو نیکی کرو خدا اُس کو جانتا ہے) +

(۳) اَیٌّ۔ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں پر اس کا استعمال ہوسکتا ہے۔ اور با مُضافٌ مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَیَّ رجلٍ تضرب اضرب (جسے تو ماریگا میں اُس کو مارونگا) اَیًّا مَّا تدعوا فله الاسماءُ الحُسنیٰ۔ (جس نام سے چاہو پکارو خدا تعالیٰ کے نام اچھے ہیں) +

(۴) متیٰ جیسے متیٰ اضع العمامۃَ تعرفونی (تم مجھے اُس وقت پہچانوگے جب میں پگڑی سر پر رکھونگا) +

(۵) اَنّٰی۔ جیسے اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ (جہاں تو رہیگا میں رہونگا) +

(۶) اَیْنَمَا جیسے اَینما تکونوا یُدْرِکْکُّمُ الموتُ (موت تمہیں پکڑ لیگی خواہ تم کہیں ہو) +

(۷) مَہْمَا۔ جیسے مہما تأتنا به من اٰیةٍ لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنین (نشانیوں میں سے جو کچھ تم ہمارے پاس لاؤ۔ تاکہ تم اُن سے ہمپر جادو کرو پس ہم تمپر ایمان نہیں لائینگے) +

(۸) اِذْمَا۔ جیسے اِذما دخلتَ علی الرسول فقل لہ حقًّا (جب تم پیغامبر کے پاس جاؤ تو سچ کہو) +

(۹) حیثما۔ جیسے حیثما تقعدْ اقعدْ۔ (جہاں تو بیٹھیگا میں بیٹھونگا) +

تنبیہ ان میں سے مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ۔ متیٰ۔ اَنّٰی یہ پانچ استفہام کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت صرف ایک جملہ ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ اَنْتَ۔ ما ھٰذا۔ اَیُّ شیءٍ ھٰذا۔ متیٰ تسافر۔ انّٰی زیدٌ +

فائدہ۔ متاخرین اَیُّ شیءٍ کی جگہ اکثر اَیْش کا استعمال کرتے تھے مگر اب مصر و شام میں اَیْش کی جگہ اِیْه بولتے ہیں اور خلاف قواعد نحوی کے اِس کو خبر میں لاتے ہیں جیسے اِسمك اِیْه +

سبق نمبر (۵۸)

افعال قلوب۔ یہ سات فعل ہیں:۔ حسبَ۔ ظنَّ۔ خالَ شک کے واسطے۔ علمَ۔ رایٔ۔ وجدَ۔ یقین کے واسطے اور زعمَ شک ویقین دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعال قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک ویقین کے معنے پائے جاتے ہیں۔ اسلئے ان کو افعال شک ویقین بھی کہتے ہیں +

یہ فعل مبتدا اور خبر پر آتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں۔ جیسے حسبتُ الجُودَ خیرًا۔ ظننتُ زیدًا عالمًا۔ خِلتُ الدَّارَ خالیۃً۔ عَلِمتُ زیدًا امینًا۔ رأیت اللّٰہ اکبر کل شیٔ۔ وجدتک عائلًا۔ زعمتُ اللّٰہ غفورًا۔ زعمتُ الشیطان شکورًا +

تنبیہ۔ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک مفعول کے ہوتے ہیں مگر جب ظنَّ بمعنے اتّہم وعلم بمعنی عرف ورأی بمعنی ابصر ووجدَ بمعنی اصاب کے ہوں تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا اور اس وقت یہ افعال قلوب نہ ہونگے۔ جیسے ظننتُ زیدًا (ای اتھمتُہ) علمتُ بکرًا (ای عرفت شخصہ) وغیرہ +

جب یہ مبتدا وخبر کے بیچ میں آئیں یا دونوں سے مؤخر ہوں تو اُس وقت اُن کا عمل زائل ہو جاتا ہے۔ جیسے زیدٌ ظننتُ قائمٌ۔ زیدٌ قائمٌ ظننتُ ایسا ہی جب ہمزۂ استفہام یا مَا نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اُس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے +

فائدہ۔ صیّر۔ اتخذ۔ جعل۔ خلق۔ ترک افعال تصییر کہلاتے ہیں۔ یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اُس کے اصلی حال سے پھرائیں۔ یہ بھی دو اسموں پر آتے ہیں اور دونوں کو نصب دیتے ہیں جیسے صیّرت الطّین خزفًا۔ اتخذ اللّٰہ ابراھیمَ خلیلًا۔ جعل الارض فراشًا۔ خلق اللّٰہ الانسان ھلوعًا۔ ترکتُہ حیرانَ +

سبق نمبر (۵۹)

افعال مدح وذم - یہ چار فعل ہیں - نِعْمَ - حَبَّذَا - بِئْسَ - سَاءَ - پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دو تو ہجو اور ذم کے واسطے ان میں سے نعم - بئس اور ساءَ کا فاعل اکثر اسم ذواللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو ذواللام کی طرف مضاف ہو اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جسکی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اُس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں - جیسے نعم الرجل زیدٌ - نعم غلام الرجل زیدٌ - بئس الرجل بکرٌ - بئس غلام الرجل بکرٌ - اور یہی حال سَاءَ کا ہے - کبھی نِعْمَ کے ساتھ مَا آتا ہے جو شئیٌ کے معنی میں نعم کا فاعل ہوتا ہے نِعِمَّا ھی اے نعم شئیَ ھی +

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذَا اسم اشارہ سے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے - جیسے حَبَّذَا زیدٌ +

فائدہ - ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر ہوتا ہے اور فعل مع فاعل کے خبر مقدم - بعض کے نزدیک مخصوص بالمدح والذم خبر مبتدا محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے - اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی نعم الرجل ھو زیدٌ +

افعال تعجب - فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَہٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا یعنے زید کیا ہی اچھا ہے - یہ اصل میں تھا اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا اس میں مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتدا ہے اور اَحْسَنَ خبر - اس کا فاعل ھو اس میں مستتر اور زیدًا مفعول بہ ہے (۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ یہ اصل میں تھا اَحْسَنَ زیدٌ اس میں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنے ماضی ہے اور زیدٌ فاعل بَ زائدہ +

فائدہ - اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے فعل تعجب کے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشَدَّ اُس فعل کے مصدر کے پہلے ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو - جیسے مَا اَشَدَّ اخضرارہٗ و اَشْدِدْ باخضرارہٖ +

سبق نمبر (۶۰)

ایک مشقی حکایت

اِس حکایت کا ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے نام مع قسم کے لکھو۔

توحّمت[1] زوجۃُ فقیہٍ بخیلٍ علی السّمک واخبرتْ بذٰلک زوجہا۔ فقال لہا بئس الغذاءُ السّمکُ وساءَ السّمکُ مِنْ غذاءٍ فاِنَّ سینہٗ سمٌّ ومیمہٗ مرضٌ وکافہٗ کُرْبَۃٌ[2] فرہنتْ شنفَہا[3] وھو لا یشعر واستدعتْ لہا بشیٍٔ منہ وبینما ھی جالسۃٌ علی المائدۃ[4] اذا بہٖ قد اقبل۔ فلمّا رآھا تأکل قال لہا ما تأکلین یا حبیبتی۔ فقالت سمکًا ارسلتہ اِلیَّ جارتی[5] فلانۃُ۔ فقال لہا ھلمّی[6] بشیٍٔ منہ الیَّ فاِنَّ نعم الغذاءُ السّمکُ وحبّذا السّمکُ من غذاءٍ۔ لاَنَّ سینہٗ سِمَنٌ[7] ومیمہٗ میمنۃٌ وکافہٗ کفایۃٌ فقالت لہٗ بئس مُعرِّفُ[8] السّمک انت یا رجلُ۔ اذ کنتَ تذمّہ امس فکیف تمدح الیوم۔ فقال لہا نِعْمَ مُحدِّدُ[9] السّمک انا۔ لانّی صیّرتہ[10] نوعین۔ نوعٌ یُقتنیٰ[11] بالدّینار وھو النّوع القبیحُ۔ ونوعٌ یُھدیہ الی الجارِ الجارُ وھو النّوع الملیحُ[12]۔ فخجلت زوجتہ من خطابہٖ وتعجّبتْ من سُرعۃ جوابہٖ +

[1] توحّمتْ۔ خواہش کی +
[2] کُرْبَۃٌ۔ اندوہ وغم گیر +
[3] شَنَفٌ۔ کان کا گوشوارہ +
[4] مائدۃ۔ دسترخوان +
[5] جار۔ پڑوسی +
[6] ھَلُمّ۔ آؤ۔ ہلم بشیٔ لاؤ +
[7] سِمَنٌ۔ فربہی +
[8] مُعرِّف / [9] محدِّد } بیان کنندہ +
[10] صیّرتہ۔ میں نے اُس کو کیا +
[11] یقتنیٰ۔ خرید کیا جاتا ہے +
[12] ملیحٌ۔ عمدہ +

سبق نمبر (۶۱)

جملہ کی تقسیم۔ جملہ کی چار قسمیں ہیں:۔

۱۔ جملہ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ +

۲۔ جملہ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ +

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ اس واسطے یَا زَیْدُ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہوگا۔ لیکن چونکہ حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے پس پہلا جملہ فعلیہ ہوا۔ اور دوسرا جملہ اسمیہ) +

۳۔ جملہ ظرفیہ جس کا پہلا جزو ظرف اور دوسرا جزو مظروف ہو۔ جیسے عِنْدِیْ مَالٌ +

۴۔ جملہ شرطیہ جس کے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو۔ جملہ اوّل کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا۔ یہ دونوں جملے فعلیہ ہوتے ہیں جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ فَاَنَا ضَارِبُکَ +

فائدہ۔ اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوم فعلیہ۔ کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور ایک اسمیہ سے مل کر بنتا ہے +

جملہ خبریہ و انشائیہ۔ مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ خبریہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں۔ جیسے جَاءَ اَحْمَدُ +

۲۔ انشائیہ جس کے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے۔ جیسے اِضْرِبْ +

پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے۔ اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ۔ جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا ترجی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب یا دعا میں سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے۔ بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا +

سبق نمبر (۶۲)

جملۂ انشائیہ کی تقسیم

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔ جیسا کہ امثلۂ ذیل سے ظاہر ہو گا:-

(۱) امر۔ جیسے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (نماز کا پابند رہ)۔

(۲) نہی۔ جیسے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ (اونچی نہ بولو)۔

(۳) استفہام۔ جیسے ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (کیا آپ ہی یوسف ہیں)۔

(۴) تمنّی۔ جیسے يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا)۔

(۵) ترجّی۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہو)۔

(۶) عقود۔ وہ جملے جو کسی معاملہ کے انعقاد کے متعلق ہوں جیسے اشتریتُ نکحتُ وغیرہ۔ اگرچہ ان میں فعل ماضی ہے مگر بسبب حاضری فریقین کذب کا احتمال باقی نہیں رہتا۔

(۷) ندا۔ جیسے يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (اے یحییٰ کتاب کو مضبوط پکڑ)۔

(۸) عرض۔ وہ جملہ جس میں کسی چیز کی درخواست نرمی سے کی جائے جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں ٹھہرتے کہ آپ کی بہتری ہو)۔

(۹) قسم۔ جیسے تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ (خدا کی قسم میں تمہارے بتوں پر ضرور ہی اپنا داؤ چلاؤں گا)۔

(۱۰) تعجّب۔ جیسے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ (انسان ہلاک ہو بڑا ہی ناشکرا ہے)۔

عوامل کا بیان

نحو میں سو عامل ہیں۔ ان میں سے بعض حرف ہیں۔ بعض فعل اور بعض اسم ایک فاضل مصنف نے ان سب کو نظم کیا ہے جو طلبا کی آسانی کی غرض سے اس جگہہ درج کی جاتی ہے :-

عامل اندر نحو صد باشد چنین فرمودہ اند | شیخ عبد القاہر جرجانی پیر ہدا
معنوی از وے دو باشد جملہ دیگر لفظیند | باز لفظی شد سماعی و قیاسی اے فتا
زان نود و یک ازان سماعی ہفت دیگر بر قیاس | آن سماعی سیزدہ نوع ست بے روے ریا

النوع الاول

نوع اول ہفدہ حرف جر بود میدان یقین | کاندریں یک بیت آمد جملہ بیچون و چرا
با و تا و کاف و لام و واو و منذ و مذ خلا | رُبَّ حاشا مِن عَدا فی عن علےٰ حتّٰی اِلےٰ

النوع الثانی والثالث

اِنَّ با اَنَّ کَاَنَّ لَیتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ | ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

وا و یا و ہمزہ و الا آیا و اَی ہَیا | ناصب اسم اند پس این ہفت حرف اے مقتدا

النوع الخامس

اَن و لَن پس کَے اِذَن این چار حرف معتبر | نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضا

النوع السادس

اِن و لَم لَمّا و لام امر و لائے نہی نیز۔ | پنج حرف جازم فعل اند ہر یک بے دغا

النوع السابع

مَن و ما مَہما و اَیٌّ حَیثُما اِذ ما مَتٰی | اَینَما اَنّٰی نہ اسم جازم آمد فعل را

النوع الثامن

ناصب اسم منکّر نوع ہشتم چار اسم | ہست چون تمییز باشد آن منکّر ہر کجا
اولش۔ لفظ عشرہ باشد مرکب با اَحَد | ہمچنین تا تسع تسعین بر شمر این حکم را

باز ثانی کم چو استفهام باشد نے خبر | ثالث ایشان کاین رابع ایشان کذا

النوع التاسع

نہ بود اسمائے افعالے کزان شش ناصب اند | دونک بلہ علیک حیہل باشد وہا
پس روید باز رافع اسم را ہیہات دان | باز شتان ست و سرعان یاد گیر این بیہا

النوع العاشر

نوع عاشر سیزدہ فعل اند کایشان ناقص اند | رافع اسم اند و ناصب بر خبر چون ما و لا
کان صار اصبح امسے و اضحے ظل بات | ما فتئ ما دام ما انفک لیس باشد از قفا
ما برح ما زال و افعالے کزینہا مشتق اند | ہر کجا بینی ہمین حکم ست در جملہ روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چون ناقص اند | ہست آن کاد و کرب با اوشک دیگر عسے

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین و شک بود کان بر دو اسم | چون در آید ہر یکے منصوب سازد ہر دو را
خلت باشد با علمت پس حسبت باز عمت | پس ظننت با رایت پس وجدت بے خطا

النوع الثالث عشر

رافع اسمائے جنس افعال مدح و ذم بود | چار باشد نعم بئس ساء آنکہ حبذا

عوامل قیاسیہ

بعد از آن ہفت قیاسی اسم فاعل مصدر است | اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقا
پس صفت باشد کہ آن مانند اسم فاعل است | ہفت اسم تام باشد ناصب تمییز را

عوامل معنویہ

عامل فعل مضارع معنوی باشد بدان
ہمچنین معنی بود عامل بقین در مبتدا

جملوں کی ترکیب

(۱) هٰذَا نَبِيٌّ كَرِيْمٌ (ترکیب) هٰذَا اسم اشارہ مبتدا۔ نَبِيٌّ موصوف۔ كَرِيْمٌ صفت۔ صفت اور موصوف ملکر خبر۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ✤

(۲) سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا (ترکیب) سَمِعَ فعل متعدی۔ الصَّبِيُّ فاعل۔ كَلَامًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ✤

(۳) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ترکیب) سَيِّدُ مضاف۔ الْقَوْمِ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ خَادِمُ مضاف هُمْ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ✤

(۴) قُتِلَ الْإِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجہول۔ الْإِنْسَانُ مفعول مالم یسم فاعلہ۔ فعل مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ✤

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ۔ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل با فاعل۔ مَخَافَةَ مضاف۔ الشَّرِّ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول لہٗ۔ فعل با فاعل مفعول لہٗ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ✤

(۶) كَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ (ترکیب) كَانَ فعل ناقص أَمْرُ مضاف۔ اللّٰهِ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر اسم۔ مَفْعُوْلًا خبر۔ فعل ناقص اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ✤

(۷) إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ترکیب) إِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ اللّٰه اسم عَلٰى جار كُلِّ مضاف شَيْءٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق خبر قَدِيْرٌ خبر۔ اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ✤

(۸) رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا۔ (ترکیب) رَأَيْتُ فعل با فاعل۔ أَحَدَ عَشَرَ

ممیّز۔ کو کُبًا تمیز۔ دونوں مل کر مفعول۔ فعل با فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ❖

(۹) جَآءَ النَّاسُ کُلُّھُمْ ۔ (ترکیب) جَآءَ فعل۔ النّاس مؤکّد۔ کلّھم مضاف مضاف الیہ ملکر تاکید۔ مؤکّد مع تاکید کے فاعل ہوا۔ فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہوا ❖

(۱۰) یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ ۔ (ترکیب) یا حرف ندا قائم مقام۔ اَدْعُوْ فعل با فاعل۔ حَسْرَۃً مفعول بہ۔ عَلٰی حرف جار۔ العباد۔ مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق فعل۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ❖

(۱۱) اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ ۔ (ترکیب) اَوْحَیْنَا فعل با فاعل اِلٰی جار۔ اُمّ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل۔ اَنْ مصدریہ۔ اَرْضِعِیْ فعل با فاعل۔ ہٖ ضمیر مفعول۔ فعل با فاعل مع مفعول کے جملہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ❖

(۱۲) مَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ (ترکیب) مَنْ موصولہ متضمن معنی شرط وَجَدَ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل۔ خَیْرًا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول مع صلہ کے مل کر شرط۔ فَ جزائیہ۔ لِیَحْمَدْ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل۔ اَللّٰہ مفعول۔ فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ❖

حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ۔ ان دونوں قسموں کا مختصر بیان کتاب الصّرف کے خاتمہ میں علیحدہ علیحدہ مذکور ہو چکا ہے۔ اس جگہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف ہجی پھر لکھا جاتا ہے :-

حرف الف

اَلف۔ یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے ذا و مَا وغیرہ ✦

ھَمزہ۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب۔ جیسے اَفَاطِمَ مَھْلاً بعض ھذا التّدلّل یعنی یا فاطمۃُ (۲) استفہام۔ جیسے اَزَیْدٌ قَائِمٌ (۳) انکار ابطالی اور اس کی دو صورتیں ہیں :۔ اوّل یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو منفی کے معنے حاصل ہوں جیسے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا اے لَا یُحِبُّ۔ دوّم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنے حاصل ہوں جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اے شَرَحْنَا صَدْرَکَ۔ ان دو مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اس کے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵) تقریر یعنی مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اس کے نزدیک ثابت ہو۔ جیسے اَضَرَبْتَ زَیْدًا ✦

اَجَلْ۔ حرف جواب ہے اور نَعَمْ کی مانند متکلم کی تصدیق کلام کے واسطے آتا ہے۔ اکثر نحویوں نے ان دونوں میں یہ فرق بیان کیا ہے۔ کہ خبر کے بعد اَجَلْ کا استعمال اور استفہام کے بعد نَعَمْ کا استعمال اَحسن ہے ✦

اِذَا اِذْ۔ دونوں کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے :۔

اِذْمَا حرف شرط ہے اور اِنْ شرطیہ کا سا عمل کرتا ہے۔ جیسے اِذْمَا دخلتَ علَی الرَّسُوْلِ فقُلْ لَہٗ حقًّا +

اِذَنْ فعل مضارع کا ناصب اور جواب و جزا کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الجَنَّۃَ +

اَلْ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حرف تعریف۔ اسم موصول۔ زائد۔ قسم اوّل چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +

(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو۔ جیسے جَآءَ الْاَمِیْرُ +

(۲) عہد ذہنی جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو۔ جیسے اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ +

(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو۔ جیسے الرَّجُلُ افضل من المرأۃ +

(۴) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے الانسانُ حَیَوَانٌ +

اسم موصول جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو۔ جیسے الضَّارِبُ و المضروبُ۔ زائد جبکہ اعلام پر آئے۔ جیسے الحسنُ۔ الخلیلُ وغیرہ +

اَلَا (بفتح ہمزہ و تخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تنبیہ جیسے اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَہَآءُ (۲) توبیخ و انکار۔ جیسے اَلَا زَیْدٌ قَائِمٌ (۳) تمنّی جیسے اَلَا تَنْزِلُ عِنْدِیْ (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا۔ جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ (۵) تحضیض یعنی کسی چیز کا سختی سے طلب کرنا۔ جیسے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ +

اَلَّا (بفتح و تشدید لام) حرف تحضیض ہے۔ اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے۔ جیسے اَلَّا تُصَلِّیْ +

اِلَّا (بالکسر و تشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استثناء جیسے فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ (۲) صفت بمعنی غیر جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (۳) عطف۔ جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ +

اِلٰی حرف جر ہے اور مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ خواہ مکانی جیسے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۲) معیت جیسے لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ (۳) مرادف لام۔ جیسے اَلْاَمْرُ اِلَیْکَ (۴) موافقت۔ جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (۵) بمعنی عِنْدَ۔ جیسے اَشْھٰی اِلَیَّ مِنَ الرَّحِیْقِ السَّلْسَلِ +

اَمْ حرف عطف ہے اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) متصلہ جبکہ اُس کا مابعد اُس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزہ استفہام اُس کے پہلے ہو جیسے اَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اُس کے خلاف ہو۔ جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ +

اَمَا (بفتح و تخفیف میم) یہ اَلَا کے معنے میں آتا ہے اور اکثر اُس کے بعد قسم ہوتی ہے۔ جیسے اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَجِدِیْنَ وَجْدِیْ +

اَمَّا (بفتح و تشدید میم) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط جیسے اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ (۲) تفصیل جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو وَّبَکْرٌ اَمَّا زَیْدٌ فَضَرَبْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا بَکْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ۔ اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے (۳) کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے۔ اور اُس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی جیسے اَمَّا بَعْدُ +

اِمَّا (بکسر و تشدید میم) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو۔ (۲) تخییر جیسے اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا۔ (۳) تفصیل جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا +

تنبیہ۔ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ و مَا سے۔ کبھی مَا حذف ہو کر صرف اِنْ رہ جاتا ہے جیسے اِنْ مِنْ ضَیْفٍ ای اِمَّا مِنْ ضَیْفٍ +

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ (۲) نفی۔ جیسے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ (۳) مخففہ

اِنَّ مثقلہ سے۔ جیسے اِنْ کُلٌّ لَمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ +

اَنْ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع۔ جیسے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ (۲) حرف مصدریہ۔ جیسے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زائد۔ جیسے لَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ +

اَنَّ۔ اَنَّ۔ ان دونو کا بیان صفحہ ۲ میں ہو چکا ہے +

اَنّٰی (مفتوحہ۔ مشدّدہ۔ مقصورہ) کلمۂ ظرف ہے اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا +

اَوْ (بالفتح و تخفیف) حرف عطف ہے اور با کے معنے دیتا ہے۔ خبر میں شک کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انشاء میں تخییر کے واسطے آتا ہے۔ جیسے تَزَوَّجْ هِنْدًا اَوْ اُخْتَهَا +

فائدہ۔ جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جائے۔ تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو +

اِیْ (بالکسر و سکون ی) حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِیْ وَاللّٰهِ +

اَیْ (بالفتح و سکون ی) کبھی ندا کے واسطے آتا ہے۔ جیسے اَیْ زَیْدُ۔ اور کبھی تفسیر کے واسطے۔ جیسے عِنْدِیْ عَسْجَدٌ اَیْ ذَهَبٌ +

اَیَا حرف ندا ہے۔ جیسے ایا منازل سلمٰی اَیْنَ سَلْمَاكَ +

حرف الباء۔

ب۔ یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنی اتصال۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیت۔ جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِهٖ (۵) مقابلہ و مبادلہ۔ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَةِ دِیْنَارٍ (۶) تعدیہ جیسے ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ (۷) ظرفیت۔ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ

(۸) بمعنی مِن جیسے عَیْناً یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم جیسے بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ بِشَاعِرٍ +

بَلْ حرف اضراب ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنی بَلْ جَآءَنِیْ عَمْرٌو +

بَلٰی حرف جواب ہے اور کلام مخاطب کی نفی اور اُس کے ابطال کے واسطے آتا ہے۔ اور اُس کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کلام استفہام سے خالی ہو جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (۲) یہ کلام استفہامی ہو خواہ استفہام حقیقی ہو۔ جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَآئِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰی۔ خواہ توبیخی جیسے اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی +

حرف التاء

تَ۔ یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اللہ سے مختص ہوگا۔ جیسے تَاللّٰہِ (۲) حرف خطاب آخر اسماء میں۔ جیسے اَنْتَ و اَنْتِ۔ (۳) ضمیر آخر افعال میں۔ جیسے ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُ +

حرف الثاء

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے اور تین چیزوں کا خواستگار معطوف علیہ کے حکم میں اشتراک ترتیب اور مہلت۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو +

ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے اور مکان بعید کی طرف اُس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ +

حرف الجیم۔

جَیْرِ۔ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نَعَمْ کی مانند مستعمل ہوتا ہے

حرف الحاء

حَاشَا۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ۔ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جیسے رَاَیْتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قُرَیْشًا (۳) اسم بمعنی تنزیہ۔ جیسے حَاشَا لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْٓءٍ +

حَتّٰی۔ کئی معنوں میں آتا ہے۔ (۱) انتہائے غایت۔ جیسے نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ (۲) بمعنی مع۔ جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ (۳) بمعنی کَیْ اور اس وقت مضارع کو بہ تقدیر اَنْ نصب دیتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ +

حرف الخاء

خَلَا۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء جیسے جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے۔ جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ +

حرف الرّاء

رُبَّ حرف جر ہے۔ ہمیشہ صدر کلام میں آتا ہے۔ اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر و تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ۔ جب مَا کافہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفف پڑھا جاتا ہے۔ جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا +

حرف السّین

سَ۔ مضارع پر آتا ہے اور اس کو مستقبل قریب کے معنی میں خاص کر دیتا ہے جیسے فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ +

سَوْفَ۔ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل بعید کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ۔ کبھی اس پر لام تاکید بھی آ جاتا ہے۔

جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی +

حرف العین۔

عَدَا ۔ حرف جار ہے اور اس کا مجرور مستثنٰے کے حکم میں ہوتا ہے۔ جیسے
جَاءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا +
عَلٰی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استعلا۔ جیسے وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (۲)
ضرر۔ جیسے عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ (۳) شرط۔ جیسے اَصْفَحُ عَنْ زَلَّاتِکَ الْمَاضِیَۃِ عَلٰی
اَنْ تُصْلِحَ اَعْمَالَکَ الْاٰتِیَۃَ (۴) تعلیل۔ جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ (۵) بمعنی
لٰکِنْ جیسے فُلَانٌ جَھَنَّمِیٌّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (۶) بمعنی فِیْ جیسے
دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ (۷) بمعنی مِنْ۔ جیسے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ
اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ +
تنبیہ ۔ جب عَلٰی کے پہلے مِنْ آئے تو اُسوقت عَلٰی اسم ہوتا ہے جیسے
نَزَلْتُ مِنْ عَلَی الْفَرَسِ +
عَنْ ۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز۔ جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ
الْقَوْسِ۔ (۲) تعلیل۔ جیسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ (۳) بدل۔ جیسے وَاتَّقُوْا
یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا۔ (۴) بمعنی مِنْ جیسے ھُوَ الَّذِیْ
یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ +
تنبیہ ۔ جب عَنْ کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَنْ اسم ہوتا ہے۔
جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَّمِیْنِیْ +
عِنْدَ اور عَوْضَ کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے +

حرف الغین۔

غَیْرُ ۔ اسم لازم الاضافۃ ہے۔ مگر مضاف الیہ کبھی لفظاً محذوف بھی ہوتا ہے۔
جبکہ ... سے اُس کے معنی مفہوم ہوں۔ جیسے لَا غَیْرُ ۔ لَیْسَ غَیْرُ +

حرف الفاء

فَ کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) عاطفہ جبکہ ترتیب مقصود ہو۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو (۲) فائے تعقیب۔ جیسے دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ فَبَغْدَادَ۔ (۳) جواب شرط۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُكَ +

فِیْ کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو۔ جیسے اَلْمَاءُ فِی الْکُوْزِ۔ خواہ مجازًا۔ جیسے وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ۔ (۲) مصاحبت۔ جیسے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ (۳) تعلیل جیسے فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ۔ (۴) استعلا۔ جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (۵) مقایسہ جبکہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو۔ جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ۔ (۶) مرادف اِلٰی۔ جیسے فَرَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ +

حرف القاف

قَدْ۔ اس کا استعمال چار طرح پر ہے:۔

(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا +

(۲) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے جیسے قد یصدق الکذوب +

(۳) اسم بمعنی حسب۔ جیسے قَدْ زَیْدٍ دِرْهَمٌ +

(۴) اسم فعل بمعنی یکتفی۔ جیسے قَدْ زَیْدًا دِرْهَمٌ +

قَطُّ۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے:۔

(۱) ظرف زمان واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی و مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے ما فعلتہ قطّ۔ مَا اَفْعَلُهٗ قَطُّ +

(۲) اسم فعل بمعنی انتہٖ اسوقت قط ساکن ہوتی ہے اور اکثر اس کے شروع میں فَ آتی ہے۔ جیسے قام زیدٌ فقط +

حرف الکاف

كَ حرف جارہ ہے اور چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ (۱) تشبیہ۔ جیسے

زَیْدٌ کالاسد (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر - جیسے اِجْعَلْ لَنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ (۳) زائدہ - جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (۴) بمعنی مثل - اسوقت اسم کا حکم رکھتا ہے - جیسے یَضْحَکْنَ عَنْ کَالْبَرَدِ الْمُنْھَمِّ +

کَ غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ضمیر منصوب ومجرور - جیسے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ (۲) حرف جبکہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آئے - جیسے ذٰلِکَ وَاِیَّاکَ +

کَاَنَّ (بہ نون مشدّدہ مفتوحہ) صفحہ ۱۲ میں مذکور ہو چکا ہے +

کَذَا - کنایہ کے واسطے آتا ہے - جیسے فعلتُ کذا - رَاَیتُ بِمَکَانِ کَذَا +

کَلَّا - حرف ردع وزجر ہے - جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ +

کِلَا وکِلْتَا - یہ دونوں حرف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتے ہیں - جیسے کِلَا الرجلین - کِلْتَا الْجَنَّتَیْن +

کَمْ - صفحہ ۴ میں مذکور ہو چکا ہے +

کَیْ - اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کَیْفَ کا - جیسے کَیْ تجنحون الی سلم وما ثارت (۲) بمعنی لام تعلیل جبکہ ما استفہامیہ سے ملے - جیسے یرجو الفتی کیما یضر وینفع (۳) بمنزلہ اَنْ مصدریہ - جیسے لِکَیْلَا تَاْسَوْا +

کَیْفَ - دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط - اس صورت میں اس کے بعد دو ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے جو لفظاً اور معنیً متفق ہوں - جیسے کیف تصنع اصنع (۲) استفہام - یہ کبھی اسم پر آتا ہے - جیسے کَیْفَ اَنْتَ اور کبھی فعل پر - جیسے کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ +

حرف اللّام

لَ - اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل +

(۱) عامل جر - اسم ظاہر پر آئے تو مکسور ہوتا ہے - جیسے لِزَیْدٍ - مگر

مستغاث پر آئے تو مفتوح اور اس صورت میں یَا کا اُس کے پہلے آنا ضروری ہے۔ جیسے یا لزید اور جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لَنا۔ لَکم۔ مگر واحد متکلّم میں مکسور ہوگا۔ جیسے لِی +

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص۔ جیسے اَلحَمدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل۔ جیسے ضربتُ زیدًا لِلتَّادِیبِ (۳) تاریخ یعنی مہینہ کی شب شمار کرنے کے واسطے۔ جیسے مات زید لثلث یقین من شھر رمضان (۴) انشاء تعجّب کے واسطے۔ جیسے لِلّٰہِ دَرُّکَ (۵) عاقبت یعنی انجام کار ظاہر کرنے کے لیئے۔ جیسے لِدُوا لِلمَوت وابنوا للخراب (۶) حصول منفعت کیلئے جیسے لَہَا مَا کَسَبَت +

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اُس کو جزم دیتا ہے اور طلب کے معنے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضرِب۔ فَ اور وَ کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فَلیَستَجِیبُوا لِی۔ وَلیُؤمِنُوا بِی +

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتدا جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَاَنتُم اَشَدُّ رَھبَۃً (۲) لام زائدہ۔ جیسے الا اِنَّھُم لَیَاْکُلُونَ الطَّعَامَ (۳) جواب لو و لولا و قسم۔ جیسے لو تزیّلوا لعذّبنا۔ لولا دفع اللّٰہِ النّاس بعضھم ببعض لفسدتِ الارضُ تَاللّٰہِ لَقَد اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَینَا +

لَا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لائے زائدہ۔ لائے نافیہ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَا رَیبَ فِیہِ۔ اور کبھی لَیسَ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لا رجل قائمًا۔ لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے۔ جیسے لَا یَضرِب۔ لائے زائد تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لئلّا یعلم اھل الکتاب +

لَعَلَّ۔ لٰکِنَّ۔ ان کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے +

لٰکِن۔ (۱) بہ تخفیف نون اسوقت کچھ عمل نہیں کرتا۔ جیسے لٰکِن کَانُوا ھُم

الظّٰلِمِیْنَ (۲) حرف استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے۔
جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو۔ لَا یَقُمْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو +

لَمْ۔ مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ +

لَمَّا (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یَضْرِبْ۔ (۲) بمعنی حِیْنَ و اِذْ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اُس کے واسطے ضروری ہے۔ جیسے لَمَّا جَاءَ زَیْدٌ اَکْرَمْتُهٗ۔ (۳) حرف استثنا۔ جیسے اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ +

لَنْ۔ مضارع کو نصب دیتا ہے۔ جیسے لَنْ یَّضْرِبَ +

لَوْ۔ (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے۔ اور بہ سبب نفی جملہ اوّل کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۲) حرف تمنّی۔ جیسے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً۔ (۳) شرط کے لیے لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے۔ جیسے ولو تلتقی اصداءُنا بعد موتنا۔ (۴) مصدری بمنزلہ اَنْ لیکن ناصب مضارع نہیں ہے۔ جیسے ما کان ضرّک لو مننت و ربما (۵) عرض جیسے لو تنزل عندنا فتصیب خیرًا +

لَوْلَا۔ (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بہ سبب وجود اوّل کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ (۲) حرف تحضیض ہے۔ جیسے لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ۔ (۳) توبیخ۔ جیسے لَوْلَا جَآءُوْ علیه باربعة شهداء +

لَوْمَا۔ بمعنی لَوْلَا کے ہے۔ جیسے لوما تاتینا بالملٰئِکَةِ +

لَیْتَ۔ اس کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے +

حرف المیم۔

مَا۔ کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیہ و حرفیہ۔ اسمیہ زیادہ تر تین معنی میں آتا ... جیسے ما عندکم ینفد و ما عند اللّٰه باق۔ (۲)

موصوفہ۔ جیسے ربما تکرہ النفوس عن الامر۔ لہ فرجۃ کحل العقال۔
(۳) شرطیہ۔ جیسے وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ +
مَا حرفیہ۔ کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ۔ جیسے ما ھٰذا بشرًا (۲) کافہ جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنی مادام۔ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلس الامیر۔ مَا جب موصولہ ہوتا ہے تو بمعنی الّذی اور غیر ذوی العقول کے لیئے آتا ہے +
مَنْ۔ چار معنی میں آتا ہے (۱) شرطیہ۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِہٖ۔ (۲) استفہامیہ۔ جیسے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا۔ (۳) نکرہ موصوفہ۔ جیسے مررت بمَنْ معجب لك (۴) موصولہ بمعنی الّذی جو ذوی العقول کے لیئے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللہ یسجد لہ مَنْ فی السمٰوٰت ومن فی الارض +
مُذْ۔ مُنْذُ۔ ان کا بیان صفحہ ۴۸ میں آچکا ہے +
مِنْ۔ (۱) ابتدائیہ۔ جیسے سرت مِنَ البصرۃ الی الکُوفۃِ۔ (۲) تبعیضیہ جیسے قطفت من الاثمار (۳) بیانیہ۔ جیسے فاجتنبوا الرّجس مِنَ الاوثان (۴) سببیہ۔ جیسے لَا استطیع الحرکۃ مِنَ الضّعف (۵) بدل۔ جیسے ارضیتم بالحیٰوۃ الدّنیا مِنَ الاٰخرۃ۔ (۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آئے۔ جیسے وَاللہُ یَعْلَمُ المُفْسِدَ مِنَ المُصْلِحِ +

حرف النّون

ن۔ اس کا استعمال چار طرح سے ہے۔ تاکید۔ تنوین۔ جمع۔ وقایہ +
۱۔ نون تاکید۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثقیلہ۔ دوسری خفیفہ۔ اور یہ دونو فعل سے مختص ہیں۔ جیسے لَیُسْجَنَنَّ ولیکونًا مِّنَ الصّٰغرین +
۲۔ نون تنوین۔ جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید

کے آئے۔ اُس کی پانچ قسمیں (۱) تنوین تمکّن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اُس کے منصرف ہونے کے آئے۔ جیسے زَیْدٌ و ضَارِبٌ (۲) تنوینِ تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں اُن کے معرفہ یا نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے۔ اور یہ اسماء الافعال میں سماعی ہے۔ جیسے صَہٍ یعنے اُسکت سکوتًا مّا فی وقتٍ ما۔ بخلاف صہ بلا تنوین جس کے معنی ہیں اُسکتِ السّکوت الآن (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے۔ جیسے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو مؤنث سالم کے آخر میں آئے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں (۵) تنوین ترنّم جو اشعار میں واسطے تحسینِ صوت اور ترنّم کے آئے۔ جیسے

اَقِلِّی اللومَ عاذلُ والعتابن

وقُولی ان اصبتُ لقد اصابن

عتابن اصل میں عتاب اور اصابن اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاذلۃ تھا۔ حرف ندا کو حذف کرکے منادٰے کو مرخم کیا۔ یہ تنوین حصول ترنّم کی غرض سے ہر قسم کے افعال و اسما بلکہ معرّف باللام پر بھی آجاتی ہے +

۳۔ نون جمع مؤنث۔ جیسے یَذْهَبْنَ +

۴۔ نون وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے۔ جیسے ضَرَبَنِی +

نَعَمْ۔ حرف جواب واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے +

حرف الواو۔

وَ (۱) عاطفہ۔ جیسے فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ۔ (۲) حالیہ۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَّالشَّمْسُ طَالِعَةٌ (۳) ناصب مفعول معہ۔ جیسے جَاءَ البردُ والطّیالسۃَ (۴) قسمیّہ جیسے وَاللّٰهِ (۵) بمعنی اَوْ وقت تقسیم۔ جیسے هِیَ اسمٌ و فعلٌ و حرفٌ +

وا۔ حرفِ ندا۔ یہ ندبہ سے مختص ہے۔ جیسے وا زیداہ (۲) اسم فعل بمعنی اعجب۔ جیسے وابابی انت وفوك الاشنب +

حرف الہاء

ہ (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب میں۔ جیسے قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ۔ (۲) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے۔ جیسے مَا هِيَهْ +

ھَا۔ (۱) اسم فعل بمعنی خُذ (۲) ضمیر مؤنث مقام نصب و جر میں۔ جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے۔ جیسے ھٰذَا (۴) ایؑ کے بعد ندائے معرفہ میں۔ جیسے یَااَیُّهَا الرَّجُلُ +

ھَلْ۔ (۱) حرف استفہام۔ جیسے ھَلْ تسافر۔ (۲) بمعنی ہر آئینہ جیسے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ +

حرف الیاء

ی۔ ضمیر واحد مؤنث حاضر ہے۔ جیسے تفعلین وافعلی +

یَا حرف ندا ہے۔ اور اللہ و مستغاث وایُّہا و ایَّتُہا کے لیئے اسی کا استعمال خاص ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۸ +

KITAB-UN-NAHV,

An Arabic Grammar for Middle & High Schools,

PART II.

Dealing with Arabic Syntax

ON MODERN LINES,

With Numerous Exercises and

Examination Papers

BY

HAFIZ ABDUR RAHMAN.

Author of Kitab-us-sarf, Kitab-un-nahv,
Arabi Bolchal, Parts I & II—Assiddiq
Al-Murtaza, Safarnama, Bilad-i-Islamia
and Sayahat-i-Hind.

Thoroughly revised by the author after his visit to Egypt, Syria and Iraq.

LAHORE:

Printed at the Deen-I-Mohammadi Press Lahore.

1922.

4th Edition

Price 0-8-0

کتاب الصرف
و
کتاب نحو